خاص
نمبر
عمران سیریز
لارڈز
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''لارڈز'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہودیوں کی ایک تنظیم لارڈز جو بین الاقوامی تنظیم تھی، اس بار پاکیشیا اور عمران سے اس انداز میں ٹکراتی ہے کہ عمران شدید ترین زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا لیکن تمام ڈاکٹروں نے اس کی زندگی سے مایوسی کا اظہار کر دیا حتیٰ کہ ہمیشہ پرامید رہنے والے ڈاکٹر صدیقی نے بھی ہاتھ کھڑے کر دیئے لیکن جب اللہ تعالیٰ کو کسی کی زندگی مقصود ہو اور اس کے لئے بے لوث دعائیں مانگی جا رہی ہوں تو پھر وہ کچھ ہو جاتا ہے جس پر کسی کو یقین نہیں آتا لیکن حقیقت سامنے ہوتی ہے۔ عمران کا علاج جب جوزف نے شروع کیا تو موت کی طرف تیزی سے بڑھتا ہوا عمران اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے واپس زندگی کی طرف لوٹنے لگا اور ڈاکٹروں کے لٹکے ہوئے چہرے تیزی سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھے۔ یہ علاج کیا تھا اس کی تفصیل تو آپ کتاب میں پڑھ لیں گے لیکن اس بار صرف عمران ہی نہیں بلکہ سیکرٹ سروس کی ٹیم جب صفدر کے فلیٹ میں جمع تھی تو ان پر بھی اندھا دھند گولیاں برسائی گئیں اور نہتے اور آنے والی موت سے بے خبر سیکرٹ سروس کے ممبران کا حشر کیا ہوا یہ بھی آپ کو ناول پڑھنے سے ہی معلوم ہو گا

اور مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کی پسند کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کم نہیں ہیں۔

میاں چنوں سے وحید اسلم لکھتے ہیں کہ آپ کے ناول تب سے پڑھ رہا ہوں جب میں پرائمری کلاس میں تھا اور اب کالج میں پہنچ کر بھی اسی طرح ذوق شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کے ناول واقعی اچھے ہوتے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ آپ اپنے بچوں کی کہانیوں کے کردار عمرو عیار اور ٹارزن کا ٹکراؤ بھی عمران سے کسی ناول میں کرا دیں۔ امید ہے آپ میری فرمائش پوری کریں گے۔

محترم وحید اسلم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران کے ساتھ عمرو عیار اور ٹارزن کے مقابلے پر ناول لکھنے کی فرمائش کی ہے۔ عمران کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عمرو عیار اور ٹارزن دونوں کی صفات کا مجموعہ ہے۔ عمرو عیار کی عیاری اور ٹارزن کی بہادری دونوں عمران میں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ اس لئے آپ بھی عمران کو پڑھتے وقت یہی بات ذہن میں رکھا کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

میاں چنوں سے محمد فیصل خان لکھتے ہیں کہ میں آپ کے ناول گزشتہ تین سالوں سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ کا ہر ناول بے حد دلچسپ اور دلکش ہے۔ ایک قاری کے خط کے جواب میں آپ نے لکھا تھا کہ آپ بہت جلد این جی اوز پر لکھیں گے۔ کیا آپ نے واقعی اس پر ناول لکھا ہے تو اس کا نام بتا دیں۔ اگر نہیں لکھا تو بھی اپنا وعدہ ضرور پورا کریں۔

محترم محمد فیصل خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک این جی اوز پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو ابھی تک ایسا ناول نہیں لکھا گیا۔ اس کی وجہ بھی ہے کہ بعض این جی اوز واقعی انتہائی مخلصانہ انداز میں کام کر رہی ہیں اور عملی طور پر وہ معاشرے کے لئے انتہائی سود مند بھی رہتی ہیں۔ لیکن سب ایسی نہیں ہیں۔ بعض ایسی بھی ہیں جن کے مقاصد وہ نہیں ہوتے جو وہ ظاہر کرتی ہیں۔ گو ان کی تعداد کم ہے لیکن بہرحال وہ موجود ہیں اور ظاہر ہے ناول ایسی این جی اوز کے بارے میں لکھا جائے گا اور جس طرح کہا جاتا ہے کہ ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کر دیتی ہے اسی طرح ایسی این جی اوز سب کے لئے بدنامی کا باعث بنتی ہیں اور اچھے مقاصد کے لئے کام کرنے والی این جی اوز کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ بہرحال جلد ہی اس موضوع پر لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

راولپنڈی سے مشتاق خان بلوچ لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناول پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے جاسوسی ادب کو جس بلندی پر پہنچا دیا ہے اور آپ کا طرز تحریر جس طرح دلکش اور سحر انگیز ہے اس پر واقعی رشک آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہمیشہ صحت کی دولت سے مالا مال رکھے اور آپ نوجوانوں کی کردار سازی کا

فریضہ ایسے ہی سرانجام دیتے رہیں۔ ایک درخواست ہے کہ آپ جوانا سے بھی کام لیا کریں اسے صرف رانا ہاؤس تک ہی پابند نہ کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

محترم مشتاق خان بلوچ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے میرے بارے میں جو کچھ لکھا ہے میں اس کے لئے بھی آپ کا مشکور ہوں۔ جہاں تک جوانا سے کام لینے کا تعلق ہے تو انشاء اللہ جلد ہی آپ کی فرمائش پوری کر دوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ریگن کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کار سٹینڈ کی طرف لے گیا۔ جہاں ہر طرف چند کاریں موجود تھیں جبکہ وسیع و عریض کار سٹینڈ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے کار ایک خالی جگہ پر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسے لاک کیا۔ اسی لمحے کار سٹینڈ کے ایک لڑکے نے اسے ایک کارڈ دیا۔ عمران نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر جیب میں رکھ کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ یہ شام کا وقت تھا اس لئے اس وقت یہاں کوئی گہما گہمی نظر نہ آ رہی تھی کیونکہ کلب میں رونق رات گئے ہوتی تھی اور جیسے جیسے رات گہری ہوتی جاتی تھی رونق بھی بڑھتی چلی جاتی تھی۔ ریگن کلب اپنے فنکشنز کی وجہ سے بے حد مقبول تھا۔ ان فنکشنز میں فیشن شوز زیادہ مشہور تھے لیکن عمران کو چونکہ ان فیشن شوز سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے وہ کم ہی اس کلب میں آتا تھا۔ آج اس وقت بھی اس کی آمد

کی ایک خاص وجہ تھی۔ اسے ٹائیگر نے بتایا تھا کہ ریگن کلب کا مالک اور جنرل مینجر اسمتھ ایکریمین نژاد ہے اور وہ اس کلب کو خریدنے سے پہلے ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے۔ وہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اپنے کسی دوست کے ساتھ پاکیشیا آیا تو اسے یہ کلب پسند آ گیا۔ کلب ان دنوں برائے فروخت تھا۔ اسمتھ نے اسے خرید لیا اور تب سے وہ اس کلب کا مالک ہے۔

عمران چونکہ اس کلب میں بہت کم آتا تھا اس لئے اس کی ملاقات کبھی اسمتھ سے نہ ہوئی تھی۔ آج جب وہ اس کلب کے سامنے سے گزرا تو اسے ٹائیگر کی بات یاد آ گئی اور اس نے کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف موڑ دی۔ وہ اسمتھ سے ملنا چاہتا تھا۔ عمران کے لئے اس ملاقات میں دلچسپی یہ تھی کہ اسمتھ کسی ایکریمین ایجنسی میں کام کرتا رہا تھا اس لئے عمران کا خیال تھا کہ شاید وہ اسے پہچانتا ہو یا پہلے اس سے ملاقات ہو چکی ہو۔ کلب میں داخل ہو کر عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں دو لڑکیاں موجود تھیں۔ ایک کے سامنے فون سیٹ پڑا ہوا تھا جبکہ دوسری ویسے ہی کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی تھی۔

''یس سر''...... فون سیٹ کے سامنے موجود لڑکی نے عمران کے کاؤنٹر پر رکتے ہی کہا۔

''جنرل مینجر اسمتھ سے کہو کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذات خود اس سے ملنا چاہتا ہے''...... عمران نے کہا

تو دونوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں کہ کیا پاگلوں کے سینگ ہوتے ہیں۔

''آپ کو جنرل مینجر صاحب سے ملاقات کا وقت لینا پڑے گا''...... فون سیٹ کے سامنے موجود لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا بھاؤ ہے وقت کا یہاں''...... عمران نے کہا تو دونوں لڑکیاں بے اختیار چونک پڑیں۔

''بھاؤ۔ کیا مطلب''...... دونوں لڑکیوں نے تقریباً بیک وقت ہی کہا۔

''وقت لینا پڑے گا تو ادائیگی بھی کرنا پڑے گی۔ اس کا کوئی بھاؤ تو ہو گا''...... عمران نے جواب دیا اور لڑکیوں نے ایک بار پھر ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ ان کے چہروں پر ابھر آنے والی مسکراہٹ نمایاں نظر آ رہی تھی۔

''عمران صاحب۔ آپ اور یہاں''...... اسی وقت سائیڈ سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں سے آواز آئی تھی اور دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ احسان احمد تھا جسے روزگار نہ مل رہا تھا اور عمران نے ایک ہوٹل کے چیئرمین سے کہہ کر اسے وہاں نوکری دلا دی تھی۔

''ارے تم۔ کیا ہوٹل چھوڑ دیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ یہاں مجھے اسسٹنٹ مینجر کی سیٹ مل گئی ہے اس لئے میں یہاں آ گیا ہوں۔ آپ یہاں کیسے آئے۔ آیئے میرے آفس میں آ جائیں''...... احسان احمد نے قریب آ کر بڑے پرخلوص انداز میں عمران کو سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس بار دونوں لڑکیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میں ان سے جنرل مینجر اسمتھ سے ملاقات کا بھاؤ پوچھ رہا تھا''......عمران نے کہا تو احسان احمد بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ میرے ساتھ آیئے عمران صاحب''...... احسان احمد نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

''لیکن تمہارا بھی تو بھاؤ پوچھنا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے بھاؤ اتنا ہو کہ میں خرید ہی نہ سکوں''......عمران نے کہا تو لڑکیوں کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھیں کہ اسسٹنٹ مینجر انہیں ڈانٹ نہ پلا دے۔

''عمران صاحب۔ آپ سے ملاقات میرے لئے اعزاز ہے۔ آیئے۔ میں جنرل مینجر سے آپ کی ملاقات کراتا ہوں''۔ احسان احمد نے کہا۔

''اوکے چلو''......عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ایک گیلری میں داخل ہوئے جس کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا جس کے ساتھ اسمتھ کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ احسان احمد نے دروازے پر دستک دی اور اسے دبا کر کھولا۔

''آیئے جناب''......احسان احمد نے عمران سے کہا اور پھر کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں آفس ٹیبل کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالونگ چیئر پر ایک بڑی عمر کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

''یہ جناب اسمتھ ہیں مالک اور جنرل مینجر ریگن کلب۔ اور یہ ہیں جناب علی عمران صاحب''...... احسان احمد نے باقاعدہ دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''علی عمران، ٹائیگر کے استاد''...... اسمتھ نے چونک کر کہا اور احسان احمد نے اثبات میں سر ہلایا تو اسمتھ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو رہی ہے۔ ٹائیگر میرا بہت اچھا دوست ہے۔ وہ آپ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ میرا تعلق بھی ایک ایجنسی سے رہا ہے''...... اسمتھ نے میز کی سائیڈ پر آتے ہوئے کہا اور پھر باقاعدہ مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''آج زندگی میں پہلی بار ایسا ہو رہا ہے اس لئے مجھے بھی خوشی ہو رہی ہے''......عمران نے کہا۔

''جی۔ کیا مطلب''...... احسان احمد اور اسمتھ دونوں نے چونک کر کہا۔

''مجھے میرے شاگرد کے ذریعے پہچانا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے میری وجہ سے میرا شاگرد پہچانا جاتا تھا''......عمران نے کہا تو اسمتھ اور احسان احمد دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... اسمتھ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران سے پوچھا تو عمران نے ایپل جوس کا کہہ دیا۔

"میں ایپل جوس بھجواتا ہوں"...... احسان احمد نے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کا تعلق ایکریمیا کی کس ایجنسی سے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک سرکاری ایجنسی تھی ریڈ ڈاٹ"...... اسمتھ نے جواب دیا۔

"جس کا چیف ہوبرٹ تھا"...... عمران نے کہا تو اسمتھ بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ جانتے ہیں ہوبرٹ کو"...... اسمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بہت اچھی طرح۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایجنسی سے فارغ ہونے کے بعد اس نے اپنی ذاتی ایجنسی بنا لی تھی جس کا نام اس نے بلیک ڈاٹ رکھا تھا لیکن حکومت نے اسے ایجنسی کا لائسنس دینے سے انکار کر دیا تھا۔ جس پر وہ ایکریمیا چھوڑ کر گریٹ لینڈ شفٹ ہو گیا۔ وہ میرا استاد بھی تھا۔ میں اس سے ملنے جاتا رہا تھا لیکن ایک سال پہلے اسے گریٹ لینڈ میں شوٹ کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی موت میں گرے ہاؤنڈز کا ہاتھ ہے"۔ اسمتھ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا، آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں

ایپل جوس کے دو بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ نوجوان نے ایک گلاس عمران کے سامنے اور دوسرا گلاس اسمتھ کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"گرے ہاؤنڈز کیا سرکاری تنظیم ہے"...... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ پرائیویٹ تنظیم ہے۔ بین الاقوامی سطح پر منظم کی جا رہی ہے۔ اسلحہ اور ڈرگ دونوں میں کافی آگے ہے۔ ویسے کہا جاتا ہے کہ اس کے پیچھے یہودیوں کا ہاتھ ہے"...... اسمتھ نے بھی جوس کا سپ لیتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوبرٹ کو کیوں شوٹ کیا گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوبرٹ کو یہودی پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ ریڈ ڈاٹ میں تھا تو اکثر یہودیوں کے خلاف کام کرتا رہتا تھا"...... اسمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر کچھ دیر مزید بیٹھ کر عمران نے اس سے اجازت لی اور پھر دوسری گیلری میں واقع احسان احمد کے آفس میں اس نے تھوڑا سا وقت گزارا اور پھر اپنی کار لے کر وہ فلیٹ پر واپس آ گیا۔ اس کے ذہن میں گرے ہاؤنڈز کا نام چپک سا گیا تھا۔

اس نے یہ نام پہلے بھی سن رکھا تھا لیکن اس کا خیال تھا کہ دنیا میں ہزاروں مجرم تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک گرے ہاؤنڈز بھی ہو گی لیکن اسمتھ کی بات سن کر کہ اس کے پیچھے یہودی

لابی ہے۔ اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔ پاکیشیا میں پندرہ روز پہلے ایک سیاسی رہنما کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس قتل کے پیچھے گرے ہاؤنڈز کا نام لیا گیا تھا لیکن عمران نے اس لئے اس کی پرواہ نہ کی تھی کہ وہ سیاسی رہنما پاکیشیا کی سیاست میں کوئی بڑی اہمیت کا حامل نہ تھا لیکن اب عمران سوچ رہا تھا کہ اسے اس سیاسی رہنما کا کیس خصوصی طور پر چیک کرنا پڑے گا کہ کہیں وہ یہودیوں کے خلاف کام تو نہیں کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ میں بیٹھا پندرہ روز پہلے کے اخبارات دوبارہ پڑھ رہا تھا۔ اسے اس خبر کی تلاش تھی جس میں گرے ہاؤنڈز کا حوالہ دیا گیا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش سے اسے وہ خبر دستیاب ہو گئی۔ سیاست دان کا نام بشیر احسن تھا اور وہ حکومتی پارٹی سے متعلق نہ تھا۔ اسے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اس انداز میں ہلاک کیا گیا تھا کہ گولی ٹھیک اس کی کنپٹی پر لگی تھی اور سر کے درمیان سے گزر کر دوسری طرف نکل گئی تھی۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ اسے دور مار رائفل کا نشانہ بنایا گیا تھا اور مارنے والے کا نشانہ ایسا تھا کہ شاید بہت کم لوگ دور مار رائفل سے اس قدر درست نشانہ لگا سکتے ہوں گے۔

گولی لگنے سے بشیر احسن کی موت فوری ہو گئی تھی۔ رپورٹر نے لکھا تھا کہ اس قدر درست نشانہ لگانے والے کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ایک مجرم تنظیم گرے ہاؤنڈز سے ہے لیکن

اس کی تصدیق نہیں ہو سکی تھی۔ عمران نے اخبار کو تہہ کر کے سامنے موجود میز پر رکھا اور پھر جیب سے سیل فون نکال کر اس نے اس پر ٹائیگر کا نمبر پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر ٹائیگر کا نمبر اور نام ڈسپلے ہونے لگا۔

’’ٹائیگر بول رہا ہوں باس‘‘...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

’’ٹائیگر۔ پندرہ روز پہلے ایک حکومتی پارٹی کے سیاست دان بشیر احسن کو دور مار رائفل سے ہلاک کیا گیا ہے اور اس بارے میں نیوز پیپر کے رپورٹر نے لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ اس قدر درست نشانہ لگانے والے کا تعلق ایک مجرم تنظیم گرے ہاؤنڈز سے ہے۔ میں آج رنگین کلب کے اسمتھ سے ملا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ گرے ہاؤنڈز ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جو ڈرگ اور اسلحے کو ڈیل کرتی ہے اور اس کے پیچھے یہودی تنظیم کا ہاتھ ہے۔ اگر واقعی پاکیشائی سیاستدان بشیر احسن کی موت میں یہودی تنظیم کا ہاتھ ہے تو یہ بڑی وارمنگ بات ہے۔ تم اس سارے مسئلے کو چیک کرو اور پھر مجھے تفصیلی رپورٹ دو‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ میں جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گا‘‘...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر سیل فون آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے اس طرح چونک کر فون کی طرف دیکھا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو لیکن پھر اس

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ازاں فلیٹ بہ قبضہ خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں۔ ہم سب اکٹھے ہو کر تمہارے فلیٹ پر آ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران اچھل پڑا۔

"لیکن بارات تو دولہا کی ہوتی ہے۔ دلہن تو بارات لے کر دولہا کے گھر نہیں آیا کرتی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم ساری عمر یہ خواب ہی دیکھتے رہنا۔ کوئی عملی قدم تو تم نے اٹھانا نہیں ہے"...... دوسری طرف سے جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔ وہ جولیا کے فلیٹ کا نمبر پریس کر رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی پوری ٹیم اس کے فلیٹ پر پہنچ جائے گی اور پھر اسے کسی بڑے ہوٹل میں انہیں دعوت کھلانا پڑے گی۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ خود وہاں پہنچ جائے اور پھر دعوت کا اہتمام کیا جائے۔ اس طرح سلیمان پر بوجھ نہیں پڑے گا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ اُسے خدشہ رہتا تھا کہ کہیں ایکسٹو کی کال نہ ہو۔

"تم بولتی بہت اچھا ہو اس لئے میں تمہیں سننے کے لئے خود تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں۔ پھر تمہاری مرضی ملہار سنانا، بھرویں یا راگ دیپک"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر فوراً ہی کریڈل دبا دیا تاکہ جولیا کوئی جواب نہ دے سکے اور پھر رسیور رکھتے ہی وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔

"میں جولیا کے فلیٹ پر جا رہا ہوں سلیمان۔ وہاں پوری ٹیم اکٹھی ہے۔ کوئی مسئلہ ہو تو مجھے وہیں فون کر لینا"...... عمران نے راہداری میں رک کر باورچی خانے میں موجود سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس ہوٹل میں دعوت کھلا رہے ہیں آپ"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"جو وہ پسند کریں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ سوری۔ تمہیں تو دعوت نہیں دی جا رہی۔ تم اپنا پکا ہوا ہی کھانا۔ پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ مجھ پر کیا گزرتی ہے تمہارا پکا ہوا کھانا کھا کر"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"میں نے آج آپ کے لئے بہت سی قسموں کے پلاؤ بنائے تھے۔ یخنی پلاؤ، نورمحل پلاؤ، کشمش پلاؤ، نرگسی پلاؤ"...... سلیمان

نے پلاؤ گنوانا شروع کر دیئے۔

''ارے ارے۔ اتنی قسم کے پلاؤ بھی ہوتے ہیں۔ پہلے تو تم نے کبھی ان میں سے ایک پلاؤ بھی نہیں پکایا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی تو چالیس قسمیں پلاؤ کی اور بھی ہیں۔ آپ کو کیا پتہ کہ کھانا پکانا کتنا بڑا ٹاسک ہے۔ آپ ہوٹلوں میں جا کر وہ کچھ کھاتے ہیں جو مہذب لوگ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے''...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ سب پلاؤ تم نے آج ہی بنانے تھے۔ ٹھیک ہے میں ساری ٹیم کو یہیں لے آتا ہوں۔ چلو وہ بھی چکھ لیں اتنی قسم کے پلاؤ کا ذائقہ''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''ان کے پہنچنے سے پہلے میں یہ سب پلاؤ کھا چکا ہوں گا اس لئے انہیں یہاں آنے کی تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ہے''۔ سلیمان کب ہار ماننے والا تھا۔

''او کے۔ کل یہ سب پلاؤ تمہیں دوبارہ پکانا پڑیں گے۔ اللہ حافظ''۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر فلیٹ سے باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی کار اس رہائشی پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ان دنوں جولیا کی رہائش تھی کیونکہ چیف کے حکم پر تمام ممبران اپنی رہائش گاہیں تبدیل کرتے رہتے تھے۔ رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ کر عمران نے وہاں اپنے ساتھیوں کی کاریں پارک ہوئی

دیکھیں تو وہ سمجھ گیا کہ واقعی جولیا کے فلیٹ میں پوری ٹیم موجود ہے۔ ویسے بھی جولیا اکیلی ہو تو وہ عمران تو کیا کسی ایک مرد کو اپنے فلیٹ میں کال نہیں کرتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران، جولیا کے فلیٹ کے دروازے کے سامنے موجود تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کال بیل کا بٹن پریس کرتا، دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور وہاں نعمانی کھڑا نظر آیا۔

''تم واک آؤٹ کر رہے ہو یا ریس آؤٹ''...... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں تو اپنی کار لاک کرنے جا رہا تھا۔ مجھے اچانک یاد آیا کہ میں اسے لاک کرنا بھول گیا ہوں''...... نعمانی نے باہر آتے ہوئے کہا۔

''یہاں کس بات پر میٹنگ ہو رہی ہے۔ کس نے بلائی ہے یہ میٹنگ''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے تو مس جولیا کی کال آئی تھی۔ میں تو ابھی کچھ دیر پہلے یہاں پہنچا ہوں باقی سب ساتھی مجھ سے پہلے آئے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں کار لاک کر آؤں''...... نعمانی نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا برآمدے میں آگے بڑھ گیا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور گیلری سے ہوتا ہوا جب بڑے ہال نما کمرے میں پہنچا تو وہاں پوری ٹیم صوفوں پر بیٹھی ہوئی سیب کا جوس پینے میں مصروف تھی۔ ایک خالی گلاس بھی میز پر پڑا ہوا تھا۔ شاید نعمانی کو جوس پی کر یاد

آیا تھا کہ اس نے کار لاک نہیں کی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ یا اہلیان جولیا فلیٹ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے بڑے خشوع خضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ عمران صاحب۔ اگر آپ پانچ منٹ مزید دیر سے آتے تو ہم سب آپ کے فلیٹ پر پہنچنے والے تھے"...... صفدر نے سلام کا جواب اسی طرح خشوع خضوع سے دیتے ہوئے کہا۔

"نعمانی کو شاید ابتدائی رپورٹ کرنے کے لئے پہلے بھیج دیا ہے آپ لوگوں نے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ کار لاک کرنا بھول گیا تھا اور جوس پیتے ہوئے اچانک اسے یاد آ گیا کہ اس نے کار لاک نہیں کی۔ کہیں چوری نہ ہو جائے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ مجمع کس مقصد کے لئے یہاں بلایا گیا ہے"...... عمران نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ جولیا کے اشارے پر صالحہ نے اٹھ کر فریج میں سے ایک گلاس نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ گلاس سیب کے جوس سے بھرا ہوا تھا۔

"ارے واہ۔ مجھ جیسے کرایہ دار کو بھی مالکوں جیسا ٹریٹ منٹ"۔ عمران نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو۔ تم ہمارے لیڈر ہو۔ کرائے دار نہیں

ہو"...... جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اپنے چیف سے کہو کہ وہ بھی میرے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرے"...... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"نعمانی آیا ہو گا۔ میں کھولتا ہوں دروازہ"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ گزشتہ کئی ماہ سے ہم فارغ بیٹھے ہیں۔ ہمارے ساتھی ہم سے گلہ کرتے ہیں کہ ہمیں تو کبھی کبھار مشن مل جاتا ہے لیکن انہیں مقامی طور پر کام کرنا پڑتا ہے جو کہ نہ کرنے کے برابر ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا بڑا آسان سا حل ہے کہ پاکیشیا کے خلاف خود کام کرنا شروع کر دو۔ چیف پھر تمہیں مشن دے گا۔ اس پر تم جتنا چاہے وقت لگاتے رہنا۔ تنخواہیں تو ملتی رہیں گی۔ تنویر، صفدر سے لڑ رہا ہو گا۔ کیپٹن شکیل، نعمانی سے، صدیقی، چوہان سے اور صالحہ، جولیا سے۔ واہ۔ کیا خوبصورت مناظر ہوں گے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے"...... عمران نے مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے کہا تھا کہ یہ بات اس کے سامنے مت کرنا۔ یہ ہمارا جی بھر کر مذاق اڑائے گا لیکن تم میں سے کسی نے بھی میری بات نہیں مانی۔ اب بھگتو"...... تنویر نے چڑانے کے انداز

میں کہا۔ صفدر اور نعمانی بھی واپس آ کر صوفوں پر بیٹھ چکے تھے۔

''ارے ارے۔ اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے۔ دوسروں سے بھی لڑنا اور اپنوں سے بھی لڑنا۔ مقصد تو لڑنا ہی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ اگر آپ اس طرح ہمارا مذاق اڑاتے رہیں گے تو ہم سب ابھی آپ کے سامنے استعفے لکھ کر مس جولیا کو دے دیں گے اور پھر چیف چاہے کچھ بھی کہتا رہے، کچھ بھی ہمارے ساتھ سلوک کرے، ہمیں گولیاں مار دے، جو چاہے کرے۔ ہم استعفے واپس نہیں لیں گے اور آپ بھی سن لیں۔ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے''...... صفدر نے بڑے گمبھیر لہجے میں کہا۔

''تو پھر چیف کے پاس تین طریقے رہ جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تمہاری شادیاں کرا کر تم سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ پا لے۔ دوسرا تم سب کو گولیاں مروا دے اور تمہاری لاشیں پاکیشیا کے لئے اس قدر کام کرنے کے باوجود کچرے کے ڈھیروں میں پڑی ملیں کیونکہ تم نے پاکیشیا کے لئے کام کرنے سے انکار کیا ہے اور تیسرا اور آخری طریقہ یہ ہے کہ وہ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے کر کسی دوسرے ملک میں گم نامی کی زندگی گزار دے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ چیف ایسا نہیں کر سکتا''...... تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اور چوتھا طریقہ بھی بتا دوں کہ پہلے چیف پاکیشیا کے خلاف سازشیں کرائے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس مشن پر کام کرائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کام باقاعدگی سے ملتا رہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہم سب بالکل غلط سوچ رہے ہیں۔ عمران درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں اپنی سوچ بدلنا ہو گی''...... اچانک تنویر نے کہا تو سب تنویر کو اس طرح حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے جیسے پہلی بار تنویر کو دیکھ رہے ہوں۔

''تم ہی ان باتوں میں سب سے آگے تھے اور اب تم ہی الٹ بات کر رہے ہو''...... صفدر نے کہا۔

''میں غلطی پر تھا۔ میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ جب پاکیشیا کے خلاف کوئی سازش ہو ہی نہیں رہی تو پھر مشن کہاں سے آئے گا''۔ تنویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کا بٹن آن کیا تو سکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس''...... عمران نے بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس''...... ٹائیگر کی آواز سیل فون سے سنائی دی تو سب چونک پڑے۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے کہا۔

’’باس۔ آپ نے بشیر احسن والا کام میرے ذمے لگایا تھا۔ میں نے اس کی رپورٹ حاصل کر لی ہے۔ بشیر احسن کو پیشہ ور قاتل سے مروایا گیا ہے۔ اس قاتل کو خصوصی طور پر ایک یورپی ملک آمانیہ سے ہائر کیا گیا تھا۔ اس قاتل کا نام البرٹ ہومر ہے اور وہ دنیا کا بہترین دور مار رائفل نشانہ باز سمجھا جاتا ہے۔ اس کی خدمات گرے ہاؤنڈز نے حاصل کی تھیں۔ گرے ہاؤنڈز کا خاص آدمی پیٹر جو آمانیہ کا رہنے والا ہے، البرٹ ہومر کے ساتھ پاکیشیا آیا تھا اور گرے ہاؤنڈز تنظیم بظاہر اسلحہ اور ڈرگ کی سمگلنگ کا کام کرتی ہے لیکن درحقیقت یہ یہودی لابی کے مفادات کا دنیا بھر میں تحفظ کرتی ہے۔ بشیر احسن کو اس لئے مروایا گیا کہ بشیر احسن گرے ہاؤنڈز کے خلاف پریس کانفرنس کرنا چاہتا تھا اور اس نے اس کا اظہار ایک ہفتہ پہلے کیا تھا‘‘...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

’’کیا یہ رپورٹ درست ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ میں نے آمانیہ سے فون پر اس کی تصدیق کر لی ہے۔ آپ اگر حکم دیں تو میں آمانیہ خود جا سکتا ہوں تاکہ مزید معلومات حاصل کروں‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’نہیں۔ یہ تمہارا یا میرا کام نہیں ہے۔ یہ رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بھیجی جائے گی۔ پھر وہ جو فیصلہ کریں گے اس پر عمل ہو گا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’یس باس۔ اللہ حافظ‘‘...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے بھی اللہ حافظ کہہ کر رابطہ ختم کیا اور سیل فون کو واپس جیب میں ڈال لیا۔

’’عمران صاحب۔ آپ کو کیسے ان تنظیموں کے بارے میں اطلاعات ملتی ہیں جبکہ ہم کوشش بھی کرتے ہیں لیکن ایسی کوئی انفارمیشن نہیں ملتی‘‘...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

’’آپ ہنس رہے ہیں۔ کوئی خاص بات‘‘...... صفدر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

’’میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ تم سب چاہتے ہو کہ پاکیشیا کے خلاف ایک نہیں سینکڑوں سازشیں ہوں اور تم سب ہر وقت مصروف رہو لیکن تمہاری مصروفیت کا نتیجہ پاکیشیا کو بھگتنا پڑے گا۔ نجانے کس کس طرح کی سازشوں کا شکار ہو جائے بے چارہ ہمارا ملک‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن ہم فارغ رہ رہ کر اپنے آپ سے بھی بے زار ہو گئے ہیں‘‘...... صفدر نے کہا۔

’’اس کا ایک اور حل بھی ہے۔ جیسے دو ٹیمیں بنی ہوئی ہیں اس طرح بنی رہیں اور میں چیف کو کہتا ہوں کہ اقوام متحدہ سے کوئی بھی ملک اپنے خلاف ہونے والی کارروائی کے لئے ہمارے چیف کی اجازت سے کسی ایک ٹیم کو کام دلا سکے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’آپ ایسا کر دیں تو واقعی ہمیں کام ملنا شروع ہو جائے

گا''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں صفدر۔ ہم نے ٹریننگ اپنے ملک کے تحفظ کے لئے لی ہوئی ہے۔ ہم دوسرے ملک کے لئے کام نہیں کر سکتے''...... جولیا نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''جولیا ٹھیک کہہ رہی ہے۔ کام ہو یا نہ ہو۔ کام ہو گا تو پاکیشیا کے لئے''...... تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلو یہ مسئلہ تو حل ہوا۔ اب کام ہے تو کرو۔ نہیں ہے تو نہ کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ گرے ہاؤنڈز کا کیا سلسلہ ہے۔ بشیر احسن کون صاحب تھے اور آپ کو کس نے یہ معلومات مہیا کی ہیں اور کیوں کی ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کسی نے بھی مجھے معلومات نہیں دیں۔ میں نے اخبار میں پڑھا کہ سیاستدان بشیر احسن کو دور مار رائفل سے گولی ماری گئی جو ان کی کنپٹی میں گھس کر سر کے پچھلے حصے سے باہر نکل گئی۔ ایسا نشانہ بہت مشکل ہوتا ہے اور کوئی کوئی اس کا ماہر ہوتا ہے۔ ہر ایک ایسا نشانہ نہیں لگا سکتا۔ بہرحال اس کے ساتھ ہی گرے ہاؤنڈز کا نام بھی لیا گیا لیکن یہ بتایا گیا کہ یہ تنظیم اسلحہ اور ڈرگ کو ڈیل کرتی ہے۔

اب ایسی تو ہزاروں تنظیمیں ہیں جو کام کر رہی ہیں۔ ایسی تنظیمیں سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتیں اس لئے میں

خاموش ہو گیا۔ آج میں ٹائیگر کے ایک دوست رنگین کلب کے جنرل مینجر سے ملا۔ اس نے ویسے ہی باتوں میں گرے ہاؤنڈز کا ذکر کر دیا۔ اس نے بتایا کہ گرے ہاؤنڈز کی پشت پر یہودی ہیں اور گرے ہاؤنڈز کے ذریعے وہ اسلام دشمنی کی خصوصی وارداتیں کراتے ہیں جس پر میں چونک پڑا اور پھر فلیٹ پر پہنچ کر میں نے ٹائیگر کو سیل فون پر کال کر کے بشیر احسن کے قاتل کی تلاش اور گرے ہاؤنڈز کے بارے میں جو کچھ وہ یہاں کرتی ہے، کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کا کہا تا کہ اس کی روشنی میں فیصلہ کیا جا سکے کہ ہم نے اس کے خلاف کام کرنا ہے یا نہیں اور ٹائیگر نے رپورٹ تمہارے سامنے دی ہے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو اب آپ کیا کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اگر جولیا اجازت دے تو میں یہاں سے سرسلطان کو فون کر کے کہوں کہ وہ ہم دونوں کے مشترکہ بزرگ ہیں اس لئے وہ ہم دونوں کا خصوصی خیال رکھیں۔ خاص طور پر سیکرٹ سروس کے کیدو سے ہمیں بچائیں''...... عمران بھلا آسانی سے سیدھی پٹڑی پر تو نہیں چل سکتا تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ سیریس معاملہ ہے۔ بشیر احسن کو کسی خاص مقصد کے لئے گرے ہاؤنڈز نے ہلاک کرایا ہو گا۔ آپ سیدھی طرح کہیں کہ آپ یہاں سے سرسلطان کو فون کر کے اس بشیر احسن

کے بارے میں ان سے معلومات حاصل کریں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سوائے تنویر کے سب نے اس کی تائید کر دی۔

''تمہیں رانجھا بننے کا بہت شوق ہے لیکن تم ساری عمر ونجھلی ہی بجاتے رہ جاؤ گے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تنویر۔ تم سے خاموش نہیں رہا جاتا اور عمران۔ میری لاسٹ وارننگ سن لو۔ اب اگر تم نے ایسا مذاق کیا تو میں تم سے ملنا بھی چھوڑ دوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے اچھی خاصی محفل کو خراب کر دیا ہے۔ کیا آپ کو اس میں لطف آتا ہے''...... صدیقی نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''میں بات کراتا ہوں عمران صاحب۔ ہولڈ کریں''...... پی اے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنی جان چھڑانا چاہتا ہو۔

''ہیلو۔ سرسلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی بھاری آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی''......عمران نے ایک بار پھر اپنے مخصوص انداز میں اپنا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

''میں ضروری میٹنگ میں مصروف ہوں۔ اگر کوئی ایمرجنسی ہے تو بتا دو ورنہ دو گھنٹے بعد فون کرنا''...... سرسلطان نے اسے درمیان سے ٹوکتے ہوئے کہا۔

''اوہ سوری۔ آپ کو ڈسٹرب کیا۔ بہرحال پچھلے دنوں پاکیشیا کے ایک سیاستدان بشیر احسن کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ بشیر احسن کیا کر رہا تھا اس کے مقصد کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور وجہ ہلاکت بھی معلوم کرنی ہے کیونکہ آج ہی مجھے اطلاع ملی ہے کہ بشیر احسن کے قتل میں ایک ایسی تنظیم ملوث ہے جو یہودی لابی کے لئے کام کرتی ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ سرسلطان میٹنگ کے دوران ذہنی طور پر ڈسٹرب رہیں۔

''مجھے ذاتی طور پر تو اس کا علم نہیں البتہ وزارت داخلہ کے تحت پولیس اور انوسٹی گیشن ایجنسیاں ان معالات پر کام کرتی رہتی ہیں۔ وزارت داخلہ کے پاس ان کی فائلیں ہوتی ہیں اور وزارت داخلہ کے سیکرٹری عبدالجبار خان ریٹائر ہو گئے ہیں۔ آج کل سیکرٹری وزارت داخلہ احمد رشید ہیں۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں۔ تم وہاں فون کر لو''...... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے اچھی طرح سمجھا دیجئے گا۔ ایسا نہ ہو کہ پھر وہ آپ کو

فون کرتا پھرے''...... عمران نے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ وہ انتہائی سنجیدہ اور انتہائی قابل سیکرٹری ہیں اور تمہارے ڈیڈی کی بے حد عزت کرتے ہیں''...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ نمبر بتا دیں''...... عمران نے کہا۔

''پی اے بتا دے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ کٹ گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ کیس کا آغاز ہو گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ارے ارے اتنی جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔ سر سلطان کے ذریعے جو معلومات ملیں گی ان کو چیف کے سامنے رکھا جائے گا اور ساتھ ہی باقاعدہ قبرستان میں بیٹھ کر چلہ کیا جائے گا تاکہ نقاب پوش چیف کے دل میں رحم آ جائے اور اسے مشن کا درجہ دے کر آپریشن کا حکم دے تاکہ مفلس اور قلاش آدمی کو روٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا میسر آ جائے''...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی اور سب عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ اس مشن میں ہم ساتھ جائیں گے۔ اگر آپ ساتھ نہیں لے جائیں گے تو ہم آپ سے علیحدہ ہو جائیں گے اور اپنے طور پر مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ ہمارا حتمی فیصلہ ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے جو کہا ہے وہ بھی چیف کو بتا دوں گا۔ یہ بھی بتا دوں گا کہ یہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں کا حتمی فیصلہ ہے۔ چیف مانے یا نہ مانے۔ اس کی مرضی''...... عمران نے کہا۔

''ارے ارے عمران صاحب۔ پلیز۔ آپ تو ہمیں چیف کے ہاتھوں ہلاک کرانے پر تل گئے ہیں''...... صدیقی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''پھر فیصلہ کرنے سے پہلے کم از کم ڈپٹی چیف جولیا سے پوچھ لینا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں اس کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی۔ ہمیں اکٹھے رہنا چاہئے۔ یہ سروس میں دو گروپ بنانا انتہائی غلط ہے البتہ صدیقی اور اس کے ساتھی درست کہہ رہے ہیں۔ ہم صرف دو ماہ تک مشن نہ ملنے پر زندگی سے بیزار ہو چکے ہیں اور یہ تو کافی عرصہ سے فارغ بیٹھے ہیں۔ اب سماجی برائیوں کے خلاف جدوجہد کے لئے بھی کوئی نہ کوئی ٹارگٹ ہونا چاہئے''...... جولیا نے باقاعدہ ڈپٹی چیف کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایک حل ہے اس کا کہ مشن پر جتنے آدمی لے جانے ہوں سب کے نام لکھ کر مطلوبہ تعداد کی پرچیاں نکالی جائیں۔ مس جولیا کو علیحدہ رکھیں۔ یہ لازماً سب کے ساتھ ہوں گی''...... صفدر نے کہا۔

''اور عمران کا کیا ہو گا۔ پرچی کے بغیر تو یہ جا ہی نہیں سکتا۔

پھر''...... تنویر نے کہا۔

''عمران تو لیڈر ہے۔ وہ تو لازماً لیڈ کرے گا''...... صفدر نے کہا تو تنویر نے بے اختیار منہ لٹکا لیا۔

''ایسا کرتے ہیں کہ ساری پرچیوں پر تنویر کا نام لکھ کر پرچی نکالتے ہیں۔ اگر تنویر کا نام نکل آئے تو''...... عمران بولتے بولتے دانستہ رک گیا۔

''تو کیا مطلب''...... تنویر کے علاوہ سب ساتھیوں نے چونک کر کہا۔

''تو تنویر اکیلا جا کر مشن مکمل کرے گا اور ہم پیچھے بیٹھ کر تالیاں بجائیں گے''...... عمران نے کہا تو پورا ہال بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ نمبر نوٹ کیجئے''...... پی اے نے بڑے نارمل انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ بہت اچھی طرح عمران کی فطرت کو جانتا تھا اور پھر اس نے دو بار نمبر دوہرا کر گڈ بائی کہا اور

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پی اے کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں۔ احمد رشید نامی سیکرٹری داخلہ سے میری بات کرائیں لیکن انہیں پیشگی کہہ دیں کہ میں صرف بات کرنے کا قائل نہیں ہوں ساتھ ہی چیت بھی کرتا ہوں تا کہ ہماری آنے والی نسلیں یاد رکھیں کہ پاکیشیا کے سیکرٹری صرف بات نہیں کرتے تھے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور تنویر اور جولیا دونوں کے چہروں پر غصہ ابھر آیا جبکہ باقی ساتھی مسکرا رہے تھے۔

''سوری سر۔ وہ اس وقت ایک اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ میٹنگ کے بعد وہ سرکاری کاموں میں مصروف ہو جائیں گے اس لئے دو روز تک ان سے ملاقات کا ٹائم ہی نہیں ہے۔ آپ دو روز بعد اس وقت فون کر کے معلوم کر لیجئے گا کہ کیا ان کے پاس بات چیت کا وقت ہے بھی سہی یا نہیں''...... دوسری طرف سے پی اے نے کاٹ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران اس طرح سر گھما کر دیکھنے لگا کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھو اس کے ساتھ کتنی زیادتی ہو رہی ہے۔

''تم وقت ضائع کرنے کے ورلڈ چیمپئن ہو۔ نمبر ملاؤ اور رسیور مجھے دو۔ میں بات کرتی ہوں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور

رسیور اٹھا کر فون کا رخ عمران کی طرف پھیرتے ہوئے کہا۔

''تم اسے کیا کہو گی کہ تم علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہی ہو۔ لاؤ مجھے رسیور دو۔ اس بار دیکھنا کہ پی اے ننگے پیر بھاگتی ہوئی یہاں پہنچ جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔تم نے پھر بکواس کرنی ہے۔ٹھیک ہے۔ میں سر سلطان سے پوچھ لیتی ہوں۔ وہ میری بہت عزت کرتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ارے ارے ایسا ظلم نہ کرنا۔ سر سلطان جوتے اتارے یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر مجھے اماں بی سے زیادہ سخت جوتے کھانے پڑیں گے کہ میں نے فون پر سرکاری وقت ضائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ سرکاری وقت ضائع کرنے کو ملک دشمنی قرار دیتی ہیں''۔ عمران نے کہا اور اس بار جولیا نے رسیور واپس رکھ دیا۔عمران نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ''...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں۔ سیکرٹری خارجہ سر سلطان نے میرے لئے ان سے وقت لے لیا ہو گا۔ ویسے میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔تو پہلے بھی آپ نے فون کیا تھا۔ ہولڈ کریں''۔ اس بار دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چندلمحوں بعد پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''صوفے پر بیٹھا ہوں لائن پرنہیں البتہ بچپن میں ریلوے لائن پر تھک کر بیٹھ جایا کرتا تھا''...... عمران ایک بار پھر پٹڑی سے اترنے لگا تھا۔

''بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''......عمران نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''احمد رشید بول رہا ہوں۔ سر سلطان نے فون کر کے مجھے بتایا ہے کہ تم کسی سیاستدان بشیر احسن مرحوم کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہو''...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز میں کہا گیا لیکن آواز میں معمولی سی لرزش بتا رہی تھی کہ بولنے والا خاصا بڑی عمر کا ہے۔

''السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ''...... عمران نے جواب میں کوئی بات کرنے کی بجائے بڑے خشوع خصوع سے سلام کر دیا۔

''وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ و برکاۃ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوش رکھے۔ بڑے طویل عرصے کے بعد مکمل سلام سنا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بشیر احسن نامی سیاست دان کو پاکیشیا میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس بارے میں آپ کی وزارت میں فائل موجود ہو گی''۔عمران

نے کہا۔

"سرسلطان کے فون آنے کے بعد میں نے معلوم کیا ہے لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ ان کے قتل کے بعد کیس پولیس کے پاس تھا لیکن انکوائری آگے نہ بڑھ رہی تھی جبکہ قومی اسمبلی اجلاس میں اس بارے میں سوال اٹھایا گیا تو حکم دیا گیا کہ کیس سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرد کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ابھی تک اس کیس کی فائل وزارت داخلہ کو موصول نہیں ہوئی"...... احمد رشید نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ میں خود مزید معلومات حاصل کر لوں گا۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم سب مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں کہ نجانے وہ اب کون سا شعبدہ دکھائے گا۔ تم نے گفتگو تو سن لی ہے اس کا مطلب ہے ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ فرض کیا اگر تمہیں بتایا گیا کہ فلاں قاتل ہے پھر تم کیا کرو گے۔ یہ مشن کس طرح بنے گا"...... جولیا نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا دائرہ کار پولیس اور انٹیلی جنس سے ہٹ کر ہے۔ سیکرٹ سروس ملک و قوم کی سلامتی کے خلاف کام کرنے والوں کے خلاف کام کرتی ہے جبکہ انٹیلی جنس کا اپنا دائرہ کار ہے اور پولیس کا اپنا۔ ہم اس پر کام اس لئے کر رہے ہیں کہ اس

ہلاکت کے پیچھے گرے ہاؤنڈز تنظیم کام کر رہی ہے جس کو یہودی لابی کی سرپرستی ہے تو اس کے ہیڈکوارٹر کا خاتمہ ضروری ہے"۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا چیف کو اس کا علم ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تو معاملات میرے اور ٹائیگر کے درمیان تھے کہ تم لوگوں نے مداخلت کر دی جس پر مجھے مزید کام کرنا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"چیف کو آپ کب اطلاع دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہیں کام کرنے کی جلدی ہے لیکن اس میں تو ابھی وقت لگے گا البتہ تم سب کے لئے ایک کام تجویز کرتا ہوں۔ جب اصل کام سے فارغ ہو جاؤ تو کوئی اخبار اٹھا لیا کرو اور اسے پڑھنا شروع کر دیا کرو پھر دیکھو کہ کس قدر معلومات کا خزانہ تمہیں میسر آتا ہے اور مصروفیت بھی تمہیں دستیاب ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اخبارات تو ہم روزانہ پڑھتے ہیں اور شاید پاکیشیا کے تمام شہری صبح اٹھ کر اخبار پڑھتے ہوں گے۔ مقامی اخبارات میں تو خبریں پڑھنے کو دل نہیں کرتا کیونکہ تمام خبریں وہی ہوتی ہیں جو شام سے رات گئے تک ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں البتہ اخبارات میں چھپنے والے کالم اور مضامین پڑھ لئے جاتے ہیں"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب شاید اخبارات کے مابین السطور پڑھتے ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''مابین السطور۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ اخبار تو جیسے چھپا ہوا ہوتا ہے ویسے ہی سب پڑھتے ہیں''...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کا عنصر نمایاں تھا اور وہ سب سوالیہ نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

''عمران صاحب بتائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے عمران کی طرف گھوم گئے۔

''سادہ سا لفظ ہے سطور۔ یہ سطر کی جمع اور مابین کا مطلب ہے دونوں کے درمیان تو مابین السطور کا مطلب ہے کہ دو سطروں کے درمیان''...... عمران نے پرائمری سکول ٹیچر کی طرح کھول کر بیان کر دیا۔

''دونوں سطروں کے درمیان۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ دونوں سطروں کے درمیان تو خالی جگہ ہوتی ہے۔ وہاں تو کچھ لکھا ہوا نہیں ہوتا''۔ اس بار تنویر نے کہا تو عمران اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

''الٹا احمقانہ بات کر کے اب مجھ پر ہنس بھی رہے ہو۔ میں گولی مار دوں گا''...... تنویر نے عمران اور کیپٹن شکیل کے ہنسنے پر چڑتے ہوئے کہا۔

''ہم اس لئے ہنس رہے ہیں کہ ہم نے تو آج تک غور ہی نہیں

کیا کہ اخبار کی دونوں سطروں کے درمیان تو کچھ لکھا نہیں ہوتا۔ پھر مابین السطور کا کیا مطلب ہوا تو یہی اس کا جواب بھی ہے کہ اصل خبر سطروں میں نہیں لکھی ہوتی بلکہ اصل خبر سطروں کے درمیان خالی جگہ پر درج ہوتی ہے۔ جو لوگ مابین السطور پڑھ سکتے ہیں وہی اصل اخبار پڑھتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے سمجھ آ گئی لیکن آپ ہمیں کیوں اخبارات پڑھنے کے لئے خصوصی طور پر کہہ رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''آج کل لوگ دوسروں کو لوٹنے کے لئے نئے سے نئے کام کرتے ہیں۔ روحانی عاملوں کی طرف سے ایسے ایسے اشتہارات شائع کئے جاتے ہیں کہ جیسے نعوذ باللہ پوری دنیا کا نظام ان کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ ایسے اشتہارات پڑھنے کے بعد ان کو چیک کریں اور جو لوگ اس قبیح جرم میں ملوث ہوں انہیں ثبوتوں سمیت عدالتوں کے کٹہرے میں لائیں یا پھر تنویر ایکشن کر کے ان سے چھٹکارا حاصل کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے۔ میں نے ایسے اشتہارات کثیر تعداد میں دیکھے ہیں۔ اخبار والے انہیں کیوں شائع کرتے ہیں۔ ایسے فضول اور لوٹ مار پر مبنی اشتہارات کیا صحافیوں کو نظر نہیں آتے''...... صفدر نے کہا۔

''انہیں سب کچھ معلوم ہوتا ہے لیکن اشتہارات کے لئے جو بھاری معاوضہ ادا کیا جاتا ہے وہ نہیں چھوڑتے''...... عمران نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا اخبارات میں صرف یہی اشتہارات چھپتے ہیں یا اور بھی کسی قسم کے اشتہارات ہوتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''روحانی عاملوں کے اشتہارات کے علاوہ بھی بے شمار ایسے اداروں کے اشتہارات ہوتے ہیں کہ وہ تو صرف لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں لیکن ان اداروں کے پردوں میں عوام کو بے خطر لوٹا جا رہا ہے مثلاً ایسے اداروں کے بے شمار اشتہارات تمہیں نظر آئیں گے جو لوگوں کو بیرون ملک تعلیم، کاروبار اور ملازمت کے سنہرے خواب دکھائیں گے اور پھر معاوضہ لینے کے بعد ان لوگوں کا کیا حشر کیا جاتا ہے یہ ریسرچ کے بعد معلوم ہوسکتا ہے۔

اسی طرح اخبارات میں بے شمار ایسے اشتہارات شائع ہوتے ہیں جنہیں پڑھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ اشتہار فریب دینے اور اپنے جال میں جکڑنے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ تم اس انداز میں اس کی انکوائری کر سکتے ہو کہ انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے اور تم ان کے خلاف ثبوت حاصل کر کے انہیں انجام تک پہنچانے کے لئے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر سکو اور پھر عوام کو بھی سمجھ آ جائے گی کہ وہ کس طرح اپنی سادگی کی وجہ سے فراڈ کا شکار بن جاتے ہیں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کے سوچنے کا کمال ہے۔ ہم بھی یہ سب کچھ پڑھتے اور دیکھتے ہیں۔ جو کچھ آپ بتا رہے ہیں لیکن ہم نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا لیکن اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں ہمارے اپنے ملک میں یہ ڈاکو اور لٹیرے مختلف روپ دھار کر سادہ دل عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اور اخبارات کے مالکان صرف اشتہارات کے معاوضہ کی وصولی کے لئے ان کی اصلیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں''...... صدیقی نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

''لیکن یہ کام سیکرٹ سروس کا تو نہیں ہے۔ یہ تو پولیس اور انٹیلی جنس کا کام ہے''...... اس بار تنویر نے کہا۔

''میں تم سے نہیں کہہ رہا۔ جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں انہیں کہہ رہا ہوں۔ وہ فور سٹارز کے تحت یہ سب کام کر سکتے ہیں۔ فور سٹارز اور سنیک کلرز اسی لئے بنائی گئی ہیں''...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ کہاں جا رہے ہیں''...... صفدر نے چونک کر اور قدرے حیران ہو کر کہا۔

''سب باتیں ہو گئیں باقی گرے ہاؤنڈز پر ابھی بہت سا کام باقی ہے جو ہوتا رہے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کو یہاں کال اس لئے نہیں کیا گیا تھا کہ آپ صرف ہدایات دے کر اطمینان سے واپس چلے جائیں''۔

صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کھانا کھانا چاہتے ہو تو چلو میرے فلیٹ پر۔ سلیمان آج سپیشل کھانا تیار کر رہا ہے۔ اس قدر انگلیاں چاٹو گے کہ سرے سے انگلیاں ہی غائب ہو جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے فلیٹ میں ہم سب اکٹھے شاید کھڑے بھی نہ ہو سکیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ باہر سڑک پر چادر بچھا کر بٹھا دوں گا اور وہاں سے گزرنے والے یہی سمجھیں گے کہ عمران فوت ہو گیا ہے اور کئی تو ساتھ بیٹھ بھی جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''نانسنس۔ بغیر سوچے سمجھے بولنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ تم کوئی اور جنرل سا نام نہیں لے سکتے تھے۔ ضرور اپنا نام لینا ہے''۔ جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا تھا۔

''چلو تنویر کا نام لے دیں گے۔ پھر تو ٹھیک ہے''...... عمران کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

''میرا نام مت لیا کرو ورنہ''...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سن لیا۔ تمہیں کہہ رہا ہے''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نہیں مس جولیا۔ آپ کی بات نہیں ہو رہی''...... تنویر نے

بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ دارالحکومت میں ایک بے حد خوبصورت نیا ہوٹل بنا ہے۔ پری محل ہوٹل اس کا نام رکھا گیا ہے۔ اس کا آج افتتاح ہے اور ہم سب نے اس افتتاح میں شامل ہونا ہے۔ سنا ہے کہ واقعی پریوں کے محل جیسا ماحول بنایا گیا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ فون کر کے بکنگ کرا لو۔ اب وہ کوئی چھوٹا سا دو کمروں کا ہوٹل تو نہیں ہو گا۔ وسیع و عریض ہالز ہوں گے۔ وہاں دس بارہ سیٹوں کی گنجائش تو نکل ہی آئے گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سیٹیں تو ایک ہفتہ پہلے ہی بک ہو چکی ہیں۔ ہمیں پتہ آج چلا ہے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تم نے مجھے کیا بنا لیا ہے۔ جب بھی کسی ہوٹل کا کوئی پرابلم سامنے آتا ہے تو تم سب میرے کندھوں پر سوار ہو جاتے ہو۔ ویسے یہ بتاؤ کہ تم تو کہہ رہے تھے کہ اخبارات تم روزانہ پڑھتے ہو اور اخبارات میں اشتہارات بھی آئے ہوں گے ہوٹل کے افتتاح کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں بچوں کی طرح ڈانٹنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم اپنے آپ کو بڑا طرم خان بنائے رکھتے ہو۔ اس لئے یہ کام تمہیں ہی کرنا ہے۔ چلو ریسیور اٹھاؤ اور بک کراؤ ہمارے لئے سیٹیں''...... جولیا نے

عمران کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جب عمران یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہے تو اسے وہاں کون جانتا ہوگا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے واقعی تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے اور ویسے بھی یہ پریوں کا محل ہے۔ اس میں ہم انسان جاتے ہوئے کیا اچھے لگیں گے''...... عمران نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

''جب میں کہہ رہی ہوں کہ ہم نے افتتاح میں ضرور جانا ہے تو پھر تم ٹال کیوں رہے ہو۔ بولو۔ جلدی بولو۔ کیا اب ہماری یہ حیثیت بھی نہیں رہی کہ تم ہمارا کوئی چھوٹا سا کام کر سکو۔ بولو جواب دو''...... جولیا نے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ اس قدر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے میں کوشش کرتا ہوں''...... عمران نے کسی سعادت مند شوہر کی طرح گردن جھکاتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''عمران صاحب۔ جولیا شادی سے پہلے اس طرح رعب ڈالتی ہے تو شادی کے بعد کیا ہوگا''...... خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے کہا۔

''مت بولو۔ اسی طرح خاموش بیٹھی رہو۔ سمجھیں''...... جولیا نے صالحہ پر چڑھائی کر دی جبکہ عمران واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دو بار گھنٹی بجنے

کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''سوپر فیاض سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو بول رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے سوپر فیاض کی رعونت بھری آواز سنائی دی لیکن سوپر فیاض کی آواز سنتے ہی عمران کے ساتھی ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔ وہ تو توقع کر رہے تھے کہ عمران ہوٹل کے کسی بڑے کو فون کر کے سیٹوں کے بارے میں کہے گا لیکن عمران نے کال سوپر فیاض کو کی تھی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں سوپر فیاض کی طرح پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''تم۔ کیا ہوا کہ تم نے آفس ٹائم میں فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سن کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا گیا۔

''میں تم سے وقت لینا چاہتا ہوں تاکہ جس وقت تم چاہو تم پر فاتحہ خوانی کی جائے۔ اب دوستی کا اتنا تو تقاضا ہونا چاہئے کہ اس کی مرضی کے وقت اس پر فاتحہ خوانی کر دی جائے اور آج کل تو قل خوانی کے آخر میں ایسے ایسے مزے دار کھانے کھلائے جاتے ہیں کہ شاید شادی میں بھی اس قدر مزے دار کھانے پیش نہ کئے جاتے ہوں گے''...... عمران کی زبان رواں ہوگئی۔

''تم نے فون کیوں کیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ملک کا اعلیٰ عہدیدار ہوں اور میرے لئے تم سے بات کرنے کا وقت نکالنا

بے حد مشکل ہوتا ہے''...... سوپر فیاض نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ منہ بگاڑ کر بات کر رہا ہو۔

''اچھا تم افسر ہو۔ واہ''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تم ہنس رہے ہو۔ میں چاہوں تو ابھی تمہارے فلیٹ پر ریڈ کر دوں اور پھر تمہیں ہتھکڑیاں ڈال کر یہاں لا کر جیل میں ڈال دوں لیکن تمہارے ڈیڈی چوبیس گھنٹے میرے سر پر سوار رہتے ہیں''۔ اس بار سوپر فیاض کا لہجہ واقعی رونے والا ہو رہا تھا۔

''چلو ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ آج ہوٹل پری محل کا افتتاح ہے۔ معلوم ہے نا تمہیں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے کیونکہ اب انہیں سمجھ آ گئی تھی کہ عمران کیا راستہ اختیار کر رہا ہے۔

''ہاں کیوں۔ سنو اگر تم یہ کہو کہ وہاں سیٹوں کی بکنگ ہو جائے تو یہ کام میں نہیں کر سکوں گا کیونکہ پری محل کے مالک آغا رضا قزلباش تمہارے ڈیڈی کے بہت گہرے دوست ہیں۔ ویسے ان کی اپروچ ملک کے صدر تک ہے''...... سوپر فیاض کایاں آدمی تھا اور پھر وہ عمران کی فطرت سے بخوبی واقف تھا۔

''اچھا۔ پھر تو تم پر فاتحہ خوانی لازمی ہو گئی''...... عمران نے کہا۔

''خواہ مخواہ بکواس کرنے کے تم عادی بنتے جا رہے ہو۔ کیا کیا ہے میں نے''...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پری محل میں آٹھ گیم مشینیں نصب کی گئی ہیں جبکہ لائسنس چار

مشینوں کا لیا گیا ہے۔ بظاہر کہا یہی گیا ہے کہ باقی چار متبادل کے طور پر استعمال ہو سکتی ہیں لیکن سوپر فیاض چونکہ ایسے لوگوں کے لالچ سے پوری طرح واقف ہے اس لئے اس نے وہ چاروں مشینیں اکھاڑنے کا حکم دے دیا۔ اس کا حکم تھا کہ جب ضرورت پڑے گی تب انہیں دوبارہ نصب کر دیا جائے گا اور پھر لکی بینک کی گرین مارکیٹ میں ایک بڑا اکاؤنٹ کھولا گیا سوپر فیاض کے مرحوم والد کے نام اور سوپر فیاض کے والد نے جنہیں فوت ہوئے پندرہ بیس سال ہو چکے ہیں لکھ کر دیا ہے اس اکاؤنٹ کو آپریٹ سوپر فیاض کرے گا اور اس اکاؤنٹ میں فی الحال صرف پندرہ لاکھ روپے کی معمولی سی رقم رکھی گئی ہے''...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''تم۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ تم بلیک میلر ہو۔ انتہائی خطرناک بلیک میلر۔ اس لکی بینک نے ابھی ابھی کام شروع کیا ہے۔ ابھی لوگ اس کا نام تک نہیں جانتے اور تم بلیک میلر نجانے کیا منتر پھونکتے ہو کہ بینک اکاؤنٹ میں موجود رقم مع اس کی تفصیلات تمہیں پہنچ جاتی ہیں۔ اب بولو۔ تم جادوگر تو نہیں یا تم نے میری نگرانی کرا رکھی ہے''...... سوپر فیاض نے اس بار رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اس کی شروع کی رعونت جیسے قصہ پارینہ بن گئی تھی۔

''تم سر سے پیر تک احمق ہو۔ تمہیں کیا ضرورت تھی۔ خود بینک منیجر سے ملنے کی بجائے اپنا انسپکٹر بھجوا دیا جس نے ساری کہانی منیجر

کو سنا دی اور مینجر اس اکاؤنٹ سے خوفزدہ ہو گیا کہ کہیں کل کو اس کی نوکری بھی جائے اور باقی عمر بھی جیل میں گزارنی پڑے کیونکہ مردہ افراد کے اکاؤنٹ کھولنا جرم ہے اور پھر تمہاری خوش قسمتی کہ وہ میرا دوست تھا اور لکی بینک میں اسے میں نے ہی رکھوایا تھا لیکن میں نے اسے تسلی دی کہ وہ خاموش رہے۔ میں سوپر فیاض کو سمجھا دوں گا۔ اب تم خود بتاؤ کہ کیا چاہتے ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ آغا رضا قزلباش ڈیڈی کے دوست ہیں۔ بہت سخت مزاج آدمی ہیں لیکن میں چاہوں تو انہیں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ معاملات ڈیڈی تک پہنچ جائیں اور تم ڈیڈی کی گولیاں کھا کر قبر میں پہنچ جاؤ اور پھر تمہاری قل خوانی کی جائے جبکہ ہوٹل کا جنرل مینجر براؤن تمہارا پرانا دوست ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم بولو۔ بکو کیا چاہتے ہو۔ بولو۔ ابھی بولو''...... سوپر فیاض اب پوری طرح عمران کی بچھائی ہوئی پٹڑی پر چڑھ چکا تھا۔

''صرف دس وی آئی پی سیٹیں''...... عمران نے کہا۔

''پاگل تو نہیں ہو گئے۔ ایک ہفتہ ہوا سب سیٹیں بک ہو گئی ہیں اور تم دس سیٹیں کہہ رہے ہو''...... سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر چاروں طرف سے میزائل فائرنگ کو میں نہیں روک سکوں گا اور پری محل بھوت محل میں تبدیل ہو جائے گا اور سنو۔ اب مزید نخرے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جنرل مینجر براؤن کی تمہارے ساتھ کتنی گہری دوستی ہے اور ہمیشہ

وی آئی پی سیٹیں آخری لمحات تک خالی رکھی جاتی ہیں لیکن تم نے فوری ہماری بات نہیں مانی اس لئے اب سیٹیں میں خود لے لوں گا۔ تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے روٹھ گیا ہو۔

''سنو سنو۔ ٹھیک ہے۔ دس سیٹیں مل جائیں گی۔ چاہے مجھے براؤن کے پیر ہی کیوں نہ پکڑنے پڑیں''...... سوپر فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''او کے شکریہ۔ ہاں اصل بات تو میں بھول ہی گیا تھا جس کے لئے میں نے تمہیں فون کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اب کوئی اور عذاب نہ توڑنا مجھ پر''...... سوپر فیاض نے چونک کر کہا۔

''ارے نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے تمہیں ریلیف مل جائے۔ ایک پاکیشیائی سیاست دان جس کا نام بشیر احسن تھا اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ پہلے تو یہی سمجھا جاتا رہا کہ قاتل مقامی ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ قاتل کی سرپرستی کوئی بین الاقوامی تنظیم کر رہی ہے۔ میں نے وزارت داخلہ کے سیکرٹری سے بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ اس کی فائل ڈیڈی کے پاس ہے یا سوپر فیاض کے پاس۔ اگر تمہارے پاس فائل ہے تو میں سیکرٹ سروس کے چیف سے درخواست کر دوں گا کہ وہ ڈیڈی سے اسے واپس لے لیں''۔ عمران نے کہا۔

''فائل تو میرے پاس ہے لیکن جیسی ہے ویسی ہی پڑی ہے۔ انسپکٹر خالد نے اس پر کام کیا تھا لیکن ابھی تک کوئی بڑی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ تم بے شک وہ فائل لے لو۔ مجھے کیا اعتراض ہے''...... سوپر فیاض نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر پری محل میں ملاقات ہو گی۔ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

یورپی ملک آمانیہ کے دارالحکومت گرین لینڈ کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی کے بڑے سے جہازی سائز پھاٹک کے اوپر سفید رنگ کا جھنڈا جس پر گرے رنگ کی موٹی موٹی دھاریں تھیں لہرا رہا تھا۔ کوٹھی کے اندر دس مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے جبکہ ایک کمرے میں جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا سامنے رکھی ہوئی فائل پر جھکا ہوا تھا۔ ساتھ ہی شراب کی بوتل اور گلاس بھی موجود تھا۔ گلاس آدھے سے زیادہ شراب سے بھرا ہوا تھا۔ وہ آدمی گلاس اٹھا کر شراب کا ایک سپ لے کر اسے واپس میز پر رکھ دیتا لیکن اس کی نظریں مسلسل فائل پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ جیفرڈ تھا۔ گرے ہاؤنڈز کا سربراہ اور آپریشنل انچارج۔ جو جھنڈا باہر پھاٹک پر لہرا رہا تھا یہ گرے ہاؤنڈز کا ہی نشان تھا لیکن پھاٹک کے ساتھ ستون پر موجود پلیٹ پر اس کوٹھی کا نام گرے لائن ہاؤس لکھا گیا

تھا۔ گرے لائن ایک بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی این جی او کا نام تھا اور یہ این جی او یورپی دنیا میں عموماً اور انتہائی پسماندہ علاقوں میں خصوصاً غربت اور جہالت کے خلاف کام کرتی تھی اور باقاعدہ اقوام متحدہ کے تحت رجسٹرڈ تھی۔ یہ کوٹھی گرے لائن کا یورپی ہیڈ آفس تھا اور یہاں باقاعدہ اس کے آفسز بھی کام کر رہے تھے اور جیفرڈ کا آفس گو تھا تو اسی کوٹھی میں لیکن وہ علیحدہ بنا ہوا تھا جیفرڈ کے آفس کے ساتھ ایک خاصا بڑا ہال تھا جس میں جیفرڈ سے متعلقہ افراد کام کرتے تھے اور بظاہر جیفرڈ بھی گرے لائن کے تحت ہی کام کرتا تھا۔ یہ سب اس لئے کیا گیا تھا کہ گرے ہاؤنڈز کے دشمنوں اور مخالفوں کو باقاعدہ ڈاج دیا جا سکے۔ گرے ہاؤنڈز کے تحت حساس اسلحہ اور ڈرگ کے لئے کام کیا جاتا تھا۔ اس کاروبار میں چونکہ بے پناہ منافع تھا اور گرے ہاؤنڈز کو دراصل یہودیوں کی مکمل سرپرستی حاصل تھی۔ اس لئے اس منافع میں سے نصف حصہ باقاعدگی سے حکومت اسرائیل کو بھجوایا جاتا تھا تاکہ وہ اسے پورے ملک کے یہودیوں کی خیر خواہی پر خرچ کر سکے اور یہ نصف حصہ بھی اربوں ڈالرز میں ہوتا تھا۔ اس لئے گرے ہاؤنڈز کی اسرائیل میں بھی بے حد عزت اور قدر و منزلت موجود تھی۔ جیفرڈ فائل پڑھنے اور شراب پینے میں مصروف تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جیفرڈ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیفرڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ہنری بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات''...... جیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ سے اجازت لینی تھی۔ پاکیشیا ڈیسک سے رپوٹیں مل رہی ہیں کہ بشیر احسن سیاست دان کی ہلاکت کو گرے ہاؤنڈز کی کارکردگی بتایا جا رہا ہے اور وہاں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک مسخرے سے آدمی لیکن حقیقت میں انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران کا شاگرد ٹائیگر اس سلسلے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے جبکہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پہلے بشیر احسن کی ہلاکت کی فائل سنٹرل انٹیلی جنس کے پاس تھی جسے اب چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس نے منگوا لی ہے''...... ہنری نے کہا۔

''میں عمران کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ بشیر احسن کا کیا سلسلہ تھا اور گرے ہاؤنڈز نے اس کا خاتمہ کیوں کیا۔ مجھے اس سلسلے میں رپورٹ تو ملی تھی لیکن میں نے اس کی پرواہ نہیں کی تھی''...... جیفرڈ نے کہا۔

''میں مختصر طور پر بتاتا ہوں چیف۔ بشیر احسن پاکیشیا کا ایک اہم اور بڑا سیاستدان تھا۔ اس کا تعلق حکومت سے نہیں بلکہ اپوزیشن سے تھا۔ وہ بے حد نڈر اور سچ بول دینے والا سیاستدان تھا اس لئے حکومت اس سے گھبراتی تھی۔ اس نے پاکیشیا کی قومی اسمبلی میں

پاکیشیا اور اس سے ملحقہ آزاد علاقوں میں انتہائی حساس اسلحہ اور ڈرگ کی کھلی سمگلنگ پر تقریر کی جس میں کافی سے زیادہ حقیقت تھی۔ اس تقریر نے پورے ملک میں بھونچال پیدا کر دیا۔ اس تقریر میں پہلی بار اس نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ یہ سمگلنگ ایک بین الاقوامی تنظیم گرے ہاؤنڈز کرا رہی ہے اور گرے ہاؤنڈز یہودی تنظیم ہے اور اس سمگلنگ کے ذریعے وہ پاکیشیا میں عوامی بغاوت پیدا کر کے انتہائی عدم استحکام پیدا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ پاکیشیا کا وجود یہودیوں کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے جس پر ساؤتھ زون آفس جس کا سربراہ رابرٹ تھا جو گزشتہ ماہ ہلاک ہو گیا ہے اور اب میں اس کی جگہ کام کر رہا ہوں، نے بشیر احسن کو فوری طور پر ہلاک کرانے کا فیصلہ کر لیا تاکہ یہ بشیر احسن گرے ہاؤنڈز کے خلاف کچھ نہ بولے اور اس کے لئے آمانیہ سے ایک پیشہ ور قاتل کو کال کیا گیا جس نے بشیر احسن پر اس وقت جب وہ ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہا تھا اور جلسہ گاہ میں سیکورٹی کے انتظامات بے حد سخت تھے۔ اس نے جلسہ گاہ سے کافی دور ایک بلڈنگ کی کھڑکی کی اوٹ سے دور مار رائفل کے ذریعے نشانہ بنایا۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس کھڑکی سے جلسہ گاہ کے سٹیج پر موجود بشیر احسن کا صرف معمولی سا حصہ نظر آ رہا تھا حتیٰ کہ اس کا پورا چہرہ بھی قاتل کے سامنے نہ تھا صرف ایک حصہ نظر آ رہا تھا۔ قاتل نے اتنی دور سے ایسا نشانہ لیا کہ گولی ٹھیک بشیر احسن کی اس کنپٹی میں لگی جو قاتل کو

نظر آ رہی تھی۔ اس طرح کا نشانہ لگانا بظاہر ناممکن ہے لیکن ایسا ہو گیا۔ بشیر احسن کا قاتل اسی روز واپس آمانیہ چلا گیا۔ دو تین روز تک اخبارات میں شور مچا پھر آہستہ آہستہ اس پر گرد پڑتی گئی اور پھر یہ معاملہ ایک لحاظ سے ختم ہو گا۔ اب پھر نجانے کیوں اس معاملے پر ٹائیگر اور عمران دونوں ایکٹو نظر آ رہے ہیں''...... ہنری نے مزید تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم معلوم کراؤ کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ گرے ہاؤنڈز کے خلاف یہ لوگ کیوں کام کر رہے ہیں جبکہ پولیس اور انٹیلی جنس حرکت میں نہیں ہیں''...... جیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیفرڈ نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا لیکن چند لمحوں بعد اس نے فائل بند کر کے ایک طرف رکھی اور رسیور اٹھا کر فون سیٹ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''لارڈ ہاپر سے بات کراؤ''...... جیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بجی تو جیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جیفرڈ نے کہا۔

''لارڈ ہاپر سے بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیفرڈ بول رہا ہوں"...... جیفرڈ نے کہا۔

"یس۔ لارڈ ہاپر بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات ہوگئی ہے کہ آپ نے خصوصی طور پر فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز میں کہا گیا۔

"آپ کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آنے والی ہے"...... جیفرڈ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ہمارے خلاف۔ کیوں۔ وجہ"...... لارڈ ہاپر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پاکیشیا سے ملحقہ آزاد علاقوں میں انتہائی حساس اسلحہ ڈمپ کر رہے تھے تاکہ اسے کافرستانی فوجی اور اسرائیلی فوجیں بوقت ضرورت استعمال کرسکیں اور پاکیشیا کو ہر لحاظ سے غیر مستحکم کر دیا جائے۔ اس وقت ہماری پشت پر دونوں حکومتیں موجود تھیں لیکن پھر اچانک پاکیشیا کے ایک سیاست دان بشیر احسن کو کہیں سے اس کی اطلاع مل گئی اور اس سیاست دان نے قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اسلحہ ڈمپنگ کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی جس پر پاکیشیا کی فوج نے وہاں کام کیا اور نہ صرف تمام اسلحہ جو اب تک ہم نے ڈمپ کیا تھا اپنے قبضہ میں کر لیا بلکہ وہاں سے ہمارا ایک آدمی اور کافرستانی اور اسرائیلی فوج کے ایجنٹس بھی پکڑے گئے اور ہلاک کر دیئے گئے۔ یہ اطلاع ملنے پر ہم نے کافرستان اور اسرائیل سے رابطہ کیا تو انہوں نے پہلے اس سیاست دان کا خاتمہ

کرنے کے لئے کہا اور پھر دوبارہ کام کرنے کا آغاز کرنے کا حکم دیا چنانچہ یہاں سے ایک قاتل کو پاکیشیا بھجوایا گیا۔ اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں نشانہ لگاتے ہوئے بشیر احسن کے سر میں گولی مار دی اور وہ سیاستدان ہلاک ہوگیا۔ اخبارات میں شور اٹھا لیکن پھر آہستہ آہستہ خاموشی طاری ہوتی چلی گئی اور ہم نے ایک بار پھر اسلحہ ڈمپ کرنا شروع کر دیا لیکن ابھی ابھی مجھے پاکیشیا ڈیسک سے اطلاع دی گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا بظاہر مسخرہ لیکن درحقیقت خطرناک ایجنٹ عمران اور پاکیشیا انڈر ورلڈ میں کام کرنے والا عمران کا شاگرد ٹائیگر دونوں اس بشیر احسن کے قتل کے پیچھے گرے ہاؤنڈز کا نام لے کر انکوائری کرتے پھر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں کیونکہ یہ آپ کے ڈیسک کا کام ہے کہ آپ سرکاری ایجنٹوں کا خاتمہ کریں"...... جیفرڈ نے کہا۔

"آپ کا شکریہ۔ یہ کام واقعی ہمارا ہے اور ہماری تنظیم بنی ہی اسی مقصد کے لئے ہے اور ہماری سرپرستی باقاعدہ حکومت اسرائیل اور بااثر یہودی کر رہے ہیں۔ ہم یہ معاملہ اپنے بورڈ آف گورنرز کے سامنے رکھیں گے۔ پھر جو فیصلہ ہوگا اس پر عمل ہوگا"...... لارڈ ہاپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گو ہمارا کوئی تعلق سیکرٹ ایجنسیوں سے نہیں ہے لیکن بحیثیت گرے ہاؤنڈز ہم ان کے سامنے ہوں گے۔ اس لئے آپ جلد از

جلد فیصلہ کر کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیں“...... جیفرڈ نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا۔ دو تین روز میں فیصلے ہو جائیں گے“...... لارڈ ہاپر نے کہا۔

”اوکے“...... جیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ایک بار پھر شراب سپ کرنا شروع کر دی تھی۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اسے اطلاع دی گئی کہ الفرڈ اس سے ملنے آفس آ رہا ہے تو وہ چونک پڑا کیونکہ الفرڈ یورپی ایجنسی میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے اور اب اس نے ایک پرائیویٹ ایجنسی بنائی ہوئی تھی جس کا دائرہ کار پورا یورپ تھا۔ وہ جیفرڈ کا بڑا گہرا دوست تھا اور چونکہ وہ بے حد مصروف رہتا تھا اس لئے اس کے پاس فون کرنے کا بھی وقت نہیں تھا جبکہ اب وہ بغیر اس کے بلائے خود چل کر آ رہا تھا اور اسی بات نے جیفرڈ کو چونکا دیا تھا۔ اچانک ایک خیال اسے آیا کہ کیوں نہ الفرڈ ایجنسی کو اپنی طرف سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہائر کر لیا جائے لیکن پھر وہ اس لئے خاموش ہو گیا کہ ایجنسی سے نمٹنا اس کے دائرہ کار میں نہ تھا۔ اس کے لئے علیحدہ سیکشن تھا جس کا انچارج لارڈ ہاپر تھا اور یہ خدشہ اس نے لارڈ ہاپر پر بھی آشکار کر دیا تھا کہ چونکہ فرنٹ پر وہ ہیں اس لئے انہیں ہی ٹارگٹ بنایا جائے گا لیکن اسے امید تھی کہ لارڈ ہاپر پاکیشیائی ایجنٹوں کو

آسانی سے ختم کرا دے گا لیکن اب چونکہ الفرڈ کی آمد نے اسے چونکا دیا تھا۔ الفرڈ اس وقت ذاتی طور پر آفس میں آتا تھا جب اسے کوئی انتہائی اہم اور خفیہ بات کرنی ہوئی تھی ورنہ عام طور پر وہ فون ہی استعمال کیا کرتا تھا۔ اس لئے اب جیفرڈ کو اس کی آمد کا انتظار تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ الفرڈ تھا۔ جسمانی لحاظ سے وہ خاصا تنومند اور ورزشی دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا تو جیفرڈ نے اٹھ کر اس کے سلام کا جواب دیا اور اسے خوش آمدید کہا۔

”کیا ہوا ہے کہ فون کرنے کی بجائے تمہیں خود یہاں آنا پڑا ہے“...... جیفرڈ نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے انٹرکام پر الفرڈ کے لئے شراب لانے کا حکم دے دیا۔

”ایک انتہائی خطرناک ایجنسی آپ کے خلاف کام کر رہی ہے۔ مجھے جیسے ہی اس کے بارے میں اطلاع ملی تو میں پریشان ہو گیا اور اس ایجنسی کے بارے میں فون پر کوئی بات کرنا باعث نقصان بھی ہو سکتا تھا۔ اس لئے مجھے خود آنا پڑا“...... الفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایسی کون سی ایجنسی ہے جس کی دہشت الفرڈ کو بھی محسوس ہو رہی ہے“...... جیفرڈ نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”آپ کو چونکہ اس بارے میں معلوم نہیں ہے اس لئے آپ ایسی طنز آمیز بات کر رہے ہیں۔ اس ایجنسی سے حکومت اسرائیل

بھی خوفزدہ رہتی ہے۔ اس ایجنسی نے کئی بار اسرائیل میں داخل ہو کر اور وہاں کام کر کے اسرائیل کو ہمیشہ شدید نقصان پہنچایا ہے اور پوری دنیا کے یہودی مل کر بھی آج تک اس ایجنسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکے“...... الفرڈ نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

”ناراض ہونے کی ضرورت نہیں الفرڈ۔ میں تو ویسے ہی تم سے مذاق کر رہا تھا۔ میرا خیال ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔ اگر ایسا ہے تو مجھے پہلے ہی اطلاعات مل رہی ہیں لیکن ہمارا ان سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ خود ہی اس بات کو سمجھ جائیں گے“...... جیفرڈ نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر الفرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”آپ کو کیا اطلاع ملی ہے“...... الفرڈ نے کہا تو جیفرڈ نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

”آپ کا مطلب ہے کہ چونکہ آپ نے براہ راست ان کے سیاستدان کو ہلاک نہیں کیا اور آپ کی تنظیم صرف اسلحہ اور ڈرگ کا بزنس کرتی ہے اس لئے سیکرٹ سروس آپ کے خلاف کام نہیں کر سکتی“...... الفرڈ نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی تم نے درست تجزیہ کیا ہے“...... جیفرڈ نے کہا۔

”کسی عام سیاستدان کی ہلاکت کا انتقام لینا سیکرٹ سروس کا کام نہیں ہے اور کسی عام سیاستدان کو ہلاک کرنا آپ کے لئے

ضروری بھی نہیں۔ اس لئے آپ نے آخر اس سیاست دان کو فوری ہلاک کرانا کیوں ضروری سمجھا“...... الفرڈ نے کہا۔

”اصل بات یہ ہے کہ اسرائیل اور کافرستان دونوں حکومتوں نے مل کر یہ خفیہ فیصلہ کیا ہے کہ پاکیشیا سے ملحقہ آزاد علاقوں کو پاکیشیا سے علیحدہ کیا جائے اور وہاں اپنی حکومت اس طرح قائم کی جائے کہ بظاہر وہاں کے لوگوں کی حکومت ہو لیکن درحقیقت یہ حکومت اسرائیل اور کافرستان کی ہو تاکہ پاکیشیا کے ساتھ ساتھ شوگران اور روسیاہی ریاستوں سب کو ایکریمیا کی چھتری تلے کافرستانی اور اسرائیلی فوجیں کنٹرول کر سکیں لیکن اس کے لئے وہاں جدید ترین اسلحہ کی بہت بھاری مقدار ڈمپ کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ جدید ترین اسلحہ ڈمپ کرنے کا کام ہماری تنظیم گرے ہاؤنڈز کے ذمے ٹھہرا اور ہم نے اس پر کام شروع کر دیا۔ پھر نجانے اس پاکیشیائی سیاستدان کو کیسے اطلاع ملی کہ اس نے پاکیشیا کی قومی اسمبلی میں تقریر کر کے اس سازش کا انکشاف کر دیا تو پاکیشیائی ملٹری انٹیلی جنس ہوشیار ہو گئی اور اس نے ہمارے خلاف کارروائی شروع کر دی اور ہمیں فوری طور پر اس سیاستدان کا خاتمہ کرانا پڑا تاکہ معاملات کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکے۔ آمانیہ سے ایک پیشہ ور قاتل کو وہاں بھیجا گیا جس نے اس سیاستدان کو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک دور دراز بلڈنگ سے صحیح نشانہ لگا کر ہلاک کر دیا اور واپس آ گیا۔ اس طرح ہمارے خلاف تمام کارروائی رک

گئی اور ہم نے دوبارہ کام شروع کر دیا۔ اب یہ اطلاعات ملنی شروع ہوئی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کر رہی ہے۔ جب وہ سیاستدان ہی نہیں رہا اور ہمارے خلاف کام کرنا اس کے دائرہ کار میں نہیں آتا تو وہ کیا کریں گے البتہ میں نے گرے ہاؤنڈز کے سیکورٹی سیکشن کے انچارج لارڈ ہاپر کو اطلاع دے دی ہے۔ وہ ان کا مقابلہ کر کے ان کا خاتمہ کریں گے''...... جیفرڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم کچھ عرصہ کے لئے انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ''...... الفرڈ نے کہا تو جیفرڈ چونک پڑا۔

''میں کیوں''...... جیفرڈ نے چونک کر کہا۔

''مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا خطرناک ایجنٹ عمران تمہارے خلاف کام کر رہا ہے''۔ الفرڈ نے کہا۔

''میرے خلاف کیوں اور تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے''...... جیفرڈ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''دارالحکومت میں ایک پارٹی معلومات فروخت کرتی ہے اس کا چیف میری طرح ایک ایجنسی سے ریٹائر ہوا ہے۔ اس کا نام کاسپر ہے۔ کاسپر اور عمران میں دوستانہ تعلقات اور گہری دوستی ہے۔ وہاں اس عمران نے فون کیا اور کاسپر سے اس نے پوچھا کہ گرے ہاؤنڈز کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف جیفرڈ ہے یا کوئی اور ہے۔

وہاں میرا ایک آدمی موجود تھا۔ اس نے مجھے فون کر کے بتا دیا۔ میں تمہارا نام سن کر پریشان ہو گیا۔ کاسپر نے اسے ہیڈکوارٹر کے بارے میں تو کچھ نہیں بتایا لیکن اس نے اسے یہ بتا دیا ہے کہ تم گرے ہاؤنڈز کے چیف ہو۔ میں اس لئے خود چل کر تمہارے پاس آیا ہوں کہ تمہیں بتا دوں کہ عمران بے حد خطرناک ایجنٹ ہے۔ اسے ایزی مت لینا''...... الفرڈ نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ کیا تم خود عمران کا مقابلہ کر لو گے''...... جیفرڈ نے کہا۔

''میں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہاری تنظیم کا سیکورٹی سیکشن تو ہے اور لارڈ ہاپر خاصا اچھا ایجنٹ ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''لارڈ ہاپر کو چھوڑو۔ اپنی بات کرو''...... جیفرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ میں اس کے مقابل نہیں آنا چاہتا۔ وہ میرا دوست ہے اور میں اس کی تمہارے خلاف کوئی مدد بھی نہیں کروں گا۔ تم بھی میرے دوست ہو''...... الفرڈ نے جواب دیا تو جیفرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری مہربانی''...... جیفرڈ نے کہا۔

''تم اسے ایزی لے رہے ہو جیفرڈ جبکہ اس عمران کے حرکت میں آنے کے بعد تمہیں معاملات کو سیریس لینا چاہئے۔ اگر یہ سازش اس تک پہنچ گئی تو اس نے صرف تمہیں ہی نہیں بلکہ اسرائیل اور کافرستان کے ان لوگوں کا خاتمہ بھی کر دینا ہے جو اس سازش

میں شریک ہیں''...... الفرڈ نے کہا تو جیفرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''سازش۔ کس قسم کی سازش''...... جیفرڈ نے کہا۔

''یہی پاکیشیا سے ملحقہ آزاد علاقوں کو پاکیشیا سے قطعاً علیحدہ کر کے ان پر اسرائیل اور کافرستان کا قبضہ کرانا اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ شوگران اور روسیاہ کی بھی نگرانی کرنا۔ یہ پاکیشیا کے خلاف بہت بڑی سازش ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں بھی اس سازش کی گہرائی کا علم نہ ہوگا کیونکہ تمہارا کام صرف وہاں جدید اسلحہ ڈمپ کرنا ہے اور بس''...... الفرڈ نے کہا۔

''تم درست کہہ رہے ہو۔ میں نے تو اس پر سوچا بھی نہیں۔ اب تو مجھے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی''...... جیفرڈ نے کہا۔

''ارے یہ غلطی نہ کرنا۔ جتنا تم اس سے بے خبر رہو گے اتنا ہی محفوظ رہو گے۔ جس طرح اس سیاستدان کا خاتمہ کیا گیا ہے اس طرح تمہیں بھی ختم کر دیا جائے گا تاکہ تم سے آگے بات نہ چلے''...... الفرڈ نے کہا۔

''اوکے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے انڈر گراؤنڈ ہو جانا چاہئے ورنہ وہ یہی سمجھ کر مجھ پر حملہ کر دیں گے کہ میں چونکہ گرے ہاؤنڈز کا چیف ہوں اس لئے مجھے سب معلوم ہوگا''...... جیفرڈ نے کہا۔

''کیا تمہیں اصل سازش کا واقعی علم نہیں ہے''...... الفرڈ نے کہا۔

''ہاں۔ میرا کام صرف وہاں اسلحہ ڈمپ کرنا ہے اور بس''۔

جیفرڈ نے کہا۔

''اوکے۔ مجھے تمہاری بات پر یقین آ گیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس بات پر اعتماد نہ کریں کیونکہ تم گرے ہاؤنڈز کے چیف ہو''...... الفرڈ نے کہا۔

''حالانکہ میرا تعلق صرف اسلحہ اور ڈرگ کی بین الاقوامی سمگلنگ تک محدود ہے۔ سیکورٹی اور اس سے متعلقہ پرابلم کے لئے سیکورٹی سیکشن علیحدہ ہے اور لارڈ ہاپر اس کا انچارج ہے''...... جیفرڈ نے کہا۔

''وہ بھی چونکہ تمہارے تحت کام کرتا ہے اس لئے یہ پرابلم پیش آ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ ایجنٹوں کے خلاف لارڈ ہاپر کو حرکت میں لے آؤ۔ جب لارڈ ہاپر ان سب کا خاتمہ کر دے تو تم اوپن ہو جانا''...... الفرڈ نے کہا۔

''میں نے تمہارے کہنے سے پہلے ہی لارڈ ہاپر کو الرٹ کر دیا ہے''...... جیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر مجھے اجازت۔ ایک بات بتادوں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں کوئی بات ہو تو فون پر مت کرنا ورنہ بات چیت ان تک لازماً پہنچ جائے گی۔ وہ ان معاملات میں عالمی شہرت رکھتے ہیں۔ میں بھی اس لئے فون پر بات کرنے کی بجائے خود چل کر تمہارے پاس آیا ہوں''...... الفرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گا''...... جیفرڈ نے کہا اور وہ بھی

اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر مصافحہ کرنے کے بعد الفرڈ مڑ کر آفس سے باہر چلا گیا تو جیفرڈ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بیک وقت تردد اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ الفرڈ اس کا گہرا دوست تھا لیکن آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ بغیر کسی خاص کام کے خود چل کر آئے اور اس طرح کی باتیں کر کے واپس چلا جائے۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا۔ فون کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے دراصل خیال آ گیا تھا کہ الفرڈ کے ہیڈکوارٹر میں اس کا ایک دوست جارج موجود ہے جو اس الفرڈ کا بیک وقت سیکرٹری بھی ہے اور سیکشن کا انچارج بھی ہے۔ الفرڈ کی کوئی بات یا عمل جارج سے خفیہ نہیں رہ سکتا۔

''یس۔ جارج بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

''جیفرڈ بول رہا ہوں جارج''...... جیفرڈ نے کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمایئے''...... جارج نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''تمہارا فون محفوظ ہے یا نہیں''...... جیفرڈ نے کہا۔

''محفوظ ہے۔ آپ کھل کر بات کریں''...... جارج نے جواب دیا تو جیفرڈ نے اسے الفرڈ کی آمد سے واپسی تک ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

''تو آپ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں مجھ سے''...... جارج نے کہا۔

''مجھے پہلی بار الفرڈ کا لہجہ اور انداز مصنوعی لگے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے مشورہ کروں۔ تم اس بارے میں زیادہ بہتر جانتے ہو گے''...... جیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جارج بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس رہے ہو۔ کیوں''...... جیفرڈ نے جارج کی ہنسی پر ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

''ناراض نہ ہوں۔ میں اس لئے ہنسا ہوں کہ مجھ تک جب یہ اطلاع پہنچی تو مجھے اس پر یقین نہیں آیا کیونکہ آپ اور الفرڈ بے حد گہرے دوست ہیں جبکہ پرنس بہرحال غیر ملکی ہے لیکن آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ سے زیادہ گہرے تعلقات پرنس اور باس الفرڈ کے ہیں''...... جارج نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کس پرنس کی بات کر رہے ہو اور کیا ہوا ہے۔ کھل کر بات کرو''...... جیفرڈ نے کہا۔

''باس الفرڈ کو اب سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پاکیشیا سے فون آیا۔ کوئی پرنس آف ڈھمپ بول رہا تھا۔ اتفاق سے فون میں نے رسیو کیا تھا۔ میں نے اسے الفرڈ کو تھرو کیا تھا مگر پرنس آف ڈھمپ جیسا عجیب نام سن کر میں نے لائن بند نہیں کی اور الفرڈ اور پرنس کے درمیان ہونے والی بات چیت سنتا رہا۔ اس سے مجھے معلوم ہوا

کہ پرنس آف ڈھمپ دراصل پاکیشائی ایجنٹ عمران کا کوڈ نام ہے اورعمران اور باس الفرڈ کے درمیان خاصے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں۔ کسی زمانے میں انہوں نے مل کر بھی کام کیا تھا۔ پھر شاید کسی اہم معاملے پر پرنس نے اپنی جان کو رسک میں ڈال کر باس الفرڈ کی جان بچائی تھی۔ بہرحال پرنس باس الفرڈ سے پوچھ رہا تھا کہ گرے ہاؤنڈز کس ٹائپ کی تنظیم ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اور اس کا چیف کون ہے لیکن باس نے اسے بتایا کہ اسے اس بارے میں کسی بات کا علم نہیں ہے۔ البتہ عمران کاسپر کوفون کر کے اس سے معلومات حاصل کرسکتا ہے لیکن آپ کے نام کا علم عمران کو پہلے سے ہی تھا''...... جارج نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کسی سازش کے سلسلے میں بھی کوئی بات ہوئی تھی''...... جیفرڈ نے پوچھا۔

''ہاں۔ عمران پاکیشیا کے خلاف اسرائیلی اور کافرستانی سازش کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن باس الفرڈ نے کہا کہ اسے علم نہیں ہے البتہ باس نے عمران سے وعدہ کرلیا تھا کہ اگر ایسی کوئی سازش ہوئی تو وہ جیفرڈ سے معلوم کر کے اسے بتا دے گا''...... جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ گڈ بائی''...... جیفرڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اب اسے اطمینان ہوگیا تھا کہ اسے ڈاج نہیں دیا گیا۔

ویسے بھی اسے ایسی کسی سازش کا علم نہ تھا لیکن اب اس کے سامنے دوصورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ انڈر گراؤنڈ ہو جاتا دوسری یہ کہ وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف خود اپنی تنظیم سمیت میدان میں اتر آتا لیکن اس کی تنظیم اس انداز میں تربیت یافتہ نہیں تھی اس لئے بہت سوچنے کے بعد اس نے ایک اور راستہ تلاش کرلیا۔ وہ یہ کہ گرے ہاؤنڈز کے اسرائیلی ہیڈکوارٹر کے انچارج کرنل ہومز سے بات کرے چنانچہ اس نے میز کی دراز کھولی۔ اس میں موجود سرخ رنگ اور خصوصی ساخت کا ایک کارڈ لیس فون باہر نکالا۔ یہ سیٹلائٹ فون تھا جسے کسی صورت چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس نے اسے آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ کرنل ہومز بول رہا ہوں''...... رابطہ ہونے پر ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ سخت تھا۔

''چیف آف گرے ہاؤنڈز جیفرڈ بول رہا ہوں گرین لینڈ سے''...... جیفرڈ نے کہا۔

''اوہ آپ۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات''...... اس بار کرنل ہومز نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشائی ایجنٹ گرے ہاؤنڈز کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے''...... جیفرڈ نے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیوں۔ ان کا کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے''۔ کرنل ہومز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیفرڈ نے اسلحہ ڈمپ

کرنے، پاکیشیائی سیاستدان بشیر احسن کی طرف سے قومی اسمبلی میں اس کا انکشاف اور پھر اس سیاستدان کا قتل، اس کے بعد خاموشی اور اب اچانک پاکیشیائی ایجنٹ عمران کے حرکت میں آنے تک کی تمام تفصیل دوہرا دی۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی اہم پرابلم ہے۔ مجھے اسرائیل کے صدر کے سامنے یہ پیش کرنا ہوگا''...... دوسری طرف سے کرنل ہومز نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس میں اس قدر پریشان ہونے کی کیا بات ہے کرنل ہومز۔ وہ یہاں آئیں گے تو لارڈ ہاپر اور اس کا سیکشن انہیں ختم کر دے گا''...... جیفرڈ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے کرنل ہومز کی اس قدر بوکھلاہٹ کی واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

''میں آپ کو ایک گھنٹے بعد اسی نمبر پر فون کروں گا۔ ابھی میں پریذیڈنٹ ہاؤس جا رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیفرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر دیا لیکن اسے واپس میز کی دراز میں رکھنے کی بجائے اسے میز پر ہی رکھ دیا۔

''عجیب باتیں ہو رہی ہیں۔ میری سمجھ میں تو نہیں آ رہیں۔ ایک پسماندہ ملک کے ایک ایجنٹ سے اس قدر خوفزدہ ہونا کچھ سمجھ میں نہیں آتا''...... جیفرڈ نے سائیڈ ریک سے شراب کی چھوٹی بوتل اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر بوتل کھول کر اس نے منہ سے لگا لی پھر

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد میز پر رکھے ہوئے کارڈلیس فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو جیفرڈ نے فون اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''جیفرڈ بول رہا ہوں''...... جیفرڈ نے کہا۔

''کرنل ہومز بول رہا ہوں۔ میری صدر صاحب سے اس معاملے پر بے حد تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔ اس وقت چونکہ آپ گرے ہاؤنڈز کے چیف ہیں اس لئے آپ کو انڈر گراؤنڈ کیا جا رہا ہے۔ آپ کی جگہ چارلس کو دی جا رہی ہے کیونکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا مقابلہ کر سکے گا۔ جب پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے گا تو آپ کو دوبارہ بحال کر دیا جائے گا۔ چارلس ابھی آپ کے پاس پہنچ رہا ہے اسے آپ چارج دے کر ایکریمیا شفٹ ہو جائیں۔ یہ آپ کے لئے احکامات ہیں''...... کرنل ہومز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جو حکم دو''...... جیفرڈ نے کہا اور دوسری طرف سے فون آف ہونے پر اس نے بھی فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ چارلس اس کا ہی ماتحت تھا اور چونکہ اس کا تعلق ایک دوسری ایجنسی سے رہا تھا اس لئے جیفرڈ سمجھ گیا تھا کہ اسے کیوں منتخب کیا گیا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے چارلس کے آمد کی اطلاع ملی تو اس نے اسے آفس بھجوانے کا کہہ دیا۔ پھر دروازہ کھلا اور ورزشی اور سڈول جسم کا مالک ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

''چیف بننا مبارک ہو چارلس''...... رسمی فقرات کی ادائیگی اور مصافحہ کے بعد جیفرڈ نے چارلس سے کہا۔

"آپ مبارک دے رہے ہیں جبکہ مجھے افسوس ہو رہا ہے کیونکہ مجھے آپ کی ہلاکت کا حکم دے دیا گیا ہے اور ہم تو حکم کے غلام ہیں"۔ چارلس نے جیب سے ہاتھ نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ جیفرڈ کے ذہن میں جیسے دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... جیفرڈ نے ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے چارلس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل سے شعلے نکلے اور جیفرڈ کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے گرم سلاخیں اس کے جسم میں اترتی چلی جا رہی ہوں لیکن پھر تمام احساسات ہمیشہ کے لئے تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو سامنے بلیک زیرو کی کرسی پر بیٹھے ہوئے سلیمان کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم اور یہاں۔ وہ طاہر کہاں ہے۔ تم یہاں کیوں اور کیسے آئے"...... عمران نے حقیقتاً بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ یہ تو اس کے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ اس کے علم میں لائے بغیر ایسا ہو سکتا ہے۔

"طاہر صاحب دو روز کی چھٹی پر ہیں۔ آج شاید ان کی واپسی ہے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ میں اس وقت چیف ہوں اس لئے جب تک میں اجازت نہ دوں آپ کرسی پر نہیں بیٹھ سکتے ورنہ ایسی سزا دوں گا کہ آپ کے جسم میں موجود دس لاکھ رونگٹوں میں سے پونے دس لاکھ رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے"...... سلیمان نے بڑے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم تو گاؤں گئے ہوئے تھے۔ پھر ادھر کہاں سے پہنچ گئے"۔ عمران نے اس کی بات سنی ان سنی کر کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس سیٹ کے لئے تو میں عالم بالا سے بھی واپس آ سکتا ہوں۔ گاؤں کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے لیکن ایک بات ہے۔ دو روز یہاں گزار کر مجھے ذاتی طور پر طاہر صاحب سے شدید ہمدردی ہوگئی ہے۔ بے چارے یہاں اکیلے رہ رہ کر نجانے کس طرح اپنے ہوش سلامت رکھے ہوئے ہیں اور تو اور یہاں کے فون کی گھنٹی تک نہیں بجتی"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم دونوں اکٹھے رہنا شروع کر دو۔ طاہر کو فلیٹ پر شفٹ کر دیتے ہیں اور میں ادھر شفٹ ہو جاتا ہوں البتہ کھانے کا مسئلہ رہے گا۔ چلو کسی نہ کسی ہمسائی کی منت کر کے پکوا لیا کروں گا"۔ عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہاں کی ہمسایوں کا تو مجھے پتہ نہیں۔ ہیں بھی سہی یا نہیں۔ البتہ فلیٹ والی بلڈنگ میں رہنے والی ہمسائیاں آپ کی نئے ماڈل کی سپورٹس کار کو دیکھ کر آہیں بھرتی رہتی ہیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ صرف کار کو دیکھ کر آہیں بھرتی ہیں یا مجھے دیکھ کر"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو دیکھ کر کس نے آہیں بھرنی ہیں۔ میں کار کے بارے میں کہہ رہا تھا ویسے مجھ جیسے مرد رعنا کو دیکھنے کے بعد آہیں بھرنے

کا تمام کھاتہ میرے نام ہی نکلتا ہے"...... سلیمان نے ترت جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔ کیا میں کم خوبصورت ہوں"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ایک لطیفہ سناتا ہوں جس کے بعد تم خود ہی فیصلہ کر لو گے کہ تم کیا ہو۔ ایک محفل میں ایک صاحب ایک دوسرے صاحب کی تصویر بنانے لگے تو جن کی تصویر بنائی جا رہی تھی انہوں نے ازراہ انکساری کہا کہ ان کی تصویر بنا کر کیا کریں گے تو ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک صاحب نے فوراً کہا۔ یہ بچوں کے ڈرانے کے کام آئے گی"...... عمران نے لطیفہ سناتے ہوئے کہا۔

"آج پتہ چلا ہے کہ حسد کسے کہتے ہیں۔ اب مردانہ وجاہت اور خوبصورتی تو اللہ کی دین ہوتی ہے"...... سلیمان بھلا کہاں خاموش رہنے والا تھا۔ اسی لمحے دیوار پر موجود ایک بلب جل اٹھا اور ساتھ ہی گھنٹی بجی اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔

"طاہر صاحب آ گئے ہیں۔ اب مجھے چھٹی۔ میں گاؤں جاؤں گا"...... سلیمان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد طاہر آپریشن روم میں داخل ہوا اور پھر سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر وہ چونک پڑا اور قریب آ کر اس نے سلام کیا۔ سلیمان اس دوران اپنا بیگ اٹھا کر واپس آ گیا تھا۔

"مجھے آؤٹ کر دیں۔ پھر آپ بیٹھے باتیں کرتے رہیں"۔

سلیمان نے کہا تو عمران کے اشارے پر بلیک زیرو اسے لے کر اس طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ خود اندر داخل ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آ گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ کو میں نے جانے سے پہلے فلیٹ پر فون کیا تو کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔ میں نے سلیمان کے گاؤں میں اس کے گھر کے نمبر پر فون کیا تو سلیمان وہاں موجود تھا۔ میں نے اسے کہا کہ میں دو روز کے لئے ملک سے باہر جا رہا ہوں تم عمران صاحب کو اطلاع دے دینا۔ اس نے وعدہ کیا تو میں نے چابی مخصوص جگہ پر رکھی اور چلا گیا۔ اب آیا ہوں تو سلیمان بھی یہاں موجود ہے اور آپ بھی۔ یہ کیا سلسلہ ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے یہاں آنے کے بعد سے بلیک زیرو کے آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

''تو سلیمان نے اپنے طور پر یہاں دو روز گزارے ہیں۔ آپ نے بھی فون نہیں کیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھے ضرورت ہی نہیں پڑی فون کرنے کی۔ ویسے سلیمان تمہارا کردار تم سے بھی زیادہ اچھی طرح نبھانا جانتا ہے لیکن تم اچانک کہاں چلے گئے تھے۔ کیا ایمرجنسی تھی کہ تم نے مجھ سے بات ہی نہیں کی۔ سیل فون پر تو بات کر سکتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''سیل فون کا دراصل مجھے خیال ہی نہ آیا تھا البتہ جس کام کے لئے میں جا رہا تھا وہ ایمرجنسی تھا اس لئے مجھے جانا پڑا''...... بلیک

زیرو نے کہا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ دی اور دوسری پیالی اپنے سامنے رکھ کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ دو روز پہلے جب میں یہاں اکیلے رہ رہ کر اکتا گیا تو میں نے یہاں کے سسٹم کو آٹومیٹک کیا اور خود میں ڈنر کرنے کے لئے ہوٹل چلا گیا۔ کھانا کھا کر اور ہاتھ دھو کر میں چائے پینے کے لئے ڈائننگ ہال سے واپس مین ہال میں آ گیا۔ وہاں خاصا رش تھا۔ آخری کونے میں مجھے خالی میز کرسی مل گئی۔ میں نے وہاں بیٹھ کر چائے کے لئے کہہ دیا۔ اچانک میرے کانوں میں عقب سے ایک آواز پڑی جس میں پاکیشیا کے خلاف کسی سازش کا ذکر ہو رہا تھا۔

میں نے گردن موڑے بغیر چیکنگ کی تو مجھے محسوس ہوا کہ بات چیت دو آدمیوں کے درمیان ہو رہی ہے۔ سازش کا صرف ذکر کیا گیا۔ اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ پھر ان میں سے ایک جس نے سازش کا ذکر کیا تھا اٹھتے ہوئے دوسرے سے اجازت مانگی تو میں بھی اس کے پیچھے گیا تو پتہ چلا کہ وہ اس ہوٹل کے ایک کمرے میں رہائش پذیر ہے اور ہوٹل کے کاغذات سے معلوم ہوا کہ اس کا نام گوپال ہے اور وہ کافرستانی باشندہ ہے۔ یہ گزشتہ کئی روز سے یہاں ہوٹل میں رہ رہا ہے۔ کاغذات کی رو سے اس کا تعلق کیمیکلز

برنس سے ہے۔ بہرحال دوسرے روز میں نے اسے اس کے کمرے میں گھیر لیا۔ اس نے بتایا کہ اس کا تعلق کافرستان کی سرکاری ایجنسی بلیک سرکل سے ہے۔ اس کے باس نے اسرائیل سے مل کر پاکیشیا کے خلاف ایک سازش تیار کی ہے اور اس سلسلے میں فائنل میٹنگ پاکیشیا کے ہمسایہ ملک آران میں ہو گئی چنانچہ اسرائیلی نمائندہ ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا لیکن کافرستان سے آنے والا نمائندہ کرشن بیمار ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میٹنگ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ تفصیلات یا تو کرشن کو معلوم ہوں گی یا پھر اسرائیلی ڈیوڈ کو اور کل کافرستانی نمائندہ کافرستان سے یہاں آئے گا اور یہاں سے ہم آران چلے جائیں گے۔ میں نے اس سے مزید معلومات حاصل کیں اور پھر اسے بھاری رقم اس لئے دے دی کہ وہ زبان نہ کھولے ورنہ اسے گولی مار دی جائے گی۔ میں اسے اس کے باس کے آنے سے پہلے ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح وہ سب مشکوک ہو جاتے اور سکرین سے غائب ہو جاتے اس لئے میں نے اسے معاوضہ بھی دیا اور ساتھ ہی دھمکی بھی۔ اس نے وعدہ کیا۔

چنانچہ میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تا کہ میں آران کا چکر لگا آؤں۔ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو میں نے سلیمان کو گاؤں فون کیا اور میں آران چلا گیا اور اب وہیں سے واپسی ہو رہی ہے''...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران

عمران اطمینان سے بیٹھا چائے سپ کرتا رہا۔

''یہ سازش پاکیشیا کے ملحقہ علاقوں سے متعلق ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

''آپ کو معلوم ہے اس بارے میں۔ لیکن آپ نے تو مجھ سے کبھی کوئی بات نہیں کی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہاں اس سلسلے میں کام ہو چکا ہے۔ پاکیشیا کے ایک سیاست دان نے جس کا نام بشیر احسن ہے قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ پاکیشیا سے ملحقہ آزاد علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے کافرستانی اور اسرائیلی فوجی کمانڈوز یہاں ڈمپ کرائے گئے بھاری مقدار میں جدید ترین اسلحہ کے ذریعے پاکیشیا سے ان علاقوں کو علیحدہ کرانے کی سازش میں ملوث ہیں۔ اس تقریر کے بعد پاکیشیائی فوج حرکت میں آئی اور انہوں نے ڈمپ شدہ اسلحہ پکڑ لیا لیکن اس سیاست دان کو گولی مروا دی گئی۔ ٹائیگر نے اس پر کام کیا تو اسے معلومات ملیں اور ان معلومات کے مطابق ایک پیشہ ور قاتل آمانیہ سے لایا گیا۔

وہ انتہائی ماہر نشانے باز تھا۔ اس نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے سیاست دان کو دور ایک بلڈنگ کی تیسری منزل کی کھڑکی سے دور مار رائفل کے ذریعے ایک فائر کیا اور وہ گولی سیاست دان کی کنپٹی میں گھس کر دماغ کو کراس کر کے دوسری سائیڈ

سے نکل گئی اور سیاستدان موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ اس سلسلے میں اخبارات میں گرے ہاؤنڈز نامی تنظیم کا ذکر بھی آیا لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ ایسے قتل چونکہ ہر ملک میں عام طور پر ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے بھی زیادہ خیال نہیں کیا لیکن پھر یہ بات سامنے آئی کہ گرے ہاؤنڈز کے پیچھے یہودی لابی ہے تو میں چونک پڑا۔

میں نے سرسلطان کے ذریعے وزارت داخلہ سے سیاست دان بشیر احسن کی فائل منگوائی لیکن اس میں بس ایف آئی آر کی نقل اور چند تفتیشی باتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اس سے زیادہ تو ٹائیگر نے ایک دن میں معلوم کر لیا تھا۔ فائل میں صرف یہی درج تھا کہ پیشہ ور قاتل آمانیہ سے آیا تھا۔ اس نے ایک بلڈنگ کی کھڑکی سے جلسہ کرتے ہوئے بشیر احسن کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ فائر کہاں سے ہوا۔ اس لئے قاتل وہاں سے نکل جانے میں نہ صرف کامیاب ہو گیا بلکہ رات تک وہ ملک چھوڑ کر واپس آمانیہ پہنچ جانے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ ابھی تک یہ مسئلہ صرف اسلحہ کی سمگلنگ تک محدود تھا۔ قومی اسمبلی میں جو تقریر بشیر احسن نے کی۔ اس کا ریکارڈ بھی میں نے منگوا لیا۔ اس میں بھی جدید اسلحہ کے ڈمپ کئے جانے کی باتیں تھیں۔ کسی سازش کا کوئی ذکر نہ تھا لیکن یہودی لابی کے اس قتل سے منسلک ہونے پر مجھے بے چینی تھی۔ میں نے آمانیہ میں ایک پارٹی کو کال کیا۔ اس نے یہ تو بتا دیا کہ آمانیہ کے دارالحکومت گرین لینڈ میں گرے ہاؤنڈز تنظیم کا ہیڈکوارٹر ہے اور انچارج کا نام جیفرڈ ہے لیکن یہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے۔ یہ اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ یہودی لابی کے بارے میں بھی وہ کوئی بات نہیں بتا سکا۔ پھر میں نے اپنے ایک پرانے دوست الفرڈ سے بات کی تو اس نے بتایا کہ اسے صرف اتنا علم ہے کہ ایکریمیا کی سرپرستی میں اسرائیلی اور کافرستانی حکومتیں مل کر پاکیشیا کو غیر مستحکم کرنے کی کوئی سازش کر رہی ہیں لیکن اس کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ یہ سن کر میں واپس آ گیا تاکہ یہاں سے اس سازش کو چیک کیا جا سکے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے آران جا کر اس اسرائیلی نمائندے ڈیوڈ کو ڈھونڈ نکالا۔ وہ اپنے اصل نام سے ہی سیاحوں کے ایک مشہور ہوٹل میں رہ رہا تھا۔ میں انتظار میں تھا کہ کافرستانی نمائندہ بھی وہاں پہنچ جائے۔

پھر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ریکارڈ کر لی جائے چنانچہ میں نے بھاری معاوضہ دے کر ساتھ والا کمرہ انگیج کرایا اور پھر وہاں ایسے طاقتور آلات نصب کرا دیئے جن کی مدد سے ساتھ والے

کمرے میں ہونے والی تمام بات چیت نہ صرف سنی جا سکے گی بلکہ اسے ٹیپ بھی کیا جا سکے گا لیکن شاید وہ دونوں ازخود بے حد محتاط تھے یا انہیں کوئی اطلاع مل گئی تھی کہ وہ دونوں اس کمرے میں اکٹھے ہی نہیں ہوئے تھے اور کسی اور جگہ بات چیت کر کے واپس اپنے ملکوں میں چلے گئے تو میں واپس آ گیا تاکہ آپ سے اجازت لے کر اس کیس پر مزید کام کیا جائے۔ البتہ اس کافرستانی نمائندہ کے بیگ سے ایک چھوٹی ڈائری سی ملی ہے جس میں درج ہے کہ پاکیشیا کے ملحقہ علاقوں میں تحریک آزادی کو مزید ہوا دی جانی ضروری ہے۔ اس پر مزید کارروائی ہونی چاہئے لیکن چونکہ وہاں ایسی کوئی تحریک آزادی نہیں چل رہی تھی اس لئے میں یہی سوچتا رہا کہ یہ کوئی کوڈ ہو سکتا ہے اس لئے آپ کی بات سن کر میں چونکا تھا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ ڈائری کہاں ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لی اور اسے کھول کر سرسری طور پر اس کے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر وہ ایک صفحے پر رک گیا اور اس صفحے کو بغور دیکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر کے میز پر رکھ دی۔

''کوئی خاص بات''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ اس ڈائری میں ایک عام سے کوڈ میں لکھا ہے کہ

پاکیشیا کے ملحقہ علاقوں میں آپریشن ون مکمل کیا جا رہا ہے''۔ عمران نے فون سیٹ اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''آپریشن ون کیا ہوتا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نام ہے آپریشن کا۔ اب پتہ نہیں آپریشنز کی گنتی موجود ہے یا نہیں یا صرف ون تک ہی معاملہ محدود کر دیا گیا ہے''...... عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے شرمندہ سے انداز میں سر ہلا دیا کیونکہ اس کا سوال واقعی بچگانہ تھا۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

''کرش لینڈ ٹریڈرز کا نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کے توقف کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کرش لینڈ ٹریڈرز''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ماسٹر کرش لینڈ سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ ماسٹر کرش لینڈ بول رہا ہوں"...... ایک بہت بھاری اور سخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"کتنی لینڈ اب تک کرش کر لی ہے"......عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کون بول رہا ہے"...... اس بار ماسٹر کی آواز میں سختی زیادہ ابھر آئی تھی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے اس بار اپنی ڈگریوں سمیت تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ اوہ۔ تم وہ عمران تو نہیں ہو جو بے حد شرارتی بوائے ہے انتہائی ناٹی بوائے ہے"...... اس بار دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہوا کہ ابھی تک تمہاری یادداشت میں میرا نام موجود ہے کیونکہ آنٹی تحفظ لینڈ میری آنٹی ہے"......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک زور دار قہقہہ سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد تمہاری آواز اور تمہاری یہ خوبصورت باتیں سنی ہیں۔ تمہاری آنٹی واقعی تم سے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبت کرتی تھی"...... ماسٹر کرش لینڈ نے کہا۔

"تھی کا کیا مطلب ہوا"......عمران نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"وہ دو سال پہلے ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی۔ اس کے آخری فقرے تھے کہ اگر میرا بیٹا عمران یہاں ہوتا تو مجھے مرنے نہ دیتا۔ اسے تم پر اس قدر اعتماد تھا کہ شاید دنیا میں اور کسی پر بھی نہ

ہو گا لیکن نہ تمہارا نمبر میرے پاس تھا اور نہ ہی مجھے تمہیں تلاش کرنے کی فرصت تھی"...... ماسٹر کرش لینڈ نے کہا۔

"بہت افسوس ہوا۔ آنٹی عظیم خاتون تھی۔ انتہائی محبت کرنے والی، پیار کرنے والی۔ کاش مجھے بھی اطلاع مل جاتی تو میں یقیناً ان کی زندگی میں ان تک پہنچ جاتا"......عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"انسان ان معاملات میں واقعی مجبور ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کیسے فون کیا ہے"...... ماسٹر کرش لینڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا نام گرے ہاؤنڈز ہے۔ عام حالات میں تو یہ تنظیم اسلحہ اور ڈرگ کی سمگلنگ کا کام کرتی ہے لیکن پاکیشیا میں اس کی سرپرستی میں ایک ایسا کھیل کھیلا جا رہا ہے جو پاکیشیا کو غیر مستحکم کر دے گا"...... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ پھر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... ماسٹر کرش لینڈ نے کہا۔

"ہمیں اس کھیل کا علم نہیں ہو رہا۔ صرف اتنا علم ہو سکا ہے کہ یہ تنظیم پاکیشیا سے ملحقہ آزاد علاقے میں جدید اسلحہ بھاری مقدار میں ڈمپ کر رہی ہے۔ جس کا انکشاف ہمارے اس علاقے سے تعلق رکھنے والے قومی اسمبلی کے ممبر نے اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران کیا۔ اس کھیل میں اسرائیلی اور کافرستانی نمائندے شریک ہیں۔ ان کے درمیان ایک میٹنگ آران میں ہوئی ہے لیکن اس

میٹنگ کی تفصیلات نہیں مل سکیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق ایسی تنظیموں سے بہت قریبی رہتا ہے کیونکہ تم بھی اسلحہ اور ڈرگ دونوں کا وسیع پیمانے پر کاروبار کرتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے گرے ہاؤنڈز کے بارے میں مکمل علم ہے لیکن یہ بات میرے نوٹس میں نہیں ہے کہ گرے ہاؤنڈز اسلحہ اور ڈرگ سے ہٹ کر ملکی سطح پر ایسے سازشانہ کردار بھی ادا کرتی ہے۔ یہ بات میں پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں''...... ماسٹر کرش لینڈ نے کہا۔

''تم معلومات تو کر سکتے ہو۔ میں بعد میں فون کر لوں گا''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم دو گھنٹے بعد مجھے فون کرنا۔ امید ہے میں معلومات حاصل کر لوں گا''...... ماسٹر کرش لینڈ نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ ایسی کیا سازش ہو سکتی ہے۔ وہ ہماری سرزمین پر کھلا حملہ تو نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری فوج ہر طرح سے سرحدوں پر الرٹ رہتی ہے۔ پھر یہ قدیم دور نہیں ہے کہ طاقت کے زور پر دوسروں کے علاقوں پر قبضہ کر لیا جائے۔ موجودہ دور میں تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کے باوجود کوئی سازش درپردہ ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب مجھے ایک بار پھر چائے پلواؤ اور میری طرف سے اسے لاسٹ وارننگ سمجھنا اور آئندہ اس طرح میرے نوٹس میں لائے بغیر دانش منزل چھوڑ کر مت جانا''...... عمران نے کہا۔

''سوری عمران صاحب۔ آئندہ ایسی شکایت نہ ہو گی۔ مجھے یقین تھا کہ سلیمان آپ کو فون کر کے اطلاع دے دے گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ بہرحال آئندہ محتاط رہنا''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو اثبات میں سر ہلاتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان میں بلیک راڈ کے نام سے ایک غیر سرکاری تنظیم بنائی گئی تھی جس کا چیف کافرستان کا ایک کرنل تھا جو طویل عرصے تک ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرنے کے بعد اب ریٹائر ہو گیا تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسے بلیک راڈ کا چیف بنا دیا تھا اور اس تنظیم میں ملٹری انٹیلی جنس اور کافرستان سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ دوسری سرکاری تنظیموں میں سے افراد لئے گئے تھے۔ ان سب کی تعداد بیس تھی۔ ان میں چار عورتیں تھیں جبکہ سولہ مرد تھے۔ اس کا ہیڈکوارٹر دارالحکومت کے نواحی علاقے کٹار میں بنایا گیا تھا۔ گو یہ تنظیم دراصل سرکاری ہی تھی لیکن اسے غیر سرکاری اس لئے ظاہر کیا گیا تھا تاکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کے بارے میں مشکوک نہ ہوں۔ بلیک راڈ کے ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے شاندار آفس میں کرنل وشان بیٹھا ایک فائل پڑھ رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل وشان نے کہا۔

"سر۔ ایکریمیا سے آنے والی پرواز ائیرپورٹ پر لینڈ کرنے والی ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"تم اسے ساتھ لے کر آفس آ جاؤ۔ میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے خود نہیں آ سکتا"...... کرنل وشان نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل وشان بے اختیار مسکرا دیا اور اس نے رسیور رکھ دیا۔ یہ اطلاع دینے والی اس کی اسسٹنٹ پورنیا تھی لیکن وہ اسے پورنیا کی بجائے نوما کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ کرنل وشان نے ساری عمر شادی نہ کی تھی جبکہ نوما کا خاوند طویل عرصہ پہلے ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ چونکہ پورنیا کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے دوبارہ شادی نہ کی تھی اور اب کرنل وشان اور نوما دونوں دوستوں کے انداز میں اکٹھے رہتے تھے لیکن آفس ٹائم میں کرنل وشان اسے بطور اسسٹنٹ ہی ڈیل کرتا تھا جبکہ نوما بھی اسے باس کے انداز میں ٹریٹ کرتی تھی۔ گو کرنل وشان نے نوما کو یہ کہہ کر ائیرپورٹ بھجوایا تھا کہ اسرائیل سے کرنل جیمز آ رہے ہیں اور کرنل وشان کو اس وقت اطلاع دی جائے جب پرواز لینڈ کرنے والی ہو اور نوما نے یہی اطلاع دینے کے لئے فون کیا تھا لیکن کرنل وشان نے ضروری کام کا بہانہ کر دیا۔ وہ دراصل اپنی بے عزتی سمجھ رہا تھا کہ وہ بلیک

راڈ کا چیف ہو کر آنے والے کا استقبال کرے جو اسرائیل کی ایک سرکاری ایجنسی میں کام کرتا تھا اس کا چیف نہ تھا۔ پھر تقریباً پون گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک جس نے گرے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا تو کرنل وشان اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پیچھے نوما تھی جس نے جینز کی پینٹ اور جینز کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے ڈارک براؤن کلر کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ آنے والا اسرائیلی ایجنٹ کرنل جیمز تھا۔ کرنل وشان نے کرنل جیمز کا بڑے دوستانہ انداز میں استقبال کیا اور پھر اس کی پسند پر اسے اس کی مطلوبہ شراب بھی مہیا کر دی گئی۔

”آپ کے بارے میں مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اب بھی فیلڈ میں کام کرتے ہیں۔ کیا واقعی“...... کرنل جیمز نے شراب سپ کرتے ہوئے کہا۔

”تو آپ کا خیال ہے کہ میں اب بوڑھا ہو چکا ہوں“...... کرنل وشان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں بڑھاپے یا جوانی کی نسبت سے بات نہیں کر رہا۔ آپ تو مجھ سے بھی زیادہ جوان ہیں۔ میں نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ آپ ایک بڑی تنظیم کے سربراہ ہیں اور باس اکثر فیلڈ کا کام نہیں کیا کرتے“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”مجھے دفتر میں بیٹھنے سے زیادہ فیلڈ میں کام کرنے کا زیادہ

لطف آتا ہے۔ بہرحال آپ اگر ایزی ہو گئے ہوں تو ہم میٹنگ روم میں بیٹھ کر اصل معاملے پر بات کر لیں“...... کرنل وشان نے کہا۔

”ہاں ٹھیک ہے۔ کہاں جانا ہے“...... کرنل جیمز نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل وشان اور نوما بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر آفس کے عقب میں موجود ایک کمرے میں جا کر بیٹھ گئے۔ نوما نے اس کمرے کا دروازہ بند کر کے دیوار پر لگے بٹن پریس کئے تو دروازے کے سامنے بلیک رنگ کی شیٹیں نمودار ہو گئیں۔

”اب یہاں کھل کر بات ہو سکتی ہے“...... کرنل وشان نے کہا۔

”موجودہ صورت حال کیا ہے اور آپریشن سینڈم کب مکمل ہو گا“۔ کرنل جیمز نے کہا۔

”کرنل جیمز۔ ایک بار دو خصوصی جگہوں پر اسلحہ ڈمپ کیا گیا لیکن اس علاقے کے قومی اسمبلی کے ایک ممبر کو اس کی اطلاع مل گئی۔ اس نے قومی اسمبلی میں اس کا انکشاف کر دیا جس پر فوج حرکت میں آ گئی اور یہ دونوں ذخیرے برآمد کر لئے گئے۔ ہم نے اس سیاستدان کو ہلاک کرا دیا۔ اس کے بعد آران میں ہمارے نمائندے اور آپ کے نمائندے کے درمیان میٹنگ ہوئی اور یہ طے پایا کہ آپ یہاں خود آ کر حالات کا جائزہ لیں اور پھر آپ اور میں مل کر یہ فیصلہ کریں کہ آپریشن سینڈم کا آغاز کب کیا جا سکتا ہے اور اس کا انجام کیا ہو گا“...... کرنل وشان نے کہا۔

"آپ کے پاس اس سارے علاقے کا نقشہ موجود ہے جہاں آپریشن ہونا ہے"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"ہاں ہے۔ نوما الماری سے نقشہ نکالو"...... کرنل وشان نے ایک طرف خاموش بیٹھی نوما سے کہا۔

"یس چیف"...... نوما نے اٹھتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ایک طرف موجود الماری کھول کر اس نے ایک رول شدہ نقشہ نکالا اور الماری بند کر کے وہ واپس مڑی اور اس نے نقشہ کھول کر دونوں کرنلوں کے درمیان میز پر رکھ دیا اور اسے دوبارہ مڑنے سے بچانے کے لئے اس نے اس کی دونوں سائیڈوں پر پیپر ویٹ رکھ دیئے اور خود پیچھے ہٹ کر اس کرسی پر بیٹھ گئی جس پر وہ پہلے بیٹھی ہوئی تھی جبکہ کرنل جیمز اور کرنل وشان دونوں نقشے پر جھک گئے۔

"یہ ہے آزاد علاقہ۔ انتہائی خوبصورت اور سرسبز علاقہ ہے۔ ادھر کافرستان ہے ادھر بہادرستان اور ادھر شوگران"...... کرنل وشان نے انگلی نقشے پر رکھ کر کرنل جیمز کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارا ٹارگٹ کہاں ہے"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"یہ پہاڑی چاکاس کہلاتی ہے۔ اس پہاڑی کے اندر خفیہ میزائل فیکٹری ہے۔ اس کا راستہ شوگران کی سرحد پر ہے ادھر نہیں ہے۔ اس راستے کی چیکنگ پاکیشیائی فوج کے ساتھ ساتھ کچھ فاصلے پر بنی ہوئی شوگران کی چیک پوسٹ سے بھی کی جاتی ہے"...... کرنل وشان نے کہا۔

"ایس ایس میزائل تیار ہوا ہے یا نہیں"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ اطلاع کے مطابق اسے تیار ہونے میں اب صرف چند ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے"...... کرنل وشان نے کہا۔

"آپ کا کوئی آدمی اس فیکٹری کے اندر موجود ہیں یا نہیں"۔ کرنل جیمز نے کہا۔

"پہلے تھا لیکن پھر اپنی لاپرواہی سے چیک ہو گیا اور مارا گیا"۔ کرنل وشان نے کہا۔

"تو یہ معلومات جو آپ دے رہے ہیں کتنے عرصہ پہلے کی ہیں"...... کرنل جیمز نے چونک کر پوچھا۔

"ایک ماہ پہلے کی ہیں۔ جب وہ پکڑا گیا۔ اس سے دو روز پہلے اس نے یہ معلومات مہیا کی تھیں"...... کرنل وشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس نے انہیں آپ کے بارے میں بتایا ہو گا"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے جدید ترین مشینری سے اس کی یادداشت سے اصل بات واش کر دی تھی۔ وہ صرف کافرستانی تھا اور بس"۔ کرنل وشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ کہاں ڈمپ کیا گیا تھا"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"چاکاس پہاڑی کی دونوں جانب گہری کھائیاں ہیں۔ وہاں

انتہائی طاقتور بم بلاسٹ پلیٹوں کو ڈمپ کیا گیا تھا۔ پہاڑی کی اوٹ کی وجہ سے یہ دونوں جگہیں چیک نہیں ہو سکتیں آخر میں ریموٹ کنٹرول بم وہاں پہنچا دیا جاتا اور آپریشن سینڈم کے بعد ان دونوں ڈمپ شدہ ذخیروں کو ریموٹ کنٹرول سے بلاسٹ کر دیا جاتا اور فیکٹری تو ایک طرف پوری پہاڑی تنکوں کی طرح اڑ کر فضا میں بکھر جاتی اور سمجھا یہی جاتا کہ چونکہ ہم فیکٹری میں داخل نہیں ہو سکے۔ اس لئے ہم نے انتقاماً یہ کارروائی کی ہے جبکہ میرے آدمی پہلے ہی فارمولا وہاں سے نکال چکے ہوں گے اور پھر اس فارمولے کی ایک کاپی کافرستان کے پاس رہے گی اور ایک کاپی اسرائیل کے پاس اور دونوں ممالک ایس ایس میزائل تیار کریں گے تاکہ اگر پاکیشیا کسی ایک فیکٹری کو تباہ کر دے تو دوسری کام کرتی رہے“...... کرنل وشان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میرا راؤنڈ کب ہو گا اور کیسے تاکہ میں اپنی تفصیلی رپورٹ اسرائیل کے صدر کو دے سکوں“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”آپ میں اور نوما تینوں پہلے یہاں سے پاکیشیا کے دارالحکومت جائیں گے۔ وہاں سے ہم سیاحت کرنے کے لئے آزاد علاقے میں جائیں گے اور پھر فاصلے سے آپ کو چاکاس پہاڑی بھی دکھا دی جائے گی کیونکہ وہاں سیاحوں کو قریب نہیں جانے دیا جاتا“...... کرنل وشان نے کہا۔

”لیکن اب اسلحے کا کیا ہو گا۔ فیکٹری کیسے تباہ کی جائے گی“۔ کرنل جیمز نے کہا۔

”میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اب وہاں اسلحہ ڈمپ نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں انتہائی سخت چیکنگ شروع کر دی گئی ہے“...... کرنل وشان نے کہا۔

”وہ تو ہونا تھی لیکن اب فارمولا حاصل کرنے کا کیا پلان ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ان کو اس بارے میں معلوم ہی نہ ہو“۔ کرنل جیمز نے کہا۔

”اس فیکٹری میں ایک سائنسدان ڈاکٹر اکرم ہے۔ اس سے بات چیت فائنل ہو چکی ہے۔ انتہائی بھاری معاوضے کے گارنٹیڈ چیک انہیں وقت پر دیئے جائیں گے۔ اس ڈاکٹر اکرم نے اس فارمولے کی کاپی بھی کر لی ہے جس کی فلم کو اس نے ایسے میٹریل میں بند کیا ہے جسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ وہ فلم ہم تک پہنچا دی جائے گی“...... کرنل وشان نے کہا۔

”کیسے۔ کیا آپ وہ فلم لینے پاکیشیا جائیں گے یا وہ فلم دینے کافرستان آئے گا“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”سائنسدانوں پر بغیر اجازت ملک سے باہر جانے پر پابندی ہے۔ ہمارا ایک آدمی وہاں آزاد علاقے میں ایک دکاندار کے روپ میں موجود ہے۔ وہ فلم اس دکاندار تک پہنچا دی جائے گی اور اکاؤنٹ کی رسید اسے مل جائے گی۔ اس کے بعد وہ ہمارا آدمی وہ

فارمولا ہمارے پاس پہنچا دے گا''...... کرنل وشان نے کہا۔

''ایسا کب تک ہوگا''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ڈاکٹر اکرم ہمارے دکاندار کے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ ایک ہفتہ پہلے وہ آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ دس روز بعد وہ فلم دکاندار تک پہنچا دے گا۔ ابھی ان دس دنوں کو پورا ہونے میں دو دن باقی ہیں''...... کرنل وشان نے جواب دیا۔

''اور فارمولا مل جانے کے بعد اس فیکٹری کو کیسے تباہ کیا جائے گا''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''یہ کام بھی ڈاکٹر اکرم نے اپنے ذمے لے لیا ہے۔ اسے ایکریمیا ایک بڑی لیبارٹری میں جاب اور ساتھ ہی بھاری معاوضہ دینے کا حلف دیا گیا ہے۔ وہ فارمولا دینے آئے گا تو ہمارے آدمی سے ریموٹ کنٹرول ڈائنامنٹ سلیب لے جائے گا۔ اس سلیب کو خصوصی طور پر ایکریمیا سے منگوایا گیا ہے۔ بالکل سونے کے بسکٹ کے سائز میں ہے لیکن اس میں طاقت اتنی ہے کہ پوری لیبارٹری کو اڑا سکتا ہے۔ اس سلیب پر وہی میٹریل چڑھایا جائے گا جس کے ذریعے فارمولا باہر لایا جائے گا اور پھر ڈاکٹر اکرم ہی اسے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے فائر کر دے گا جس کے نتیجے میں پوری پہاڑی فیکٹری سمیت تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گی اور وہاں آگ بھڑک اٹھے گی جس سے فیکٹری کی مشینری سمیت ہر چیز جل کر راکھ ہو جائے گی۔ اس طرح یہی سمجھا جائے گا کہ فارمولا بھی جل

کر راکھ ہو چکا ہے۔ اس لئے پاکیشیائی ایجنٹ خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے''...... کرنل وشان نے کہا۔

''آپ کی کارکردگی واقعی حیران کن ہے کرنل وشان۔ آپ نے تو دشمن کے ذریعے ہی دشمن کو تباہ کرنے کا ایسا خوبصورت کام کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے لیکن یہ ڈاکٹر اکرم کیسے آپ کے ہاتھ چڑھ گیا اور وہ کیسے اپنے ملک کی لیبارٹری کو تباہ کرنے پر رضامند ہو گیا۔ یہ واقعی ناقابل یقین بات ہے''...... کرنل جیمز نے کہا تو کرنل وشان، نوما کی طرف دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہ کارنامہ نوما کا ہے۔ اس نے ڈاکٹر اکرم کو اس انداز میں پالش کیا کہ وہ یہ دونوں کام کرنے پر رضامند ہو گیا''...... کرنل وشان نے کہا۔

''اچھا۔ کمال ہے مس نوما۔ آپ نے واقعی ناقابل یقین کارنامہ سرانجام دیا ہے''...... کرنل جیمز نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو نوما کے چہرے پر جیسے چاندنی سی بکھر گئی۔

''وہ انتہائی لالچی اور عیاش طبع آدمی ہے۔ نجانے وہ سائنسدان کیسے بن گیا۔ حالانکہ سائنسدان بے حد سوبر اور سنجیدہ لوگ ہوتے ہیں لیکن یہ شخص ان کے بالکل متضاد آدمی ہے۔ میں نے ایکریمیا میں اس کے ساتھ دو ہفتے گزارے ہیں۔ ہماری پہلی ملاقات آران میں ہوئی تھی جہاں وہ چھٹیاں گزارنے گیا ہوا تھا۔ وہاں میں نے

اس سے ملاقات کی اور اسے اس انداز میں ڈیل کیا کہ وہ مجھ پر مر مٹا۔ ہم نے وہاں تین روز اکٹھے گزارے پھر اس سے معاملات طے کرنے کے لئے ایکریمیا جانے کی بات ازخود کی اور وہ دو ہفتوں کی چھٹیاں لے کر ایکریمیا پہنچ گیا۔ وہاں سے اطلاع ملتے ہی میں وہاں گئی اور ہم نے دو ہفتے اکٹھے گزارے اور میں نے اس سے یہ معاملات طے کر لئے''...... نوما نے بڑے فخریہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ کو اس پر یقین ہے۔ کہیں وہ آخری وقت میں بھانڈا نہ پھوڑ دے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''مجھے مردوں کی نفسیات کا بخوبی علم ہے۔ اس لئے میں دعویٰ سے کہہ سکتی ہوں کہ ڈاکٹر اکرم سو فیصد وہی کرے گا جو اس نے میرے ساتھ طے کیا ہے''...... نوما نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر ہمارا کیا کام رہ گیا ہے۔ اس کو انجام تک پہنچائیں تاکہ میں رپورٹ دے سکوں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ہمیں اپنے آدمی کی طرف سے کال کا انتظار ہے''...... کرنل وشان نے کہا۔

''آپ کا کیا اندازہ ہے۔ کب تک کال آ جائے گی''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ دو تین روز کے اندر کال آ جائے گی''۔ کرنل

وشان نے کہا۔

''او کے۔ پھر ہمارا وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں ایک ہفتے کا مارجن رکھ کر آیا ہوں۔ اب مجھے فائنل رزلٹ کا انتظار کرنا پڑے گا''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''آپ ہمارے مہمان ہیں۔ آپ اطمینان سے یہاں رہیں۔ نوما آپ کو یہاں اسسٹ کرے گی''...... کرنل وشان نے کہا۔

''کیا واقعی آپ مجھے اسسٹ کریں گی''...... کرنل جیمز نے چونک کر نوما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

''یہ میرے لئے باعث فخر ہو گا''...... نوما نے جواب دیا۔

''او کے۔ پھر تو میں پورا ایک ماہ یہاں رہ سکتا ہوں''...... کرنل جیمز نے ہنستے ہوئے کہا تو کرنل وشان اور نوما دونوں ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک سائنسی رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ اس نے ٹائیگر کو آزاد علاقے میں بھیجا ہوا تھا تاکہ وہاں جا کر وہ اسلحہ ڈمپ کرنے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر سکے۔ ماسٹر کرش لینڈ نے اسے بتایا تھا کہ یہ اسلحہ ڈمپ کرنے کا کام گرے ہاؤنڈز کے چیف جیفرڈ نے اپنے طور پر کیا تھا اور جب یہ اسلحہ پکڑا گیا تو گرے ہاؤنڈز کے بورڈ آف گورنرز جو یہودی ہیں، نے میٹنگ کی اور اس میٹنگ میں انہوں نے فیصلہ کیا کہ چونکہ چیف جیفرڈ نے بغیر اجازت پاکیشیا میں اسلحہ ڈمپ کرنے کا کام کر کے یہودیوں کے مفادات کے خلاف کام کیا ہے اور اس کے جواب میں پاکیشیائی ایجنٹ ان کا کوئی بڑا نقصان بھی کر سکتے ہیں چنانچہ چیف جیفرڈ کو ہلاک کر دیا جائے اور اس کی جگہ اس کے اسسٹنٹ چارلس کو گرے ہاؤنڈز کا چیف بنا دیا گیا اور اسے سختی سے حکم دیا گیا کہ اس نے بورڈ آف گورنرز کی اجازت کے بغیر پاکیشیا

میں عام کاروبار سے ہٹ کر کوئی ایکٹیوٹی نہیں کرنی تو عمران نے ماسٹر کرش لینڈ کا شکریہ ادا کیا لیکن ماسٹر کرش لینڈ کی بات اس کے حلق سے نہیں اتری تھی کیونکہ مسئلہ صرف اسلحہ ڈمپ کرنے کا نہیں تھا۔

مسئلہ یہ تھا کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے اور آران میں اسرائیلی اور کافرستانی نمائندگان کی میٹنگ کس سلسلے میں ہوئی تھی۔ اس کے ذہن کے مطابق کوئی ایسا کھیل کھیلا جا رہا تھا جس سے پاکیشیا کو نقصان پہنچایا جا سکتا تھا اور وہ اس کھیل کے بارے میں تفصیل جاننا چاہتا تھا۔ اسی لئے عمران نے ٹائیگر کو آزاد علاقے میں بھیجا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر کی رپورٹ آنے میں تین دن لگ سکتے ہیں کیونکہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہو گا خفیہ طور پر ہی ہو رہا ہو گا۔ اس لئے جب تک اس کا کوئی کلیو ٹائیگر کو نہیں ملے گا اس وقت تک ٹائیگر اس معاملے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اطمینان سے بیٹھا رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”سلیمان۔ سلیمان۔ اس آلہ دشمن مطالعہ کو اٹھا کر باہر پھینک دو“...... عمران نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

”جی اچھا۔ میں خود اس کے بھاری بل ادا کر کے تنگ آ گیا ہوں“...... سلیمان نے دور سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا

اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مصروف مطالعہ ہونے کے باوجود فون سننے پر مجبور بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''داور بول رہا ہوں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ فوراً میرے پاس پہنچو''...... دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر اٹھ کر اس نے میز پر پڑا ہوا رسالہ اٹھا کر اسے واپس الماری میں رکھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سپیشل لیبارٹری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ سرداور کی آواز میں پریشانی کا جو عنصر موجود تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی بڑا واقعہ رونما ہو چکا ہے ورنہ سرداور اتنی آسانی سے اس قدر پریشان نہ ہوا کرتے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے مسلسل اور تیز رفتار ڈرائیونگ کے بعد عمران، سرداور کے مخصوص آفس پہنچ گیا۔

''آؤ عمران۔ میں بڑی شدت سے تمہارا انتظار کر رہا تھا''۔ سرداور نے عمران کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا پریشانی ہے۔ میں نے کئی بار کہا ہے کہ آپ پریشان نہ ہوا کریں۔ اپنی پریشانیاں ہمیں دے دیا کریں۔ آپ کی پاکیشیا کو ضرورت ہے جبکہ ہم تو بس جی ہی رہے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سرداور ہلکے سے مسکرا دیئے۔

''ویسے ایک بات ہے۔ میں اس وقت تک واقعی پریشان رہتا ہوں جب تک تم سے بات نہیں ہو جاتی۔ تمہیں بتا کر واقعی تمام پریشانی ختم ہو جاتی ہے اس لئے کہ مجھے مکمل اعتماد ہے کہ تم اس مسئلے کو حل کر دو گے''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے ایک لوک کہانی پڑھی تھی۔ اس میں یہی بتایا گیا تھا کہ ایک آدمی جب کام کاج کے بعد گھر واپس آتا تھا تو گھر کے سامنے موجود گھنے درخت پر اپنی تمام پریشانیاں ڈال کر ہنستا کھیلتا گھر میں داخل ہوتا تھا۔ آپ مجھے درخت سمجھ لیا کریں''...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار مسکرا دیئے۔

''تم میرے لئے واقعی اس گھنے درخت کی مانند ہو''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ فرمائیں کہ ایسا کیا مسئلہ ہے کہ جس نے آپ کو اس قدر پریشان کر دیا ہے''...... عمران نے کہا تو سرداور نے میز کی دراز کھولی اور ایک کاغذ جس پر کمپیوٹر لکھائی موجود تھی نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''پہلے میری بات سن لو پھر اسے پڑھنا۔ پاکیشیا کی ایک اہم ترین میزائل لیبارٹری اور فیکٹری ملحقہ آزاد علاقے میں ایک پہاڑ جس کا نام چاکاس ہے، کے اندر خفیہ طور پر بنائی گئی ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ اندر جانے اور اندر سے باہر آنے والوں کی باقاعدہ کمپیوٹر چیکنگ ہوتی ہے۔ اس

فیکٹری میں جدید ترین ایس ایس میزائل تیار کیا جا رہا ہے''۔ سرداور نے آگے کی طرف جھک کر بولنا شروع کیا تو عمران ملحقہ آزاد علاقے کا سن کر چونک پڑا۔

''تو کیا ہوا ہے وہاں''...... عمران نے کہا۔

''وہاں فیکٹری میں تو کچھ نہیں ہوا البتہ لیبارٹری میں ایس ایس میزائل کے فارمولے کی کاپی بنائی گئی ہے۔ چونکہ وہاں نظام مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے۔ اس لئے کاپی بنائے جانے کے بارے میں کمپیوٹر نے بتا دیا اور اس کے ساتھ ساتھ جس نے کاپی بنائی ہے اس کا نام بھی بتا دیا ہے اور اس کاغذ پر یہی رپورٹ ہے''۔ سرداور نے کہا تو عمران نے کاغذ اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

''ڈاکٹر اکرم۔ یہ کیا کہتے ہیں''...... عمران نے کاغذ پڑھ کر اسے دوبارہ اپنے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر اکرم تین روز پہلے ایک ہفتے کی چھٹی لے کر اپنے آبائی گھر فتح پور گئے ہیں۔ یہ رپورٹ سامنے آنے پر میں نے فتح پور ان کے آبائی گھر فون کیا تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر اکرم تو سرے سے وہاں گئے ہیں نہیں۔ اب وہ کہاں ہیں۔ اس کا کسی کو علم نہیں ہے اور اسی لئے تمہیں بلایا ہے کہ یہ فارمولا ہم نے ہر قیمت پر واپس لانا ہے۔ اسرائیلی اور کافرستانی ایجنٹ طویل عرصہ سے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے لیکن انتہائی فول پروف سیکورٹی کی وجہ سے وہ آج تک کامیاب نہیں ہو سکے لیکن اب جبکہ ہمارا اپنا آدمی غلط کام پر آمادہ

ہو جائے تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے۔

بہرحال فارمولے کی کاپی ہر صورت میں واپس آنی چاہئے ورنہ اسرائیل اور کافرستان اینٹی میزائل تیار کر لیں گے اور پھر ہماری ساری محنت اور قوم کا کثیر سرمایہ اور ملکی سلامتی کا تحفظ سب ختم ہو کر رہ جائے گا''...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے میز کی دراز کھولی اور ایک اور فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

''یہ ڈاکٹر اکرم کی پرسنل فائل ہے۔ اس میں اس کا تازہ ترین فوٹو بھی موجود ہے۔ میں ہر سال نئی تصویر ہر ملازم کی پرسنل فائل میں لگواتا رہتا ہوں''...... سرداور نے کہا تو عمران نے فائل اٹھا کر اسے کھولا اور پھر اس میں موجود تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے سرسری طور پر ڈاکٹر اکرم کے بارے میں پڑھا اور پھر ڈاکٹر اکرم کی تصویر فائل سے علیحدہ کر کے فائل بند کر دی۔

''ٹھیک ہے۔ میں چیف کو درخواست کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر اکرم کو تلاش کرنے کے احکامات سیکرٹ سروس کو دے اور میں خود بھی ٹائیگر کے ساتھ مل کر ڈاکٹر اکرم کو تلاش کرتا ہوں''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''او کے''...... سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ میری بات پر مسکرا رہے ہیں۔ کیا آپ کو میری بات پر یقین نہیں آیا''...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے نہیں۔ تم نے کہا ہے کہ تم ڈاکٹر اکرم کیس پر کام کرو گے تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے کاندھوں سے منوں بوجھ اتر گیا ہو''...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد عمران، سرداور سے اجازت لے کر واپس دانش منزل آ گیا تا کہ پوری ٹیم کو ڈاکٹر اکرم کی تلاش پر لگایا جا سکے۔

''کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ پریشان دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے استقبالیہ رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد کہا۔

''ارے میں سنجیدہ ہونے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ میں پریشان ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ سنجیدہ نظر آنے کی بجائے پریشان دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اب وقت بھی سنجیدگی کا آ گیا ہے۔ یہ تصویر دیکھو۔ یہ پاکیشیا کا سائنسدان ڈاکٹر اکرم ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر اکرم کے بارے میں سرداور سے ہونے والی ساری بات بتا دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکیشیائی سائنسدان پاکیشیا سے غداری رہا ہے۔ اپنے ملک سے۔ ویری بیڈ''...... بلیک زیرو نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

''غدار کہتے ہی اسے ہیں جو اپنوں کے خلاف کام کرے۔ تم

اس تصویر کی دس کاپیاں بنا کر لے آؤ۔ میں صفدر اور صدیقی کو کال کرتا ہوں تا کہ وہ تصویریں یہاں سے لے جائیں اور اسے تلاش کریں''...... عمران نے کہا۔

''انہیں بھی ساری تفصیل بتانا پڑے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ میں بتا دوں گا۔ تم اپنا کام کرو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اس پورشن کی طرف بڑھ گیا جسے لیبارٹری کے طور پر بنایا گیا تھا۔ عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو اس نے جیب سے سیل فون نکالا۔ اس کی سکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے رابطے کا بٹن پریس کر دیا۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آپ اس وقت کہاں موجود ہیں''...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے پوچھا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں اس وقت آزاد علاقے میں ہوں۔ وہاں ایک پہاڑی اچانک خوفناک دھماکے سے فضا میں اڑ کر تنکوں کی طرف بکھر گئی ہے۔ اس کے اندر کوئی مشینری تھی جس کے پرزے فضا

میں بکھر گئے ہیں۔ اس پورے ایریا کو مقامی لیوی نے گھیر لیا۔ میں اس وقت وہاں سے تقریباً دو میل کے فاصلے پر تھا کہ اس قدر زور دار دھماکہ ہوا کہ دو میل دور بازار کی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور دیواروں میں دراڑیں پڑ گئیں۔ وہاں کچھ لوگوں نے مجھے بتایا کہ چاکاس پہاڑی کے اندر پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری اور فیکٹری ہے جہاں انتہائی خوفناک میزائل تیار کئے جاتے ہیں اور وہاں کا نظام اس قدر فول پروف ہے کہ کوئی انسان تو ایک طرف کوئی مکھی بھی بغیر اجازت نہ اندر جا سکتی ہے اور نہ باہر آ سکتی ہے۔ لیبارٹری نہ صرف مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے بلکہ وہاں خوفناک آگ بھڑک اٹھی ہے۔

ویسے ایک فوجی نے مجھے بتایا کہ ان دھماکوں کی نوعیت اور جس طرح یہاں تباہی ہوئی ہے اسے دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ اندر انتہائی خوفناک طاقتور بارود کا کافی بڑا ڈھیر موجود تھا جسے آگ لگ گئی ہے لیکن ملٹری انٹیلی جنس کے لوگ جو یہاں کی سیکورٹی کرتے ہیں ان کے مطابق جو نظام سیکورٹی کا ہے اس نظام کے تحت ایک اونس بارود بھی اندر نہیں جا سکتا لیکن جس انداز کا دھماکہ ہوا ہے تو یوں لگتا ہے کہ وہاں سینکڑوں کلو بارودی مواد موجود تھا''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم میرے بارے میں کیوں پوچھ رہے تھے کہ میں کہاں موجود ہوں۔ اس کی وجہ''...... عمران نے کہا۔

''میں نے اس لئے پوچھا تھا باس کہ مزید تفصیل معلوم کر کے کسی پی سی او سے آپ سے بات کروں کیونکہ میرا سیل فون چارجنگ مانگ رہا ہے اور شاید کچھ دیر بعد پاور آف ہو جائے''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے اسے دھوپ میں رکھ کر آٹو چارج نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''یہاں مسلسل اور دور دور تک گہرے بادل ہیں لیکن بارش نہیں ہو رہی البتہ دھوپ بالکل نہیں ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم وہاں کس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہو اور اب تک تم نے کیا کام کیا ہے''...... عمران نے کہا جبکہ اس دوران بلیک زیرو لیبارٹری سے واپس آ چکا تھا اور اس نے اپنے سامنے ڈاکٹر اکرم کی دس تصویریں بھی رکھی ہوئی تھیں لیکن وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''میں لارڈ ہوٹل کے کمرہ نمبر دو سو بارہ میں رہائش رکھے ہوئے ہوں اور اب تک اسلحہ ڈمپ کرنے والوں کے بارے میں جو کچھ مجھے معلوم ہوا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سارا کھیل کافرستان کرا رہا ہے۔

ایک آدمی کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ یہاں آزاد علاقے کا ایک دکاندار ہے لیکن وہ اکثر پہاڑی راستوں سے کافرستان آتا جاتا رہتا ہے اور کئی بار کافرستانی بھی اس کی دکان پر

دیکھے گئے ہیں۔ بظاہر یہ کافرستانی سیاح ہوتے ہیں کیونکہ یہاں کافرستانی بھی سیاحت کرنے آتے رہتے ہیں لیکن ان کے انداز مشکوک تھے۔ اس لئے وہاں کے دیگر دکانداروں نے اس میں دلچسپی لی۔ میں اس دکاندار کو ٹٹولنا چاہتا تھا لیکن وہ دکان بند ہے اور وہ آدمی جس کا نام کرامت ہے ابھی تک واپس نہیں آیا''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو لیکن اب اس تباہ شدہ لیبارٹری کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرو کہ اس کے پیچھے کون ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ کیا آپ آئیں گے یہاں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرا کچھ پتہ نہیں۔ میں چیف کو رپورٹ کر دوں گا۔ اس کے بعد چیف کیا احکامات دیتا ہے یہ مجھے نہیں معلوم۔ بہرحال چیف کے احکامات پر عمل تو کرنا ہی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اللہ حافظ کہہ کر رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پ اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''داور بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی سرداور کی سنجیدہ او قدرے بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول ر

ہوں سرداور۔ چاکاس پہاڑی کے اندر بنائی گئی میزائل فیکٹری کی تباہی کی اطلاع تو آپ کو مل چکی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ابھی چند منٹ پہلے اطلاع ملی ہے۔ نجانے ہمارے ملک کے خلاف کیا ہو رہا ہے۔ پہلے فارمولے کی کاپی بنا کر اسے لیبارٹری سے باہر نکالا گیا۔ پھر یہ لیبارٹری اور فیکٹری دونوں تباہ کر دی گئیں''...... سرداور نے غمگین سے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر اکرم اسی لیبارٹری میں کام کرتا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ اسی لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ تمہارا خیال ہے کہ اس تباہی کے پیچھے بھی ڈاکٹر اکرم ہی ہو سکتا ہے''...... سرداور نے کہا۔

''ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہم ڈاکٹر اکرم کو تلاش کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ مل گیا ساری گتھیاں سلجھ جائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے''...... سرداور نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیبارٹری اور فیکٹری دونوں آگ لگنے کی وجہ سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں۔ ان حالات میں وہ فارمولا اور اس کے نوٹس بھی آگ میں جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ وہ محفوظ ہوں گے کیونکہ میں نے تمام لیبارٹریز کے

لئے ایسے خصوصی سیف بنوائے ہیں جو مکمل طور پر فائر پروف ہیں۔ اس لئے وہ سیف یقیناً محفوظ ہو گا اور فارمولا بھی۔ میں خصوصی ملٹری ہیلی کاپٹر پر وہاں جا رہا ہوں تاکہ اس فارمولے کو کنٹرول کیا جا سکے۔ اگر تم جانا چاہو تو بتا دو۔ اکٹھے چلیں گے‘‘...... سرداور نے کہا۔

’’آپ تو اس فارمولے والے سیف کی وجہ سے جا رہے ہیں لیکن میں نے وہاں جا کر کیا دیکھنا ہے البتہ میرا شاگرد ٹائیگر وہیں ہے۔ لیبارٹری کی تباہی کے بارے میں اس نے ہی مجھے فون پر اطلاع دی تھی۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’او کے۔ اس تباہی نے پاکیشیا کو کم از کم دس سال پیچھے دھکیل دیا ہے‘‘...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’جولیا بول رہی ہوں‘‘...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

’’ایکسٹو‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

’’یس باس۔ حکم‘‘...... جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’تم تمام ساتھیوں کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو۔ عمران وہاں پہنچ کر تمہیں ایک پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر اکرم کی تصویریں دے گا۔

تم سب نے اسے دارالحکومت اور نواحی علاقوں میں تلاش کرنا ہے کیونکہ وہ پاکیشیائی سائنسدان پاکیشیا کے اہم ترین میزائل فارمولے کی کاپی بنا کر لیبارٹری سے باہر لے گیا ہے۔ لیکن اب وہ ٹریس نہیں ہو رہا۔ اس کا ٹریس ہونا ضروری ہے‘‘...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ علاقے تو بے حد خوبصورت ہیں"...... کرنل جیمز نے ساتھ چلتے ہوئے کرنل وشان سے کہا۔

"ہاں۔ یہ سارا علاقہ کسی تصویر جیسا لگتا ہے البتہ سچی بات یہ ہے کہ پاکیشیائی علاقہ اس سے بھی زیادہ سرسبز اور خوبصورت ہے"...... کرنل وشان نے کہا۔

"ہمیں اب کب تک چلنا پڑے گا"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"آپ تھک گئے ہیں"...... کرنل وشان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تھکا نہیں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد اہم فارمولا ہم تک پہنچ جائے"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"کرامت، ڈاکٹر اکرم کو ساتھ لے کر آ رہا ہے۔ فارمولا بھی ان کے ساتھ ہے"...... کرنل وشان نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ نوما جس نے تنگ پینٹ اور سرخ رنگ کی آدھی آستین والی

شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ پیروں میں جوگر تھے اور آنکھوں پر ریڈ چشمہ لگائے وہ ان دونوں سے آگے چل رہی تھی۔

"ہمیں یہاں سے محتاط ہو کر آگے بڑھنا ہے"...... کچھ آگے جانے کے بعد نوما نے مڑ کر کہا۔

"کیا وہ سرنگ ابھی دور ہے جو سرحد کے آر پار ہے"...... کرنل وشان نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی کچھ اور آگے ہے"...... نوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلے اس راستے سے آتی جاتی رہی ہیں"...... کرنل جیمز نے کہا۔

"میں تو اس راستے سے گزر کر تین بار پاکیشیائی علاقے میں کئی کئی روز سیاح بن کر رہ چکی ہوں۔ پرکاش کو بھی میں نے ہی ٹریس کیا تھا اور آج تک پرکاش ہمارا بہترین ایجنٹ ثابت ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر اکرم کی تلاش بھی اس نے ہی کی ہے اور اب فارمولا بھی وہی لا رہا ہے"...... نوما نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں بہرحال پاکیشیائی چیک پوسٹ تو ہو گی۔ کیا وہ ہمارے اس طرح علیحدہ راستے سے جانے پر اعتراض نہیں کریں گے"۔ کرنل جیمز نے کہا۔ اسے شاید یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ بغیر شک و شبہ انہیں کیسے پاکیشیا داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ اس کے خیال کے مطابق اگر وہ سیاح ہیں تو انہیں معروف راستوں سے

جانا چاہئے یوں چھپ کر کیوں جا رہے ہیں۔

''بس اب ہم منزل پر پہنچ گئے ہیں''...... کچھ دیر بعد اچانک نوما نے ہاتھ اٹھا کر انہیں اطلاع دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں رک گئے۔

''اب آپ میرے پیچھے آئیں گے''...... نوما نے کہا اور پھر وہ ایک گہری کھائی میں اترنے لگی۔ اس طرح نیچے جانا خاصا خطرناک تھا لیکن نوما بڑے اطمینان سے اس طرح نیچے اتر رہی تھی جیسے یہ اس کے لئے معمول کا راستہ ہو۔ بہرحال وہ تھوڑی سی ہمت کے بعد کھائی میں اتر جانے میں کامیاب ہو گئے۔

''آیئے۔ یہ قدرتی سرنگ ہمیں پاکیشیا پہنچا دے گی''...... نوما نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک پنسل ٹارچ نکال لی اور اسے روشن کر دیا۔ اب اس غار نما سرنگ میں تیز روشنی پھیل گئی تھی اور وہ تینوں اس سرنگ میں داخل ہو کر آگے بڑھنے لگے۔ کرنل جیمز حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا۔

''یہ غار نما سرنگ آپ نے دریافت کی ہے''...... کرنل جیمز سے جب نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

''نہیں۔ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان سمگلنگ کے لئے یہی راستہ اختیار کیا جاتا ہے اور دونوں ممالک کو اس کا علم ہے لیکن وہ اپنا کمیشن لے کر ادھر کا رخ نہیں کرتے۔ سمگلنگ کرنے والی تنظیمیں

انہیں گھر بیٹھے کمیشن بھجوا دیتی ہیں''...... نوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے لئے یہ ناقابل یقین ہے کہ اس طرح کرپشن بھی ہوتی ہے۔ بہرحال اب ہم کب تک اس سرنگ میں چلتے رہیں گے''۔ کرنل جیمز نے کہا۔ اس کے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار نمایاں تھے۔

''بس تھوڑی دیر اور''...... نوما نے جو ان کی رہنمائی کر رہی تھی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر واقعی دس بارہ منٹ مزید سفر کرنے کے بعد وہ اس سرنگ سے باہر آ گئے۔ یہ دہانہ بھی ایک گہری کھائی میں تھا اور انہیں ایک بار پھر اوپر جانے کے لئے خاصی جدوجہد کرنا پڑی لیکن بہرحال وہ اوپر پہنچ گئے۔ وہاں دور دور تک صرف پہاڑیاں ہی نظر آ رہی تھیں۔ وہاں نہ کوئی چیک پوسٹ تھی اور نہ ہی کوئی آدمی۔ نوما نے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال کر اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے شائیں کی آواز کے ساتھ ایک شعلہ سا آسمان کی بلندی تک پہنچ کر آتش بازی میں بدل گیا اور اس سے سفیدی رنگ کے ستارے نیچے گرنے لگے اور پھر دوسرے لمحے وہ ہوا میں ہی ختم ہو گئے لیکن نوما کی نظریں مسلسل آسمان پر لگی ہوئی تھیں اور پھر پانچ منٹ بعد وہاں سے کچھ فاصلے پر ایسا ہی شعلہ آسمان کی طرف لپکا اور پھر آتش بازی کے پھول کی طرح پھٹ گیا اور اس میں سے بھی ویسے ہی

ستارے نیچے گرے جیسے نوما کے فائر سے گرے تھے اور اس کے ساتھ ہی نوما کے چہرے پر اطمینان نظر آنے لگا۔

''آیئے۔ آگے راستہ صاف ہے''...... نوما نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگہ پہنچے تو ایک چٹان کے پیچھے سے دو آدمی نکل کر سامنے آ گئے اور ان دونوں نے نوما اور دونوں کرنلوں کو سلام کیا۔

''ڈاکٹر اکرم کہاں ہے''...... نوما نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ ہمارے ایک پوائنٹ پر موجود ہیں۔ وہ یہاں کھلے عام نہیں آنا چاہتے تھے''...... ان میں سے ایک آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہیں چلو''...... نوما نے کہا تو انہوں نے سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب ایک بڑی جیپ میں سوار پہاڑی راستوں اور اونچی نیچی سڑکوں پر جیپ دوڑاتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''ہم اس وقت پاکیشیا میں ہیں''...... عقبی سیٹوں میں سے ایک سیٹ پر بیٹھے ہوئے جیمز نے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل وشان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں''...... کرنل وشان نے جواب دیا تو کرنل جیمز نے صرف اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔ پھر کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد جیپ

پہاڑی سے اتر کر ایک وادی میں پہنچ گئی۔

''یہ چاکاس علاقہ ہے اور چاکاس پہاڑی کے اندر وہ لیبارٹری ہے جس میں فارمولا ہے''...... نوما نے کہا تو کرنل جیمز چونک پڑا۔

''ڈاکٹر اکرم اس علاقے میں کیوں رہا ہے۔ اس طرح تو وہ کسی بھی وقت چیک کیا جا سکتا ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''سر۔ وہ آپ سے مل کر واپس لیبارٹری جانا چاہتا ہے''۔ جیپ ڈرائیو کرنے والے نے کہا۔

''او کے''...... کرنل جیمز نے مزید بات کرنے سے گریز کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیپ ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو پھاٹک کھل گیا۔

''پھاٹک کھولو سردیش''...... ڈرائیور نے کہا۔

''یس سر''...... سردیش نے جواب دیا اور واپس پھاٹک کراس کر کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک سرکتا ہوا دونوں سائیڈوں میں جا کر غائب ہو گیا۔ ڈرائیور نے جیپ آگے بڑھائی اور سائیڈ پر موجود پارکنگ شیڈ کے نیچے لے جا کر روک دی اور وہ سب جیپ سے نیچے اتر آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں موجود تھے جہاں ایک درمیانی عمر کا آدمی پہلے سے موجود تھا۔ یہ ڈاکٹر اکرم تھا پاکیشیائی سائنسدان۔ نوما نے ڈاکٹر اکرم کا تعارف کرنل جیمز اور کرنل وشان سے کرایا اور پھر کرنل جیمز اور کرنل وشان

دونوں کا تعارف اس نے ڈاکٹر اکرم سے کرایا۔ جیپ میں موجود ڈرائیور باہر ہی رک گیا تھا۔

''کیا کچھ کامیابی ہوئی ہے ڈاکٹر اکرم''...... نوما نے ڈاکٹر اکرم کے قریب جا کر قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو منہ لٹکائے بیٹھے ڈاکٹر اکرم کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔ یوں لگتا تھا کہ نسوانی آواز نے اس کے ذہن کے گرد موجود تالے کھول دیئے ہوں۔

''یہ تو معمولی کام ہیں نوما۔ تمہارے لئے تو میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں البتہ کام کے بعد وعدے کے مطابق تم نے میرے ساتھ ایکریمیا جانا ہے اور وہاں میرے ساتھ رہنا ہے''۔ ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''تمہیں چھوڑ کر میں کہاں جا سکتی ہوں ڈاکٹر۔ تم فکر مت کرو۔ نوما کبھی دھوکا نہیں دیا کرتی۔ یہ بتاؤ کہ فارمولے کی کاپی لے آئے ہو یا نہیں''...... نوما نے کہا۔

''پہلے میرا گارنٹیڈ چیک دو''...... ڈاکٹر اکرم نے جیب سے ایک مائیکرو فلم نکال کر سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''کرنل وشان۔ آپ ڈاکٹر اکرم صاحب کو ایکریمین بینک کا گارنٹیڈ چیک دے دیں''...... نوما نے کرنل وشان سے کہا۔

''اوکے''...... کرنل وشان نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکال کر سامنے رکھی اور پھر اس نے ایک چیک پر ڈاکٹر اکرم کا نام لکھا اور پھر رقم لکھی جو کروڑوں

ڈالرز میں تھی۔ اس نے نیچے دستخط کئے اور پھر چیک کو بک سے علیحدہ کر کے اس نے اسے نوما کی طرف بڑھا دیا۔ نوما نے چیک لے کر اسے چند لمحوں تک غور سے دیکھا اور پھر ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر اکرم کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر اکرم نے چیک لیا اور اسے کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر اطمینان اور سکون کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے چیک تہہ کر کے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور سامنے میز پر موجود مائیکرو فلم اٹھا کر اس نے نوما کی طرف بڑھا دی۔ نوما نے ڈاکٹر اکرم سے مائیکرو فلم لے کر کرنل وشان کو دے دی۔

''اسے چیک کرنا ہوگا''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کیا آپ سائنسی فارمولے کو سمجھ سکتے ہیں''...... ڈاکٹر اکرم نے چونک کر کہا۔

''یہاں آنے سے پہلے مجھے ایکریمیا میں فارمولے کے بارے میں سمجھایا گیا ہے۔ اب میں اسے نہ صرف پڑھ لوں گا بلکہ مخصوص نشانیاں بھی چیک کر لوں گا''...... کرنل جیمز نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر اسرائیل کی بجائے ایکریمیا کا نام لیا تھا تاکہ ڈاکٹر اکرم اسرائیل کا نام سن کر کوئی گڑبڑ نہ کر دے۔

''میں مائیکرو فلم ریکارڈر لے آتی ہوں''...... نوما نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد نوما واپس اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں

ایک مائیکروفلم ریکارڈر موجود تھا۔ اس نے ریکارڈر میز پر ایسی جگہ رکھا جہاں سے سب اور خصوصی طور پر کرنل جیمز کے قریب اس کی سکرین تھی تاکہ کرنل جیمز فارمولے کو چیک کر سکے۔ ڈاکٹر اکرم کی دی ہوئی فلم ریکارڈر میں ایڈجسٹ کر کے نوما نے ایک بٹن پریس کیا تو ریکارڈر کی سکرین روشن ہو گئی اور ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل جیمز کی نظریں سکرین پر جم سی گئیں۔ چند لمحوں بعد سکرین پر تحریر ابھر آئی۔ کرنل جیمز خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ تحریر مسلسل سکرین پر ڈسپلے ہوتی رہی۔

''ٹھیک ہے۔ بند کر دو''...... اچانک کرنل جیمز نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو نوما نے ریکارڈر آف کیا اور مائیکروفلم نکال کر کرنل جیمز کی طرف بڑھا دی۔

''مشن کا یہ حصہ تو مکمل ہوا لیکن دوسرے حصے کا کیا ہو گا''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''دوسرا حصہ کیا''...... ڈاکٹر اکرم نے چونک کر کہا۔

''آپ سے یہ بھی طے ہوا تھا کہ آپ نے لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دینا ہے''...... کرنل وشان نے کہا۔

''ضرور کہا گیا تھا لیکن میں نے آپ کو کہا تھا کہ بارودی بسکٹ منگوا دیں ورنہ اور کسی بھی صورت میں بارود لیبارٹری کے اندر نہیں جا سکتا۔ اس فارمولے کی مائیکروفلم پر خصوصی ریشہ چڑھا کر اسے باہر نکال لایا ہوں ورنہ کسی بھی حالت میں یہ باہر نہ آ سکتی تھی''

ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''نوما۔ یہ تو واقعی طے ہوا تھا۔ کیا بارودی بسکٹ ایکریمیا سے منگوا لیا گیا ہے''...... کرنل وشان نے نوما سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس۔ میں ساتھ لے آئی ہوں''...... نوما نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل وشان کے ساتھ ساتھ کرنل جیمز بھی چونک پڑا۔ نوما نے اپنے لیڈیز بیگ سے کاغذ میں لپٹے ہوئے چھوٹے سے بسکٹ سائز کا ایک پیکٹ ڈاکٹر اکرم کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ کام کب تک ہو گا''...... کرنل جیمز نے پوچھا۔

''میں ابھی واپس جا رہا ہوں۔ بسکٹ پر ریشہ چڑھا کر اسے میں اندر لے جاؤں گا اور پھر اسے وہاں چھپا کر چارجر پر لگا دوں گا۔ اس کے بعد میں واپس آؤں گا اور باہر نکل کر چارجر آپ کو دے دوں گا۔ آپ یہاں سے یا یہاں سے دو میل کے فاصلے تک اسے ڈی چارج کر کے بسکٹ کو فائر کر دیں۔ اس کمپریسڈ بسکٹ میں دس بموں کی طاقت ہوتی ہے۔ یہ لیبارٹری کا تنکا تنکا اڑا کر رکھ دے گا''...... ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''آپ یہ بسکٹ رکھ کر کب واپس آئیں گے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کم از کم دو روز بعد۔ اس سے پہلے تو ویسے بھی چھٹی نہیں مل سکتی۔ یہ تو میں نے لیبارٹری کے ڈاکٹر سے سپیشل ریسٹ سرٹیفکیٹ بنوا لیا ہے ورنہ اتنی جلدی کسی کو اجازت نہیں مل سکتی''...... ڈاکٹر

اکرم نے کہا تو کرنل جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پرکاش آپ سے یہاں ملا ہے یا نہیں''...... کرنل وشان نے پوچھا۔

''پرکاش تو باہر موجود ہے باس''...... نوما نے کہا تو کرنل وشان چونک پڑا۔

''کب آیا ہے۔ جب ہم یہاں پہنچے تو وہ نظر نہیں آیا تھا''۔ کرنل وشان نے کہا۔

''وہ مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ ابھی واپس آیا ہے''...... نوما نے کہا۔

''اسے بلاؤ''...... کرنل وشان نے کہا تو نوما کمرے سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو ایک مقامی آدمی اس کے ساتھ تھا۔

''یہ پرکاش ہے اور پرکاش۔ یہ میرے باس کرنل وشان ہیں اور یہ ایکریمین کرنل جیمز ہیں۔ آدھا کام تو ہو گیا ہے لیکن آدھا ابھی رہتا ہے''...... نوما نے کہا اور پھر جو کچھ ڈاکٹر اکرم نے بتایا تھا وہ پرکاش کو بتا دیا۔

''پرکاش تمہاری دکان پر ڈاکٹر اکرم آئیں گے۔ تم ان سے ڈی چارجر لے کر اور انہیں ساتھ لے کر کافرستان پہنچ جانا۔ ہم انہیں خود ہی وہاں سے ایکریمیا روانہ کر دیں گے تاکہ پاکیشیا والے انہیں تلاش ہی کرتے رہ جائیں''...... کرنل وشان نے کہا۔

''پھر اب ہم واپس جائیں گے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''دوسرے حصے کی رقم کا چیک دے دیں کیونکہ لیبارٹری کی تباہی سے پہلے مجھے اس علاقے سے دور جانا ہو گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہماری ملاقات ہی نہ ہو''...... ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ لے لیں چیک۔ لیکن جب آپ اس قدر بھاری رقم کے چیک لے کر لیبارٹری جائیں گے تو اگر مشینری نے چیک کر لئے تو پھر آپ کو اتنی بھاری رقم کا جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ یہ چیک پرکاش کے پاس چھوڑ دیں اور واپسی پر یہ چیک آپ کو مل جائیں گے''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ میں ان کی دل و جان سے حفاظت کروں گا''۔ پرکاش نے کہا۔

''سوری۔ یہ میرا کام ہے کہ میں اپنی دولت کی حفاظت کروں اور آپ سب بے فکر رہیں۔ اگر بارود کا بسکٹ اندر جا سکتا ہے تو چیک بھی اندر جا سکتے ہیں''...... ڈاکٹر اکرم نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ انہیں ہی دے دیں کرنل جیمز۔ ہمیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمارا کام ہو گیا اور جو باقی رہتا ہے وہ بھی ہو جائے گا''...... کرنل وشان نے کہا تو کرنل جیمز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک بار پھر چیک بک نکالی اور ایک چیک لکھ کر اسے چیک بک سے علیحدہ کیا اور پھر چیک اس نے براہ

راست ڈاکٹر اکرم کو دینے کی بجائے نوما کی طرف بڑھا دیا۔ نوما نے ایک نظر چیک کر دیکھا اور پھر ڈاکٹر اکرم کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر اکرم نے ایک بار پھر غور سے چیک کر دیکھا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے چیک کو تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

''اب آپ مجھے چاکاس پہاڑی کے قریب پہنچا دیں۔ آگے میں خود چلا جاؤں گا''...... ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''آپ پرکاش کے ساتھ چلے جائیں۔ یہ آپ کو وہاں پہنچا دے گا''...... کرنل وشان نے کہا۔

''اوکے۔ٹھیک ہے''...... ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''آیئے ڈاکٹر صاحب''...... پرکاش نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''ہمیں جیپ بھی تو چاہئے ہو گی۔ اس کا بندوبست کہاں سے ہو گا''...... ڈاکٹر اکرم کی آواز سنائی دی جب وہ کمرے کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔

''جیپ کی ضرورت نہیں۔ یہاں سے قریب ہی لیبارٹری ہے''۔ پرکاش نے جواب دیا اور خاموشی طاری ہو گئی۔

''یہ دو روز والا پرابلم ہمارے لئے ٹریپ نہ بن جائے''۔ کرنل جیمز نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل وشان سے کہا۔

''وہ کیسے کرنل جیمز''...... کرنل وشان نے کہا۔

''ڈاکٹر اکرم یا اسے دیئے ہوئے ہمارے چیک ہمارے خلاف لائن آف ایکشن بھی بن سکتے ہیں۔ مجبوری دو روز کی درمیان میں آ گئی ہے۔ اب مجھے دو روز تک یہاں رہنا پڑے گا جبکہ میں فوری طور پر فارمولا لے کر اسرائیل پہنچنا چاہتا ہوں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''آپ چاہیں تو چلے جائیں کیونکہ فارمولا تو باہر آ گیا ہے۔ اب لیبارٹری کی تباہی نہ بھی ہوئی تو بھی آپ کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا''...... کرنل وشان نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے اسرائیل کے صدر کو رپورٹ دینی ہے۔ اس لئے مجھے دو روز یہاں رکنا پڑے گا لیکن یہ پاکیشیائی علاقہ ہے۔ یہاں چیکنگ تو نہیں ہوتی''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''نہیں۔ یہاں لوگ کافرستان اور بہادرستان سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ اصل چیکنگ اسلحہ اور منشیات کی کی جاتی ہے اور وہ بھی صرف ان لوگوں کی جو ان کی ڈیمانڈ پوری نہ کریں ورنہ کوئی انگلی تک نہیں اٹھاتا''...... کرنل وشان نے کہا۔

''اوکے۔ پھر میں یہیں رہ کر دو روز گزاروں گا البتہ اس وقت ہم دونوں اکیلے ہیں۔ اس لئے یہ بات سن لو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً لیبارٹری کی تباہی پر حرکت میں آئے گی اور اسے بہرحال ڈاکٹر اکرم کا کلیو مل جانا ہے اور انہوں نے جب اپنے

مخصوص انداز میں ڈاکٹر اکرم کو چیک کیا تو اس نے آپ کی اور میری دونوں کی نشاندہی کر دینی ہے۔ اس لئے یہ بات طے شدہ ہے کہ مشن مکمل ہونے پر ڈاکٹر اکرم کو ہلاک کر دینا ضروری ہے اور اس سے دونوں چیک بھی واپس لینے ضروری ہیں تاکہ کسی طرح یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس معاملے میں کون کون کام کر رہا تھا''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں''...... کرنل وشان نے کہا اور کرنل جیمز مسکرا دیا۔

اسرائیل کے نواحی شہر روگر کو امراً کا شہر کہا جاتا تھا اور واقعی تھا بھی ایسا ہی۔ پوری دنیا میں جائز و ناجائز بزنس کرنے والے یہودی روگر میں رہنا اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ روگر کو پریوں کا دیس بھی کہا جاتا تھا۔ یہاں کی سڑکیں ہر وقت صاف اور چمکدار نظر آتی تھیں۔ اعلیٰ ترین کاریں ان سڑکوں پر دوڑتی ہوئی دکھائی دیتی تھیں۔ یہاں بے شمار کلب اور ہوٹل تھے جہاں آدمی اپنے آپ کو جنت میں محسوس کرتا تھا لیکن یہاں رہنے والے کا صرف امیر نہیں بلکہ بے پناہ امیر ہونا ضروری تھا۔ یہاں تین بڑی رہائشی کالونیاں تھیں جن میں ہر رہائش گاہ محل سے کم نہ تھی۔ اس کی ایک جدید رہائشی کالونی کازاک ٹاؤن میں آفس کے انداز میں سجائے گئے کمرے میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر گنجا تھا البتہ سائیڈوں پر بالوں کی جھالریں موجود تھیں۔ آنکھوں

پر نظر کا چشمہ تھا۔ وہ ایک اخبار پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... اس آدمی نے بھاری لہجے میں کہا۔

''پریذیڈنٹ ہاؤس سے آپ کے لئے کال ہے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے۔ کراؤ بات''...... اس آدمی نے چونک کر کہا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

''سر۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں''...... اس آدمی نے بے حد مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مسٹر رابرٹ۔ آپ کے ذمے پاکیشیا کا ایک سائنسی فارمولا حاصل کرنے کا مشن لگایا گیا تھا۔ اس سلسلے میں کیا ہو رہا ہے''۔ صدر نے کہا۔

''سر۔ ہم تقریباً نوے فیصد کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔ باقی دس فیصد کام بھی آج ہی مکمل کر لیا جائے گا''...... کرنل جیکب نے کہا۔

''کیا اس مشن کی مکمل رپورٹ آپ کو مل چکی ہے''...... صدر نے کہا۔

''فون پر بات ہوئی ہے جس کے مطابق میرے نائب جیمز نے

فارمولا حاصل کر لیا ہے لیکن لیبارٹری کی تباہی کے لئے انہیں دو روز وہیں رکنا پڑا۔ اب دو تین گھنٹے کے بعد مشن ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گا''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جیسے ہی آپ کے پاس اس کی تفصیلی رپورٹ پہنچے آپ نے ایک کاپی پریذیڈنٹ ہاؤس فیکس کرنی ہے۔ اٹ از مائی آرڈر''۔ صدر نے کہا۔

یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... رابرٹ نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو رابرٹ نے بھی رسیور رکھ دیا۔ وہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ اسے اس بات کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ایک عام اور معمولی سے مشن کے سلسلے میں اسرائیل کے صدر کیوں پریشان ہیں۔ اس قدر پریشان کہ انہوں نے خود ہی رابرٹ سے بات کی حالانکہ پروٹوکول کے مطابق ان کی فون سیکرٹری اسے فون کر کے حکم دیتی کہ رابرٹ پریذیڈنٹ ہاؤس کال کرے لیکن یہاں ایسا نہیں کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات بے حد سیریس ہیں لیکن اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ اس مشن میں ایسی کون سی بات ہے جس کے لئے اسرائیل کے صدر بھی پریشان ہو گئے ہیں۔ اچانک اسے خیال آیا کہ کرنل جیراڈ سے بات کی جائے۔ کرنل جیراڈ پہلے اسرائیل کی ایک سرکاری ایجنسی ''زاگا'' کا طویل عرصے تک چیف رہا ہے اور اب ریٹائرمنٹ لائف گزار رہا تھا۔ اس نے تل ابیب میں ایک کلب خرید لیا تھا اور اب اس کے دن رات اس

کلب میں ہی گزرتے تھے۔ رابرٹ سے اس کی ملاقات اکثر ہوتی رہتی تھی اور کئی بار کرنل جیراڈ یہاں روگر میں اس کا مہمان رہا تھا اور رابرٹ اس سے اپنے مشنز میں مشورہ بھی لیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس سلسلے میں کرنل جیراڈ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”تل ابیب میں راڈش کلب کے کرنل جیراڈ سے میری بات کراؤ“...... رابرٹ نے کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابرٹ نے رسیور رکھ دیا۔ پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... رابرٹ نے کہا۔

”کرنل جیراڈ لائن پر ہیں۔ بات کیجئے“...... فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں“...... رابرٹ نے کہا۔

”رابرٹ۔ میں کرنل جیراڈ بول رہا ہوں۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات“...... کرنل جیراڈ نے کہا۔

”بس مصروفیات ہی ایسی ہیں کہ کسی سے بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ فون میں نے اس لئے کیا ہے کہ تم طویل عرصہ تک

اسرائیل کی سرکاری تنظیم زاگا کے چیف رہے ہو۔ اس لئے تم مجھے معلومات مہیا کر سکتے ہو“...... رابرٹ نے کہا۔

”کس قسم کی معلومات۔ تم خود لارڈز جیسی ایجنسی کے چیف ہو۔ پھر بھی دوسروں سے معلومات حاصل کر رہے ہو۔ اس کی وجہ“۔ کرنل جیراڈ کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

”پہلے تفصیل سن لو۔ پھر مزید بات ہو گی“...... رابرٹ نے کہا۔

”ہاں بتاؤ“...... کرنل جیراڈ نے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میری ایجنسی لارڈز براہ راست وزارت دفاع کے تحت کام کرتی ہے۔ ہمیں اسرائیل کے وزیر دفاع نے پاکیشیا میں ایک مشن سونپا۔ وہاں کی ایک لیبارٹری سے اہم فارمولا حاصل کر کے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن تھا اس مشن میں کافرستان جو کہ پاکیشیا کا ہمسایہ ملک ہے، شامل تھا۔ بہرحال میں نے کرنل جیمز کو یہ مشن سونپ دیا۔ اس کا فون آیا تھا کہ وہ اسی فیصد کام مکمل کر چکا ہے لیکن سو فیصد کامیابی کے لئے اسے دو روز مزید کافرستان میں رہنا پڑے گا“...... رابرٹ نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے مشن کے بارے میں بتا دیا۔

”تو اب پرابلم کیا ہے“...... کرنل جیراڈ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ابھی ابھی اسرائیل کے صدر نے براہ راست مجھے فون کر کے اس مشن کے بارے میں پوچھا ہے۔ یوں لگتا تھا کہ وہ اس سلسلے

میں خاصے پریشان ہیں۔ ان سے میں کوئی سوال تو نہیں کر سکتا تھا لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ اس معمولی سے مشن میں اسرائیل کے صدر کی دلچسپی اور پھر ان کی پریشانی کیوں ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم نے طویل عرصہ حکومتی ایجنسی میں رہ کر گزارہ ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ایک عام سے مشن میں اسرائیل کے صدر کیوں اس قدر دلچسپی لے رہے ہیں''...... رابرٹ نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل جیراڈ کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ تم ہنس کیوں رہے ہو''...... رابرٹ نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''میں اس لئے ہنس رہا ہوں کہ اسرائیل کے صدر کو وجہ معلوم ہے لیکن تمہیں اس وجہ کا علم نہیں ہے جبکہ تمہیں لارڈز ایجنسی میں کافی عرصہ گزر چکا ہے''...... دوسری طرف سے کرنل جیراڈ نے کہا۔

''کون سی وجہ۔ کچھ بتاؤ تو سہی''......رابرٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

''اصل مسئلہ پاکیشیا ہے رابرٹ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ایکریمیا جیسا ملک خوفزدہ رہتا ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایجنٹ عمران۔ اس کا نام سنتے ہی بڑے بڑے چوکڑی بھول جاتے ہیں۔ اسرائیل کے صدر کو پریشانی اس بات کی ہو گی کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی تو وہ بہت بڑا نقصان

بھی کر سکتی ہے۔ وہ بے شمار بار اسرائیل آ کر اسرائیل کو زبردست نقصان پہنچا چکے ہیں اور اب بھی وہ کوئی بڑا نقصان کر سکتے ہیں''۔ کرنل جیراڈ نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ سنو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم یہودی نہیں ہو لیکن میں تمہیں یہودیوں کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دے سکتا''...... اس بار رابرٹ نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''مجھے تمہاری بات پر ہنسی آ رہی ہے لیکن میں نے اپنی ہنسی کو زبردستی روک لیا ہے اور تمہاری اس بات کو سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تمہیں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے لیکن اسرائیل کے صدر اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے وہ پریشان ہو رہے ہیں''...... کرنل جیراڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ انسان نہیں ہے۔ مافوق الفطرت ہیں جو سب ان سے ایسے ڈر رہے ہیں جیسے آدمی موت سے ڈرتا ہے۔ پاکیشیا تو پسماندہ اور چھوٹا سا ملک ہے۔ پھر پاکیشیا کی سیکرٹ سروس آسمان سے نہیں اترتی ہو گی''...... رابرٹ نے غصیلے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''رابرٹ۔ تمہارا واسطہ ان سے پہلی بار پڑ رہا ہے اس لئے تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ صدر صاحب کیوں پریشان ہیں''۔ کرنل جیراڈ نے جواب دیا۔

''اور اگر انہیں پتہ ہی نہ چل سکے کہ یہ کام کس نے کیا ہے تو پھر کیا ہو گا''...... رابرٹ نے کہا تو کرنل جیراڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تم پھر ہنس رہے ہو''...... رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو ہنس رہا ہوں کہ اتنی بڑی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی ایجنسی کے چیف ہونے کے باوجود تمہیں علم نہیں ہے۔ حالانکہ پوری دنیا اس بارے میں جانتی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے جس بات کو جتنا چھپایا جائے وہ اتنی ہی جلدی اسے ٹریس کر لیتے ہیں۔ بہرحال میرا مشورہ ہے تمہیں کہ تم کسی نہ کسی بہانے یہاں سے کہیں اور شفٹ ہو جاؤ اور جب وہ لوگ واپس پاکیشیا چلے جائیں یا مارے جائیں تب تک تم انڈر گراؤنڈ رہو''...... کرنل جیراڈ نے کہا۔

''سوری۔ میں تمہاری طرح بزدل نہیں ہوں۔ میں ان کے سامنے خم ٹھونک کر کھڑا رہوں گا کیونکہ ان سب کی موت میرے اور میری ایجنسی کے ہاتھوں لکھ دی گئی ہے۔ تھینک یو''...... رابرٹ نے غصے بھرے لہجے میں کہا اور رسیور کو کریڈل پر اس طرح پٹخا جیسے سارا قصور اس رسیور کا ہی ہو۔

''نانسنس۔ بزدل۔ نانسنس''...... رابرٹ غصے سے مسلسل خود کلامی کے انداز میں بول رہا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا کہ وہ اپنے اسسٹنٹ کرنل جیمز سے بات کرے۔ وہ تو

پاکیشیا میں ہی موجود ہے لیکن پھر اسے کرنل جیراڈ کی بات یاد آ گئی کہ وہ لوگ ہر بات کو ٹریس کر لیتے ہیں اس لئے اس نے عام فون سے بات کرنے کی بجائے سیٹلائٹ فون پر بات کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہ کال ہر لحاظ سے محفوظ تھی۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود خصوصی سیٹلائٹ فون نکال کر اس کو آن کیا اور پھر اس پر نمبرز پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی کرنل جیمز کی تصویر سکرین پر ڈسپلے ہونے لگ گئی جس کا مطلب تھا کہ کرنل جیمز سیٹلائٹ فون آپریٹ کر رہا ہے۔

''ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں''...... رابرٹ نے کہا۔

''یس باس۔ میں کرنل جیمز بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''کرنل جیمز۔ تمہارا مشن اب کس سٹیج پر ہے۔ تفصیل بتاؤ۔ میں نے اسرائیل کے صدر صاحب کو رپورٹ دینی ہے۔ وہ اس مشن کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں''...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں نے پہلے بھی رپورٹ دی ہے۔ ہم نے فارمولا حاصل کر لیا ہے اور میں نے اسے باقاعدہ چیک بھی کر لیا ہے۔ وہ درست ہے لیکن مشن کے دوسرے حصے پر عمل دو روز بعد ہونا تھا جو آج کسی بھی وقت مکمل ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کرنل جیمز نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تفصیل بتاؤ تاکہ صدر صاحب کو مطمئن کیا جا سکے''۔ رابرٹ

نے کہا تو کرنل جیمز نے تفصیل بتا دی۔

''اوکے۔ لیکن ایک بات بتاؤ کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تو تمہارے اس منصوبے کا علم نہیں ہوا''...... رابرٹ نے کہا۔

''اوہ نہیں باس۔ ہم نے باہر سے لیبارٹری کو اڑانا ہے۔ اندر سے کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ تمام کارروائی اس لیبارٹری کا ایک سائنسدان ڈاکٹر اکرم خود کر رہا ہے۔ وہی فارمولا وہاں سے نکال لایا ہے ورنہ ایسا ممکن ہی نہ تھا اور اب لیبارٹری کی تباہی کا سارا انتظام وہی ڈاکٹر اکرم ہی کر رہا ہے۔ ہم نے کسی سٹیج پر بھی خود کو نمایاں نہیں کیا اس لئے کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے۔ جہاں تک فارمولے کا تعلق ہے تو یہ صرف کاپی ہے۔ اصل فارمولا اندر موجود ہے۔ جب لیبارٹری تباہ ہو گی اور آگ لگے گی تو اصل فارمولا بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اس ڈاکٹر اکرم کا کیا ہو گا''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''اسے بھی گولی مار دی جائے گی اور وہاں موجود کافرستان کا ایجنٹ جو وہاں دکاندار بن کر کام کر رہا ہے اسے بھی گولی مار دی جائے گی اور آپ کو بتا دوں کہ کافرستان کے کرنل وشان کو بھی اس طرح ختم کر دیا جائے گا کہ اس کی موت فطری سمجھی جائے گی۔ پھر اس کی جگہ اس کی اسسٹنٹ نوما کو دے دی جائے گی اور چونکہ یہ کام ہم نے کیا ہو گا اس لئے نوما ہمیشہ ہمارے تحت کام کرتی رہے گی''...... کرنل جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کرنل وشان کی ہلاکت کا کیوں سوچا گیا''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''اس لئے باس کہ وہ فارمولے کی کاپی لینے پر بضد ہے اور میں نہیں چاہتا کہ کافرستان کے پاس بھی میزائل موجود ہو۔ نوما سے بات ہو چکی ہے۔ وہ اس پر اصرار نہیں کرے گی اور حکومت کافرستان کو یہی رپورٹ دی جائے گی کہ فارمولا نہیں مل سکا بلکہ لیبارٹری تباہ ہونے اور آگ لگنے کی وجہ سے فارمولا جل کر راکھ ہو چکا ہے''...... کرنل جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ ویری گڈ کرنل جیمز۔ یہ ایسا فول پروف پلان ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکے گی کہ فارمولا لیبارٹری سے باہر آیا بھی ہے یا نہیں اور یہ کارروائی کس نے کی ہے۔ گڈ۔ اوکے۔ گڈ بائی''...... رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور سیٹلائٹ فون کا رابطہ ختم کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ چاکاس پہاڑی والی لیبارٹری اور فیکٹری دونوں مکمل طور پر تباہ کر دی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں ایک سائنسدان ڈاکٹر اکرم کا نام لیا جا رہا تھا جو لیبارٹری کی تباہی سے ایک ہفتہ پہلے چھٹی پر گیا تھا اور پھر وہ واپس آ کر دو روز بعد پھر اپنے گاؤں میں کوئی ایمرجنسی ہونے کی وجہ سے فیکٹری سے باہر چلا گیا تھا اور جب لیبارٹری تباہ ہوئی تو اس وقت ڈاکٹر اکرم واحد آدمی تھا جو لیبارٹری سے باہر تھا۔ باقی تمام سائنسدان اور ان کے اسسٹنٹس سب لیبارٹری اور فیکٹری کی تباہی کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے تھے۔ عمران نے ڈاکٹر اکرم کی تصاویر سرداور سے لے کر تمام ممبران کو دے دی تھیں تا کہ وہ اسے تلاش کریں جبکہ ٹائیگر کے ذمے اس نے چاکاس پہاڑی علاقے میں ڈاکٹر اکرم کے بارے میں کوئی کلیو حاصل کرنے کا کام لگایا تھا اور اب وہ ٹائیگر یا اپنے کسی ساتھی کی طرف سے ڈاکٹر اکرم کا

ٹریس کر لئے جانے کی اطلاع کا منتظر تھا تا کہ اس کلیو سے کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔ کچھ دیر بعد سیل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر سامنے میز پر پڑے سیل فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے اسے اٹھا لیا۔ سکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے بٹن دبا کر رابطہ کیا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ کیا رپورٹ ہے چاکاس علاقے کی“...... عمران نے کہا۔

”باوجود شدید کوشش کے ڈاکٹر اکرم کا پتہ نہیں چل سکا۔ وہ اپنے آبائی گاؤں بھی نہیں گیا اور نہ ہی وہ ملحقہ کسی چھوٹے بڑے شہر میں نظر آیا ہے البتہ ایک دکاندار کی لاش پہاڑیوں کے قریب ملی ہے۔ اسے سینے میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ پولیس کی رپورٹ کے مطابق وہ چاکاس کی مین مارکیٹ میں قالینوں اور چادروں کا کام کرتا تھا اور ڈاکٹر اکرم کے ساتھ اکثر دیکھا جاتا تھا اور کئی بار ڈاکٹر اکرم اس کی دکان پر بھی دیکھا گیا ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر اکرم کہیں بھی نظر نہیں آ رہا۔ یہاں دارالحکومت میں بھی اس کی تلاش جاری ہے۔ آخر وہ کہاں جا سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”باس۔ ایک اہم اطلاع یہ بھی ملی ہے کہ دکاندار کا اصل نام پرکاش تھا جبکہ بحیثیت دکاندار اس کا نام کرامت تھا اور وہ اپنے آپ کو مسلم بھی ظاہر کرتا رہا لیکن وہ دراصل غیر مسلم تھا“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کارروائی کے پیچھے کافرستان ہے“......عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس اطلاع سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے باس کہ آپ کے نالج میں یہ اہم اطلاع لے آؤں“...... ٹائیگر نے کہا۔

”اب ہمیں پہلے ڈاکٹر اکرم کو ہی تلاش کرنا ہو گا۔ تم چاکاس میں کہاں ٹھہرے ہوئے ہو“......عمران نے کہا۔

”چاکاس میں سیاحوں کے لئے چند چھوٹے بڑے ہوٹل موجود ہیں۔ ان میں سے ایک ہوٹل چاکاس ویلی نام کا ہے میں وہاں ٹھہرا ہوا ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ میرے پاس ہے“...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”تم مزید انکوائری کرو۔ ہو سکتا ہے کہ میں خود بھی وہاں آ جاؤں“......عمران نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے سیل فون آف کر کے اسے دوبارہ اپنے سامنے رکھ لیا۔ کافرستان کا حوالہ ملنے پر عمران چونک پڑا تھا۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس

معاملے کو کیسے آگے بڑھایا جائے کہ اسے ناٹران کا خیال آ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ناٹران بول رہا ہوں“...... چند لمحوں بعد کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ناٹران کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان اور بدہان خود بول رہا ہوں“......عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

”حکم عمران صاحب“...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سنا ہے کہ تمہیں ترقی ملنے والی ہے اور تم ناٹران کی بجائے اب صرف ٹران ہونے والے ہو۔ جس طرح عید الفطر کے بعد دوسرا دن عید نہیں ہوتی بلکہ ٹرو کا دن کہلایا جاتا ہے“......عمران کی زبان رواں ہوگئی۔

”عمران صاحب۔ ایسی ترقی نہیں چاہئے جس سے آدمی ٹرو بن جائے“...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا تمہاری مرضی۔ اب تم مستقل ناٹران رہنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے“......عمران نے بڑھے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

”شکریہ عمران صاحب۔ اب وہ حکم بھی دے دیں جس کے لئے آپ نے فون کیا ہے“...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا سے ملحقہ علاقے چاکاس میں پاکیشیا کی ایس ایس

میزائل تیار کرنے والی لیبارٹری اور فیکٹری تھی۔ وہاں سے نہ صرف ایس ایس میزائل کا فارمولا چرایا گیا ہے بلکہ اس لیبارٹری اور فیکٹری دونوں کو بھی بلاسٹ کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اس لیبارٹری کے ایک سائنسدان ڈاکٹر اکرم کا نام لیا جا رہا ہے لیکن ڈاکٹر اکرم غائب ہے اور باوجود شدید کوشش کے وہ کہیں نظر نہیں آ رہا البتہ ایک آدمی کی لاش پہاڑیوں پر سے ملی ہے جسے سینے میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ شخص چاکاس مارکیٹ میں دکاندار تھا اور ڈاکٹر اکرم کے ساتھ اس کے گہرے تعلقات تھے۔ ڈاکٹر اکرم بھی اس کی دکان پر آتا جاتا رہتا تھا۔ اہم خبر جو ملی ہے وہ یہ ہے کہ اس دکاندار کا اصل نام پرکاش تھا جبکہ وہ مسلم نام کے ساتھ دکان پر کام کرتا تھا۔ اس اطلاع کا مطلب ہے کہ اس کھیل کے پیچھے کسی نہ کسی انداز میں کافرستان کا بھی ہاتھ ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم ایسے لوگوں کو ٹٹولو جو اس سلسلے میں کوئی رہنمائی دے سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر اکرم کو کافرستان پہنچا دیا گیا ہو‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’عمران صاحب۔ مجھے کچھ روز پہلے رپورٹ ملی ہے کہ کافرستان کے وزیراعظم نے ایک نئی ایجنسی قائم کی ہے جس کا سربراہ ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل وشان کو بنایا گیا ہے۔ اس کی اسسٹنٹ ایک خوبصورت خاتون ہے جس کا اصل نام تو پورنیا ہے لیکن اسے نوما کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ باقی ممبران بھی

ایجنسیوں سے ہی لئے گئے ہیں۔ اس بارے میں ایک اطلاع ملی تھی کہ کرنل وشان اور نوما کسی اجنبی آدمی کے ساتھ اس راستے کے ذریعے پاکیشیا گئے ہیں جو راستہ سمگلنگ کے لئے کام آتا ہے اور جہاں کسی قسم کی کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے۔ میں نے اس پر مزید تحقیق کرنے کے لئے اپنے ایک آدمی کی ڈیوٹی لگائی ہے لیکن ابھی تک اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ دکاندار اس ایجنسی کے لئے کام کرتا ہو‘‘...... ناٹران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’کیا نام ہے اس نئی ایجنسی کا‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’اس کا نام بلیک راڈ ہے‘‘...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’اوکے۔ تم اس پر تیزی سے کام کرو اور مجھے سیل فون پر فوراً اطلاع دینا۔ یہ فارمولا ہمارے لئے بے حد اہمیت رکھتا ہے‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’ایسا ہی ہو گا عمران صاحب۔ میں جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گا‘‘...... ناٹران نے کہا تو عمران نے اللہ حافظ کہتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

چاکاس میں جہاں لیبارٹری موجود تھی اس کے شمال میں تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر چند ہوٹل بنے ہوئے تھے۔ یہاں آنے والے سیاح ان ہوٹلوں میں ٹھہرنا زیادہ پسند کرتے تھے کیونکہ ہوٹل ایسی جگہ پر بنائے گئے تھے کہ ہوٹل کے باہر کھڑے ہو کر جب پورے ماحول کو دیکھا جاتا تو بے اختیار منہ سے حیرت کے کلمات نکل جاتے۔ اس وقت پارس ہوٹل کے شمالی طرف جہاں سے سڑک سیدھی اس ہوٹل کے ساتھ سے گزر کر آگے بڑھتی تھی کرنل وشان، نوما اور کرنل جیمز تینوں موجود تھے۔ ان کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں جہاں سے سڑک ایک پہاڑی کی اوٹ سے نکل کر اس ہوٹل کی طرف آ رہی تھی۔

''یہ ڈاکٹر اکرم اور پرکاش آ کیوں نہیں رہے۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی گڑ بڑ ہو چکی ہے''...... کرنل جیمز نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ پریشان نہ ہوں۔ پرکاش بہت تجربہ کار اور عقل مند آدمی ہے۔ وہ ابھی آ جائیں گے''...... کرنل وشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کرنل جیمز درست کہہ رہے ہیں باس۔ وقت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اب تک واقعی ان دونوں کو آ جانا چاہئے تھا''...... نوما نے کرنل جیمز کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو کرنل جیمز بے اختیار مسکرا دیا۔

''وہ آ گئے''...... اسی لمحے کرنل وشان نے کہا تو نوما اور کرنل جیمز دونوں چونک پڑے۔ ایک جیپ پہاڑی کی اوٹ سے نکل کر اب ہوٹل کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی اور پھر چند منٹ بعد ہی جیپ ان کے قریب آ کر رک گئی اور جیپ میں سے ڈاکٹر اکرم اور پرکاش دونوں باہر آ گئے۔

''کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔ کوئی چیکنگ تو نہیں ہوئی''...... کرنل جیمز نے آگے بڑھ کر کہا۔

''چیکنگ تو بہرحال تھی لیکن میں ہر لحاظ سے کامیاب رہا ہوں۔ پہلے فارمولا نکال کر اور اب بارودی بسکٹ اندر پہنچا کر''...... ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''ڈی چارجر آپ کے پاس ہے''...... کرنل جیمز نے پوچھا۔

''ہاں۔ لیکن یہ کام بھی میں ہی کروں گا''...... ڈاکٹر اکرم نے کہا۔

''نہیں ڈاکٹر۔ یہ کام میں کروں گی تا کہ تمہارے دل میں میرے لئے جگہ بن جائے اور میں تمہارے ساتھ ایکریمیا میں رہ سکوں''...... نوما نے آگے بڑھ کر بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا ٹھیک ہے۔ چلو یہ کریڈٹ تم لے لو لیکن یہاں تو آبادی ہے۔ ہمیں ایسی جگہ سے اسے فائر کرنا ہے جہاں سے کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے''...... ڈاکٹر اکرم نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس میں ایک جدید ساخت کا ڈی چارجر موجود تھا جس پر خصوصی ریشوں سے بنا ہوا کور موجود تھا۔ ڈاکٹر اکرم نے کور اتار کر اسے واپس اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''اس ڈی چارجر کی رینج کتنی ہے''...... کرنل جیمز نے پوچھا۔

''دو ڈھائی میل کے قطر میں اسے فائر کیا جا سکتا ہے''۔ ڈاکٹر اکرم نے جواب دیا۔

''اوکے۔ پھر ہمیں اس طرف جیپ میں جانا چاہئے جہاں سے ہم کافرستان پہنچ سکیں۔ وہاں پہنچ کر اسے فائر کریں گے اور پھر ہم واپس کافرستان چلے جائیں گے۔ یہاں جو کچھ ہوتا ہے، ہوتا رہے۔ ہم پھر ہر قسم کے خطرے سے آزاد رہیں گے''...... کرنل جیمز نے کہا تو سب نے اس کی تائید کر دی اور پھر چند لمحوں بعد ایک جیپ میں کرنل وشان، کرنل جیمز اور پرکاش موجود تھے جبکہ دوسری جیپ میں ڈاکٹر اکرم اور نوما سوار تھے۔ ڈرائیونگ نوما کر رہی تھی

جبکہ سائیڈ سیٹ پر ڈاکٹر اکرم بیٹھا ہوا تھا۔

''وعدہ کرتی ہو کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی''...... ڈاکٹر اکرم نے نوما سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''نوما ایک بار جو کہہ دیتی ہے وہ ہمیشہ اس پر پابند رہتی ہے۔ بے فکر رہو۔ تمہاری اتنی خدمت کروں گی کہ دنیا جنت میں تبدیل ہو جائے گی''...... نوما نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب میرے پاس اتنی دولت ہو چکی ہے کہ ہم باقی ساری عمر لارڈز کے طور پر بسر کر سکتے ہیں''...... ڈاکٹر اکرم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے نوما کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نوما نے سیل فون جیکٹ کی جیب سے نکال کر دیکھا تو سکرین پر کرنل وشان کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔

''یس۔ نوما بول رہی ہوں''...... نوما نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''ہم اس راستے میں داخل ہونے والے ہیں جہاں سے ہم ادھر آئے تھے۔ مزید آگے جانے پر ہم ڈی چارجر کی رینج سے باہر نکل جائیں گے اس لئے اگلے موڑ پر جیپ روک لینا تا کہ لیبارٹری کو تباہ بھی کر دیا جائے اور تمام پلان پر بھی عمل درآمد کر لیا جائے''...... کرنل وشان نے کہا۔

''اوکے باس''...... نوما نے مسکراتے ہوئے کہا اور سیل فون آف کر کے اسے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"لیبارٹری کی تباہی کے علاوہ اور کیا پلاننگ ہے"...... ڈاکٹر اکرم نے قدرے مشکوک لہجے میں نوما سے پوچھا تو نوما بے اختیار ہنس پڑی۔

"فوری واپسی بھی تو پلاننگ کا حصہ ہے کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کے بعد پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس حرکت میں آ سکتی ہے"...... نوما نے کہا تو ڈاکٹر اکرم نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد ایک چٹان کے پیچھے لے جا کر نوما نے جیپ روک دی اور پھر وہ جیپ سے نیچے اتری اور ڈاکٹر اکرم بھی جیپ سے نیچے اتر آیا۔ چند لمحوں بعد کرنل وشان کی جیپ بھی وہاں پہنچ گئی۔ کرنل جیمز، اور کرنل وشان کے ساتھ پرکاش بھی جیپ سے نیچے اتر آیا۔

"نوما تم ڈی چارجر سے فائر کرو۔ اس کے بعد ہم سب تیزی سے روانہ ہو جائیں گے"...... کرنل وشان نے کہا۔

"یس باس"...... نوما نے کہا اور پھر جیکٹ کی جیب سے ڈی چارجر نکال کر وہ ایک اونچی چٹان پر چڑھ گئی۔

"سگنل راستے میں کہیں رک تو نہیں جائیں گے"...... نوما نے ڈاکٹر اکرم سے کہا جو نیچے کھڑا تھا۔

"نہیں۔ یہ خصوصی سیٹلائٹ سے رابطے میں ہیں"...... ڈاکٹر اکرم نے کہا تو نوما نے ہاتھ اونچا کر کے بٹن پریس کر دیا۔ ڈی چارجر پر نیلے رنگ کا بلب جل اٹھا اس کا مطلب تھا کہ بارودی

بسکٹ فائر کے لئے ہر لحاظ سے اوکے ہے پھر جیسے ہی نوما نے دوبارہ بٹن پریس کیا تو نیلے رنگ کا بلب جھماکے سے سرخ رنگ کا ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجھ گیا۔ سب کی نظریں اس طرف جمی ہوئی تھیں جس طرف چاکاس پہاڑی کے اندر لیبارٹری اور فیکٹری دونوں تھیں اور پھر چند لمحوں بعد دور ایک خوفناک دھماکے کی زور دار آواز سنائی دی اور زمین اس طرح ہلنے لگی جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو اور پھر آسمان پر شعلے اور دھوئیں کے بادل سے پھیلتے چلے گئے۔

"گڈ۔ لیبارٹری اور فیکٹری دونوں ختم"...... کرنل جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے ہی لمحے سامنے کھڑے پرکاش کے سینے پر جیسے گولیوں کی بارش سی ہوئی اور پرکاش چیختا ہوا نیچے گر گیا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ"...... ڈاکٹر اکرم چند لمحوں تک تو حیرت سے یہ سب دیکھتا رہا پھر یکلخت چیخ کر بولا۔

"اپنے اور تمہارے خلاف ثبوت ختم کیا ہے ورنہ اس کے ذریعے دشمن ایجنٹ ہم تک پہنچ سکتے تھے"...... کرنل وشان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل جائیں۔ کسی بھی لمحے یہاں ایجنٹ پہنچ سکتے ہیں"...... نوما نے کہا۔

"لیکن ہمیں آگے جا کر جیپیں کہیں چھوڑنا پڑیں گی"...... کرنل وشان نے کہا۔

''آؤ تو سہی۔ اس کا بھی بندوبست کر لیں گے''...... نوما نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا تو کرنل جیمز کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ کرنل وشان کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا کیونکہ نوما نے آج تک اس لہجے میں اس کے ساتھ کبھی بات نہیں کی تھی۔

''یہ تم کس لہجے میں مجھ سے بات کر رہی ہو''...... کرنل وشان نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری باس''...... نوما نے سر جھکا کر معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آئندہ خیال رکھنا''...... کرنل وشان نے کہا اور پھر وہ سب ایک بار پھر جیپوں میں سوار ہو گئے۔ پرکاش کی لاش وہیں پڑی رہی اور جیپیں آگے بڑھ گئیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی خطرناک اور ڈھلوانی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے آگے اس قدر ڈھلوان تھی کہ وہ کسی طرح بھی جیپوں کو کنٹرول میں نہ رکھ سکتے تھے۔ اس لئے اب یہاں سے انہوں نے آگے پیدل جانا تھا چنانچہ جیپیں روک دی گئیں اور وہ سب نیچے اتر کر پیدل آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ پھر وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ایک سرنگ نما کریک تھا جو پہاڑ کی ایک طرف سے دوسری طرف جا نکلتا تھا۔

''ڈاکٹر اکرم۔ آپ تھک تو نہیں گئے''...... اچانک نوما نے

قدرے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو''...... ڈاکٹر اکرم نے چونک کر کہا۔

''تاکہ تمہیں آرام مہیا کیا جا سکے''...... نوما نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''آرام۔ وہ کیسے۔ چلنا تو ہم نے پیدل ہی ہے''...... ڈاکٹر اکرم نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عارضی آرام نہیں بلکہ مستقل آرام''...... نوما نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر اکرم کچھ سمجھتا، تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں ڈاکٹر اکرم کے سینے پر پڑیں اور ڈاکٹر اکرم چیختا ہوا پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحوں تک ڈھلوان پر لڑھکنے کے بعد ایک چٹان کے ساتھ ٹکرا کر رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے دوبارہ جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔

''اس کی جیبوں میں میرے گارنیٹڈ چیک ہوں گے۔ وہ نکال کر مجھے دے دو''...... کرنل جیمز نے کہا اور نوما آگے بڑھی اور اس نے جھک کر ڈاکٹر اکرم کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ ایک جیب سے دونوں چیک برآمد ہو گئے اور نوما نے دونوں چیک کرنل جیمز کی طرف بڑھا دیئے۔

”اور کیا ہے اس کی جیبوں میں“...... کرنل وشان نے پوچھا۔

”اس کے کاغذات ہیں اور تھوڑا سا کیش“...... نوما نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب چلو“...... کرنل وشان نے کہا تو کرنل جیمز نے نوما کی طرف دیکھا تو نوما نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے کہہ رہی ہو کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر کرنل وشان، کرنل جیمز اور نوما تینوں آگے بڑھتے رہے اور پھر کافی فاصلہ طے کر کے وہ کافرستان کی حدود میں داخل ہوئے تو کرنل وشان نے فون کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر سے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر وہاں منگوا لیا۔

”ایک گھنٹہ تو آگے لگ ہی جائے گا۔ ہم چاہیں تو چٹانوں پر بیٹھ کر آرام کر سکتے ہیں“...... کرنل وشان نے کرنل جیمز سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آرام تو ظاہر ہے کرنا ہی ہو گا لیکن کیا آرام کرنے کے لئے یہ جگہ مناسب بھی ہے یا نہیں“...... کرنل جیمز نے نوما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہاں تو ایسے ہی آرام ہو سکتا ہے“...... کرنل وشان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوکے۔ چلو آرام کر لیتے ہیں۔ کیوں نوما“...... کرنل جیمز نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آپ آرام کر سکتے ہیں“...... نوما نے کہا تو کرنل جیمز

نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔

”یہ کیا“...... کرنل وشان نے چونکتے ہوئے کہا۔

”اس کے بغیر ابدی آرام نہیں مل سکتا“...... کرنل جیمز نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل وشان صورت حال کو سمجھ کر کوئی جوابی اقدام کرتا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ کرنل وشان کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے خلاف بھی ایسی کارروائی کی جا سکتی ہے۔

”اب اس کی لاش کا کیا کریں۔ یہیں چھوڑیں یا ہیلی کاپٹر پر ساتھ لے جائیں“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہاں یہی بتائیں گے کہ دشمن ایجنٹوں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے“...... نوما نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ نے اس لئے کرنل وشان کا خاتمہ کیا ہے کہ وہ آپ سے فارمولے کی کاپی طلب کر رہا تھا یا کوئی اور بات بھی تھی درمیان میں“...... نوما نے کہا تو کرنل جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ یہ فارمولا اس قدر اہم ہے کہ اسے ہم ایکریمیا کے حوالے بھی نہیں کر سکتے۔ ہم اسے صرف

اسرائیل تک ہی محدود رکھیں گے“...... کرنل جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے وعدہ کیا تھا کہ تم حکومت سے کہہ کر مجھے بلیک راڈ کی چیف بنا دو گے۔ اس بارے میں تمہارے ذہن میں کیا ہے“...... نوما نے کہا۔

”پہلے تو میں فارمولا لے کر اسرائیل جاؤں گا۔ پھر وہاں سے فارغ ہو کر میں اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر سے تمہارے وزیر اعظم کو سفارش کراؤں گا اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ان کی کال ریجیکٹ نہیں کی جائے گی“...... کرنل جیمز نے جواب دیا۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹر کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔

”اور اگر تم یہاں سے جانے کے بعد سب کچھ بھول بھال گئے تو پھر“...... نوما نے کہا تو کرنل جیمز بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

”تم بھولنے والی چیز ہی نہیں ہو“...... کرنل جیمز نے کہا تو نوما کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو حسب روایت وہاں موجود بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”عمران صاحب۔ آپ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے آپ کو“...... رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ بعض باتوں پر ہم سرے سے سوچتے ہی نہیں حالانکہ ان پر غور و فکر ضرور ہونا چاہئے“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کون سی باتیں عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تمہارا نام بلیک زیرو ہے جبکہ پاکیشیا کی لیبارٹری پر حملہ کرنے والی تنظیم کا نام بلیک راڈ ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے کہ اچھے خاصے وائٹ کلر ہونے کے باوجود تمہیں بلیک بننا کیوں پسند ہے“۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ نام بھی آپ نے رکھا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی لئے تو سوچ رہا ہوں لیکن بلیک کا مطلب ہے بلیک سرے سے ہے ہی نہیں یعنی مکمل وائٹ"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو عمران کی اس وضاحت پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب اگر تم ٹوٹل وائٹ ہونے پر خوش ہو تو عمرو عیار کی زنبیل نکال کر مجھے دو اور میرے لئے چائے بھی لے آؤ تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ خوشی منا سکوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے میز کی ایک دراز کھول کر اس میں سے ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھائی اور پھر دراز بند کر کے وہ اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈائری اٹھا کر ابھی کھولی ہی تھی کہ اس کی جیب میں موجود سیل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سکرین پر ٹائیگر کا نمبر ڈسپلے ہو رہا تھا۔ عمران نے رابطے کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ ڈاکٹر اکرم کی لاش سمگلنگ کے لئے استعمال ہونے والے راستے میں ایک پہاڑی راستے سے مل گئی ہے۔ یہ راستہ

پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اکرم کو سینے پر گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ بات یقینی ہے کہ اس کارروائی کے پیچھے کافرستان ہے۔ اس ڈاکٹر اکرم کی تلاشی تو لی گئی ہو گی۔ کیا برآمد ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی جیب سے اس کا لیبارٹری کارڈ اور تھوڑے سے کرنسی نوٹ برآمد ہوئے ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی اطلاع یا رپورٹ کہ کس نے ایسا کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ یہ راستہ بے حد دشوار گزار ہے۔ اس لئے ادھر کوئی آدمی ویسے ہی نہیں جاتا لیکن میں کوشش کروں گا کہ مزید معلومات حاصل کر سکوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا لیکن فون بند ہوتے ہی فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے دوبارہ فون آن کیا تو سکرین پر ناٹران کا نام ڈسپلے ہونے لگا تو عمران نے رابطے کا بٹن آن کر دیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رابطے کا بٹن آن ہوتے ہی کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں عمران صاحب۔ آپ کے فلیٹ سے کال اٹنڈ نہیں کی گئی اس لئے سیل فون سے کال کر رہا ہوں"...... ناٹران

کی آواز سنائی دی۔

''سلیمان نے کال اٹنڈ نہیں کی تو وہ مارکیٹ گیا ہوا ہو گا۔ بہرحال کوئی خاص بات''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ بلیک راڈ کا چیف کرنل وشان ہلاک ہو چکا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کرنل وشان پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان اپنی اسسٹنٹ پورنیما جسے نوما کہا جاتا ہے کے ساتھ کسی بڑی سمگلر تنظیم کی کارروائی کو چیک کرنے گیا تھا کہ اچانک ایک طرف سے گولیاں چلائی گئیں اور کرنل وشان سینے پر گولیاں کھا کر ہلاک ہو گیا جبکہ نوما ایک بڑی چٹان کے پیچھے چھپ کر بچ گئی اور حملہ آور فرار ہو گئے۔ اس پر نوما نے بلیک راڈ کا ہیلی کاپٹر طلب کیا اور پھر اس ہیلی کاپٹر پر کرنل وشان کی لاش کافرستان لائی گئی ہے''...... ناٹران نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حملہ آور کرنل وشان کو ہلاک کر کے اور نوما کو چھوڑ کر بھاگ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ نے درست کہا ہے عمران صاحب۔ یہ بات میرے حلق سے بھی نہیں اتر رہی تھی۔ اس لئے میں نے مزید گہرائی میں جا کر معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو ایک اہم رپورٹ سامنے آ گئی کہ دو تین روز پہلے کرنل وشان اور نوما کے ساتھ ایک غیر ملکی جس کا نام کرنل جیمز بتایا گیا ہے، اکٹھے اس راستے پر جیپوں کے ذریعے پاکیشیا کی طرف گئے تھے۔ انہیں دشوار گزار راستے پر پیدل چل کر

پاکیشیا جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور اب واپسی پر کرنل وشان کی لاش کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں نوما کے ساتھ وہ کرنل جیمز بھی موجود تھا''...... ناٹران نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''تم نے اسے غیر ملکی کہا ہے۔ کیا یہ معلوم ہوا کہ اس کا تعلق کس ملک سے ہے اور وہ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کافرستان پہنچتے ہی طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان سے یورپی ملک پالینڈ چلا گیا ہے اور نوما نے یہ طیارہ چارٹرڈ کرایا ہے''۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس چارٹرڈ پرواز کے کاغذات مع اس میں سوار لوگوں کے کاغذات حاصل کرو اور جلد از جلد چیف کو بھجوا دو''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نوما کے بارے میں بھی رپورٹ لیتے رہنا۔ اس کا کردار خاصا متنازعہ نظر آ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بھی اوکے کہہ کر سیل فون آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر سامنے رکھی ہوئی چائے کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ بلیک زیرو اس دوران چائے کی پیالیاں لے آیا تھا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ دی تھی اور دوسری پیالی اٹھائے وہ میز کی دوسری طرف موجود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا گورکھ دھندہ ہے۔ کافرستان کی سرکاری ایجنسی کا چیف اس طرح مارا جائے۔ پاکیشیا کا سائنسدان ہلاک ہو جائے اور اس سے پہلے کافرستان کا پرکاش جو پاکیشیا میں اپنے آپ کو کرامت ظاہر کرتا تھا اس کی لاش ملے اور وہ غیر ملکی کرنل جیمز صحیح سلامت کافرستان سے پالینڈ چلا جائے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرے خیال کے مطابق ہمیں اپنے لوگوں کی غداری کی وجہ سے یہ دن دیکھنا پڑا ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر اکرم نے غداری کی ہے لیکن پھر اسے ہلاک کیوں کیا گیا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''غداروں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ کام نکلوا لینے کے بعد ان کے ساتھی ان کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ یہی کام ڈاکٹر اکرم کے ساتھ کیا گیا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... کچھ دیر بعد رابطہ ہونے پر جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جولیا کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''ڈاکٹر اکرم کی لاش پاکیشیا اور کافرستان کی ملحقہ پہاڑیوں سے پولیس کو مل گئی ہے اس لئے ٹیم کو ڈاکٹر اکرم کی تلاش سے روک دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی''...... عمران نے مخصوص انداز

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے جواب سنے بغیر رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اب اس کرنل جیمز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوں گی کہ اس کا تعلق کس ملک اور کس تنظیم سے ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ناٹران اس کے کاغذات تمہارے پاس بھیجے گا تو پھر اس بارے میں معلومات مل سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ اس کی تصویر پر انحصار کر رہے ہیں لیکن وہ میک اپ میں بھی ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن نفسیاتی طور پر وہ اس وقت تک اس حلیئے میں رہے گا جو کاغذات پر موجود تصویر کا ہے جب تک کہ یہ طے نہ ہو جائے کہ اب ان کاغذات کو مزید استعمال نہیں کیا جائے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ناٹران بول رہا ہوں چیف۔ عمران صاحب نے مجھے فون کر کے''...... ناٹران نے بولنا شروع کیا ہی تھا کہ عمران نے اس کی بات کاٹ دی۔

''مجھے عمران نے رپورٹ دے دی تھی۔ تم وقت ضائع نہ کیا

کرو۔ وہ کاغذات ملے ہیں تمہیں یا نہیں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ وہ میں نے سپیشل فیکس پر بھجوا دیئے ہیں''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب بلیک راڈ کا چیف کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی تو قائم مقام چیف نوما ہے۔ کرنل وشان کی آخری رسومات کے بعد شاید فیصلہ کیا جائے کہ کون اس کا مستقل چیف ہو گا''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو پہلے ہی سپیشل فیکس کا سن کر کرسی سے اٹھ کر لیبارٹری روم کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں سپیشل فیکس مشین نصب تھی جس سے واقعی کاغذات اور تصاویر بھجوائی جا سکتی تھیں لیکن بھجوائے جانے والے کو معلوم ہی نہ ہو سکتا تھا کہ یہ کاغذات اور تصاویر حتمی طور پر کہاں پہنچتی ہیں۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چند کاغذات موجود تھے۔ اس نے وہ کاغذات عمران کے سامنے رکھ دیئے تو عمران نے کاغذات کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

''کرنل جیمز۔ پالینڈ کا باشندہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کا مستقل پتہ پالینڈ کے دارالحکومت کا لکھا گیا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے میز پر موجود سرخ جلد والی ڈائری اٹھا کر اسے کھولا اور پھر اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد اس نے ڈائری بند

کی اور اسے واپس میز پر رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

''پالینڈ کے دارالحکومت کارسبا کے گولڈن کلب کے جنرل مینجر ڈیوڈ کا خصوصی نمبر دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

''یس''...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کے وقفے کے بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''مسٹر ہارڈ مین۔ کیا آپ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے واقف ہیں''...... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

''عمران۔ ڈگریاں۔ اوہ۔ اوہ۔ یس یس۔ وہ۔ وہ شرارتی عمران۔ اوہ ہاں۔ بالکل بالکل۔ کیا ہوا ہے اسے۔ مجھے بتاؤ''۔

دوسری طرف سے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ابھی تو کچھ نہیں ہوا لیکن خطرہ تھا کہ اگر ہارڈ مین کو غصہ آ گیا تو پھر بیچارے عمران کا کیا بنے گا۔ اس لئے پوچھنے کی جرأت کی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تو تم خود عمران بول رہے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تم دوسروں کا امتحان لینا کیوں شروع کر دیتے ہو۔ وہ بھی اتنے طویل گیپ کے بعد یکلخت فون کر کے امتحان لینا شروع کر دیتے ہو۔ تم سیدھے سادے انداز میں اپنا تعارف کرا کر بات کیوں نہیں کرتے''...... ڈیوڈ نے کہا۔ اس کے لہجے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کا غصہ مصنوعی تھا۔

''ہارڈ اور سافٹ کا فرق خوفزدہ کر دیتا ہے کیونکہ ہارڈ پر کوئی نشان مستقل نہیں رہتا''...... عمران نے فلسفیانہ انداز میں کہا تو دوسری طرف سے ہارڈ مین ڈیوڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے۔ بہرحال بتاؤ کون سا ایسا کام ہے جس کے لئے تمہیں اتنے عرصے بعد فون کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ظاہر ہے پالینڈ میں تم سے زیادہ ایماندار اور کوئی ہے ہی نہیں''...... عمران نے کہا تو ہارڈ مین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''خوشامد کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل بات بتاؤ''...... ہارڈ مین نے کہا۔

''ایک صاحب ہیں جن کا نام کرنل جیمز بتایا گیا ہے۔ کافرستان میں ایک نئی ایجنسی بلیک راڈ کے چیف کرنل وشان اور اس کی نائب نوما کے ساتھ پاکیشیا کے خلاف کارروائی کرتے رہے ہیں۔ پاکیشیا کی ایک لیبارٹری کے سائنسدان ڈاکٹر اکرم نے غداری کی اور ایک فیوچر میزائل کا فارمولا لیبارٹری سے نکال کر ان لوگوں کو دے دیا گیا پھر لیبارٹری تباہ کر دی گئی۔ اس کے بعد ایک اور حیران کن دور شروع ہوا۔ ڈاکٹر اکرم کو ہلاک کر دیا گیا۔ بلیک راڈ کے چیف کرنل وشان کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور نوما اور کرنل جیمز آپس میں مل گئے۔ کافرستان اور پاکیشیا کی متصل پہاڑیوں میں سے ایک خفیہ راستے کے ذریعے یہ دونوں کافرستان پہنچ گئے۔ پھر وہاں سے مزید انکوائری پر معلوم ہوا کہ کرنل جیمز نے نوما کی مدد سے طیارہ چارٹرڈ کرایا اور پالینڈ چلا گیا''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس میں میرا کیا کردار ہو سکتا ہے۔ بتاؤ''...... ہارڈ مین نے کہا۔

''کیا یہ کرنل جیمز پالینڈ کا ایجنٹ ہے یا نہیں۔ یہ پوچھنا تھا''۔ عمران نے کہا۔

''کیا اس کی کوئی تصویر ہے تمہارے پاس یا اس کا کوئی پتہ۔ کیونکہ کرنل جیمز نام کا کوئی ایجنٹ پالینڈ کی کسی سرکاری یا غیر سرکاری ایجنسی کا آدمی نہیں ہے''...... ہارڈ مین نے کہا۔

''کس پتے پر تمہیں کاغذات بھجوائے جائیں۔ کرنل جیمز نے

طیارہ چارٹرڈ کراتے ہوئے جو کاغذات دیئے ہیں ان کی نقول میرے پاس پہنچ گئی ہیں۔ میں ان کاغذات کو کراس ورڈ پر بھجوا دیتا ہوں۔ ایک گھنٹے کے اندر یہ تمہارے پاس پہنچ جائیں گے''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پتہ بتا دیا گیا۔

''او کے۔ میں کاغذات بھجواتا ہوں۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''پتہ تم نے نوٹ کر لیا ہے۔ یہ کاغذات کراس ورڈ سے اس پتے پر بھجوا دو''...... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے کہا جس نے پہلے ہی پتہ نوٹ کر لیا تھا۔ اس لئے بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر ڈیوڈ سے فون پر رابطہ کیا۔

''کاغذات مل گئے ہیں ہارڈ مین یا نہیں''...... رابطہ ہوتے ہی عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ مل گئے ہیں اور میں نے تمہارا کام بھی کر لیا ہے یعنی کرنل جیمز کے بارے میں معلومات''...... ہارڈ مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا معلوم ہوا ہے''...... عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک لاکھ ڈالرز خرچ آئے ہیں۔ دو لاکھ ڈالرز تمہیں دینا ہوں گے''...... ہارڈ مین نے کہا۔

''اچھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم مجھ جیسے مفلس و قلاش آدمی کو مفت معلومات مہیا کرو گے۔ چلو اچھا۔ تمہاری مرضی''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم کتنے مفلس اور قلاش ہو۔ اس لئے تو صرف ٹوکن معاوضہ لے رہا ہوں''...... ہارڈ مین نے ہنستے ہوئے کہا۔

''او کے بینک کی تفصیل بتاؤ میں ٹوکن بھجوا دوں گا''...... عمران نے کہا تو ہارڈ مین نے ہنستے ہوئے اسے بینک اور اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دی جو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے نوٹ کر لی۔

''او کے۔ اب بتاؤ کیا معلومات ملی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کرنل جیمز پالینڈ کا نہیں اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ اسرائیل نے ایک ایجنسی بنائی ہوئی ہے جس کا نام لارڈز رکھا گیا ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر اسرائیل میں نہیں بلکہ ایکریمیا کی ریاست لوسانو میں ہے لیکن اسے بے حد خفیہ رکھا گیا ہے۔ لارڈز ایجنسی کے ایجنٹ کو رائل ایجنٹ کہا جاتا ہے۔ کرنل جیمز طویل عرصے تک ایکریمین ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے لیکن اس کے باوجود وہ لارڈز ایجنسی کا چیف نہیں ہے بلکہ سپر ایجنٹ ہے لیکن اسرائیل اور اسرائیلی حکومت میں اس کا بے پناہ اثر و رسوخ ہے۔ کرنل جیمز کافرستان سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پالینڈ کے دارالحکومت پہنچا اور پھر یہاں سے ایک فلائٹ کے ذریعے وہ اسرائیل چلا گیا اور ابھی تک وہیں

ہے''...... ہارڈ مین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم کرنل جیمز کو پہلے سے جانتے ہو یا اب تعارف ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھ گیا کہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ جو کاغذات تم نے بھجوائے ہیں ان میں کرنل جیمز کی جو تصویر ہے وہی کرنل جیمز کا اصل چہرہ ہے۔ میں جب ایکریمین ایجنسی میں تھا تو اس کے ساتھ دو تین مشنز پر کام کر چکا ہوں''...... ہارڈ مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسرائیل میں اس کی موجودگی کو چیک کرنا ہو تو اس کے لئے کوئی ٹیپ دیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ مستقل اسرائیل میں نہیں رہتا لوسانو میں رہتا ہے۔ لوسانو میں اس کے بارے میں تم گرینڈ فادر سے معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ امید ہے کہ تم گرینڈ فادر کو جانتے ہو گے۔ بہت مشہور آدمی ہے''...... ہارڈ مین نے کہا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ ٹھیک ہے شکریہ۔ معاوضہ اور ٹوکن دونوں پہنچ جائیں گے۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن اسرائیل کا ہے''...... سامنے بیٹھے بلیک زیرو نے کہا۔

''لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ کافرستانی ایجنسی نے اس

کے ساتھ مل کر کام کیوں کیا ہے۔ کیا فارمولے کی ایک کاپی کافرستان نے بھی حاصل کی ہے۔ ناٹران سے بات کرنا پڑے گی''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ ناٹران بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل جیمز کے بارے میں مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ وہ اسرائیلی ایجنٹ ہے۔ اس نے کافرستان سے مل کر آپریشن کیا ہے۔ اس میں پاکیشیا کا ایک اہم فارمولا چوری کیا گیا ہے۔ پھر کافرستان کے کرنل وشان کو ہلاک کر دیا گیا۔ ایسا کیوں ہوا ہے۔ کیا اسرائیل نے فارمولے کی کاپی کافرستان کو دی ہے یا نہیں۔ یہ تمام باتیں تم نے فوری طور پر معلوم کر کے رپورٹ کرنی ہے''...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

ایکریمین ریاست لوسانو کے دارالحکومت کا نام بھی لوسانو ہی تھا۔ یہ خاصا جدید شہر تھا لیکن یہ پوری ریاست ایک پہاڑی سلسلے کے دامن میں واقع تھی۔ لوسانو کے گرد بھی چاروں طرف اونچے پہاڑ تھے۔ دارالحکومت سے دوسرے علاقوں میں آمد و رفت کے لئے پہاڑوں میں سرنگیں بنا کر ریلوے ٹریک اور سڑکیں بنائی گئی تھیں لیکن شہر کا ماحول بے حد خوشگوار تھا۔ اس لئے یہاں لوگوں کی آمدورفت بھی کافی رہتی تھی۔ سیاحوں کا یہاں خاصا رش رہتا تھا۔ اس لئے لوسانو میں کلب، ہوٹل اور رہائش گاہوں کی تعداد بھی خاصی تھی۔ لوسانو شہر کے مغرب میں ایک اٹھارہ منزلہ عمارت تھی جسے ٹریڈ ٹاور کہا جاتا تھا۔ اس پوری بلڈنگ میں بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کے آفس تھے۔ اس ٹریڈ ٹاور کی تیسری منزل پر لارڈز کارپوریشن کے نام سے ایک بین الاقوامی کاروباری فرم کے دفاتر تھے۔ یہ پوری منزل ہی لارڈز منزل کہلاتی تھی کیونکہ یہاں لارڈز

کارپوریشن کے علاوہ اور کسی کمپنی کا دفتر نہیں تھا۔ لارڈز کارپوریشن بین الاقوامی سطح پر لیڈیز کاسمیٹکس کا بزنس کرتی تھی۔ دنیا میں بنائی جانے والی اعلیٰ درجے کی کاسمیٹکس کو دنیا کے تمام بڑے اور ترقی یافتہ ممالک میں فروخت کیا جاتا تھا۔ کارپوریشن کا یہ کاروبار واقعی دنیا کے بڑے ممالک میں بے حد کامیابی سے جاری تھا۔ لارڈز کارپوریشن کے مالکان یہودی تھے اور مالکان کا باقاعدہ بورڈ تھا جس کے چار ممبران تھے البتہ اس بورڈ کا چیئرمین ایکریمیا کا لارڈ ہاٹ مین تھا جسے صرف چیئرمین کہا جاتا تھا۔ اس وقت ٹریڈ ٹاور کے نیچے تہہ خانے میں ایک میز کے گرد تین افراد موجود تھے اور ان تینوں کے سامنے لارڈز کارپوریشن کے نام کی فائلیں رکھی ہوئی تھیں لیکن وہ تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ عقبی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے ڈارک کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا، اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس نے ہاتھ میں ایک فائل اٹھائی ہوئی تھی۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی میز کے گرد بیٹھے تینوں ادھیڑ عمر افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے پھر ان کے درمیان رسمی فقرات کا تبادلہ ہوا اور پھر یہ چاروں میز کے گرد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ آنے والے کے سامنے اس کے ساتھ آنے والے آدمی نے فائل رکھ دی اور خود پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

''رچرڈ۔ فائل بٹن آن کر کے تم اپنے آفس جا سکتے ہو''۔ آنے والے نے اپنے ساتھ آنے والے آدمی سے کہا۔

''یس چیئر مین''...... ساتھ آنے والے رچرڈ نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا اور مڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے چیئر مین کے ساتھ اندر آیا تھا۔ پھر چٹک کی آواز کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا تھا جس کا مطلب تھا کہ اب یہ ہال مکمل طور پر محفوظ ہو چکا تھا۔ یہاں ہونے والی بات چیت نہ کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ہی اسے ٹیپ کیا جا سکتا تھا۔

''آپ سب کیسے ہیں''...... چیئر مین نے مسکراتے ہوئے باقی تینوں افراد سے کہا۔

''ہم سب آپ کی بہترین کارکردگی پر خوش ہیں لیکن پاکیشیا کے فارمولے کے سلسلے میں جو کارروائی ہوئی ہے اس سے مجھے تشویش ہو رہی ہے''...... ایک سفید بالوں والے نے کہا تو چیئر مین سمیت اس کے باقی ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

''تشویش۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کریں فرائنڈ''...... چیئر مین نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''جناب چیئر مین۔ گزشتہ میٹنگ میں بوجہ بیماری میں شریک نہ تھا۔ اس میٹنگ میں آپ نے پاکیشیا سے ایس ایس میزائل کا فارمولا حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا گیا کہ پاکیشیا کی ایس ایس میزائل کی لیبارٹری اور فیکٹری بھی تباہ کر دی جائے جس کے لئے آپ نے لارڈز کے ٹاپ ایجنٹ کرنل جیمز کا انتخاب کیا اور مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق کرنل جیمز اس

مشن میں کامیاب رہا ہے۔ وہ فارمولا بھی لے آیا ہے اور اس نے پاکیشیا کی لیبارٹری اور فیکٹری کو بھی تباہ کر دیا ہے''۔ فرائنڈ نے کہا۔

''تو آپ کو خوش ہونا چاہئے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو تشویش ہے''...... چیئر مین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ فرائنڈ کے باقی دو ساتھیوں کے چہروں پر بھی غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے انہیں بھی فرائنڈ کی بات پسند نہ آئی ہو۔

''جناب چیئر مین۔ میزائلوں کے بے شمار فارمولے سامنے آ چکے ہیں اور اب پوری دنیا میں میزائلوں پر ہی کام ہو رہا ہے کیونکہ دنیا میں آئندہ جنگیں میزائلوں کے ذریعے ہی ہونی ہیں۔ اس لئے ایک میزائل کے فارمولے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آنا ہمارے حق میں نہیں جاتا''...... فرائنڈ نے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

''کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔ ایس ایس میزائل اس وقت ایسا میزائل ہے جسے فیوچر میزائل کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی کسی ملک میں موجودگی اس ملک کو فول پروف سیکورٹی مہیا کرتی ہے۔ ایسے فارمولے روز روز سامنے نہیں آتے''...... چیئر مین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ میں سے کسی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں علم نہیں ہے ورنہ اس کا نام سن کر آپ چونک پڑتے جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس سروس سے ایکریمیا سمیت تمام سپر پاورز

اس طرح خوفزدہ رہتی ہیں کہ جیسے کسی بھوت کو دیکھ کر بچے ڈر جاتے ہیں۔ آپ اسرائیل کے صدر سے پوچھ لیں۔ انہوں نے اسرائیل میں خصوصی احکامات صادر کئے ہوئے ہیں کہ ایسا کوئی مشن نہ تیار کیا جائے اور نہ ہی اس پر عمل کیا جائے جس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں آنا پڑے۔ اب کیا ہو گا۔ میں بتاتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کرنل جیمز کے خلاف حرکت میں آ جائے گی۔ پھر وہ لارڈز تک پہنچ جائے گی اور اس کے بعد وہ فارمولا بھی واپس لے جائے گی اور لارڈز تنظیم بھی تباہ وبرباد ہو کر رہ جائے گی۔ آپ بتائیں کہ اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا''...... فرائڈ نے کہا تو چیئرمین کا چہرہ غصے کی شدت سے دہکتے ہوئے انگاروں جیسا ہو گیا۔

''بند کرو یہ بکواس۔ نانسنس''...... چیئرمین نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے ہال کمرہ تڑتڑاہٹ اور فرائڈ کے منہ سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا اور فرائڈ کرسی سمیت پشت کے بل نیچے فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

''اس نے یہودیوں سے غداری کی ہے۔ اس کو زندہ رہنے کا حق نہیں رہا تھا''...... چیئرمین نے باقی دو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیئرمین''...... ان دونوں نے بیک زبان ہو کر کہا تو

چیئرمین نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

''یس چیئرمین''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''فرائڈ کو ہم نے موت کی سزا دی ہے۔ اس کی لاش کو لے جا کر برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دو''...... چیئرمین نے کہا۔

''یس چیئرمین''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیئرمین نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ رابرٹ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''چیئرمین فرام دس سائیڈ''...... چیئرمین نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم لارڈز کے چیف ہو۔ تم نے ہمارے حکم پر ایس ایس میزائل کا فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا لیکن بورڈ آف لارڈز کے ممبر فرائڈ نے اس پر اعتراض کیا اور غداری کی حد تک چلا گیا۔ چنانچہ اسے موت کی سزا دے دی گئی ہے۔ اب اس کی جگہ ممبر بورڈ آپ کو بنایا جا رہا ہے۔ آپ لوسانو میں موجود ہیں۔ آپ فوراً میٹنگ روم میں پہنچ جائیں تاکہ آپ بورڈ میٹنگ اٹنڈ کر سکیں اور

پاکیشیائی فارمولے کے بارے میں آپ نے بورڈ کو تفصیل بتانی ہے۔ آپ فوراً پہنچیں''...... چیئرمین نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

''بورڈ کا ممبر بننا میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ میں اس کے لئے ہمیشہ آپ کا ممنون احسان رہوں گا۔ میں پہنچ رہا ہوں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو چیئرمین نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

''جا کر دروازہ کھولو تاکہ اس غدار کی لاش باہر لے جائی جا سکے''...... چیئرمین نے ایک ممبر سے کہا۔

''یس چیئرمین''...... اس ممبر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھول دیا تو چار آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ سیدھے میز کی طرف گئے اور فرش پر پڑی ہوئی فرائنڈ کی لاش اٹھا کر اور نیچے پڑی ہوئی کرسی سیدھی کر کے رکھنے کے بعد وہ لاش سمیت ہال سے باہر چلے گئے تو دروازہ بند کر کے وہ ممبر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''گرانڈ۔ اب تم جاؤ۔ چیف رابرٹ آیا ہے۔ اسے ساتھ لے آؤ''...... چیئرمین نے دوسرے ممبر سے کہا۔

''یس چیئرمین''...... دوسرے ممبر نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ رابرٹ تھا جو لارڈز ایجنسی کا چیف تھا۔

وہ سیدھا آگے بڑھا اور چیئرمین کے سامنے اس طرح جھک گیا جیسے کوئی چھوٹا کسی بڑے کے سامنے ادب سے جھک جاتا ہے۔

''تمہاری اور تمہاری ایجنسی کی کارکردگی شاندار رہی ہے''۔ چیئرمین نے اس کی کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کے ان الفاظ کی اصل قدر ہمارے دلوں میں ہے جناب''...... رابرٹ نے کہا اور پھر سیدھے ہو کر اس نے آگے بڑھ کر باری باری باقی دونوں ممبرز سے ہاتھ ملایا اور پھر اس خالی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے فرائنڈ بیٹھا تھا۔

''رابرٹ۔ بورڈ کو بتاؤ کہ تم نے ایس ایس میزائل کا فارمولا کیسے حاصل کیا اور یہ بھی بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا ہے جس کی تعریف غدار فرائنڈ کر رہا تھا جس کی وجہ سے اسے موت کی سزا دی گئی ہے''...... چیئرمین نے کہا تو رابرٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھ کر بتاؤ''...... چیئرمین نے کہا تو وہ شکریہ ادا کر کے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کرنل جیمز کا کافرستان جانا اور بلیک راڈ کے چیف کرنل وشان اور اس کی نائب نوما کے ساتھ مل کر پاکیشیا کی لیبارٹری سے فارمولا پاکیشیائی ڈاکٹر اکرم کے ذریعے نکالنے اور پھر فیکٹری اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کے بعد ڈاکٹر اکرم اور کرنل وشان کو ہلاک کر کے کرنل جیمز کے واپس آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

''کرنل وشان کو کیوں ہلاک کیا گیا''...... چیئرمین نے پوچھا۔

''کرنل وشان اس شرط پر مدد کر رہا تھا کہ ایس ایس میزائل کے فارمولے کی ایک کاپی کافرستان کو دی جائے۔ فارمولے کے حصول کے لئے کرنل وشان کی مدد کی اشد ضرورت تھی جبکہ اس کی اسسٹنٹ نوما بلیک راڈ ایجنسی کی چیف بننا چاہتی تھی۔ اسے فارمولاے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے جب فارمولا کرنل جیمز کو مل گیا تو کرنل وشان کا خاتمہ کر دیا گیا''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ کوئی خطرناک ایجنسی ہے''...... چیئر مین نے کہا۔

''یس چیئر مین۔ یہ دنیا کی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے لیکن لارڈز کے سامنے وہ طفل مکتب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ لارڈز کا ایک ایجنٹ پاکیشیا سے ان کا اہم ترین فارمولا لے آیا ہے۔ ان کی فیکٹری اور لیبارٹری دونوں تباہ کر دی گئی ہیں اور انہیں ان میں سے کسی بات کا علم تک نہیں ہو سکا۔ انہیں تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ فارمولا کون لے گیا ہے اور یہ تمام کارروائی کس نے کی ہے''...... چیف رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فارمولا اب کہاں ہے''......چیئر مین نے پوچھا۔

''فارمولا سیکرٹری دفاع کو بھجوا دیا گیا ہے اور انہوں نے اس فارمولے پر کام کرنے کے لئے اسے اسرائیل کی سب سے بڑی اور قیمتی لیبارٹری کارسان بھجوا دیا ہے۔ وہاں اس فارمولے پر اگلے

ماہ کام شروع کر دیا جائے گا''...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایک ماہ بعد کیوں''...... چیئر مین نے چونک کر پوچھا۔

''اس فارمولے کے لئے کچھ خصوصی مشینری وہاں نصب ہونی ہے۔ اس میں ایک ماہ لگ جائے گا''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن اب مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے۔ بولو۔ کس طرح یہ کام جلد از جلد ہو سکتا ہے''...... چیئر مین نے کہا۔

''لارڈز کے ایجنٹس کی ایک ٹیم بنا کر اسے حکم دے دیتے ہیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دے۔ اس وقت جب وہ ملک سے باہر نکلے''...... رابرٹ نے کہا تو چیئر مین بے اختیار چونک پڑا۔

''ایسا کیوں''...... چیئر مین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا چیف اس قدر خفیہ رہتے ہیں کہ آج تک کسی کو ان کے بارے میں علم نہیں ہو سکا۔ صرف ایک مسخرہ سا آدمی عمران سامنے رہتا ہے اور خطرناک آدمی بھی وہی ہے۔ اس کا خاتمہ کرنا ہو تو پھر ٹیم کو پاکیشیا بھیجا جا سکتا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''جو مرضی آئے کرو۔ میں آئندہ میٹنگ میں پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے خاتمے کی خبر سننا چاہتا ہوں ورنہ تم سمیت تمہاری پوری ایجنسی کے خاتمے کا حکم دے دوں گا“...... چیئرمین نے کہا۔

”یس چیئرمین۔ آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے ہم سب اپنی جانیں لڑا دیں گے“...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بس تو آج یہی ایجنڈا ہے۔ باقی ایجنڈا بھی منسوخ اور میٹنگ بھی منسوخ۔ آئندہ میٹنگ اگلے ماہ کی اسی تاریخ کو ہو گی اور سن لو رابرٹ۔ ایک ماہ بعد اپنے اور اپنے آدمیوں کو زندہ رکھنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دینا۔ ورنہ......“۔ چیئرمین نے کہا اور پھر فقرہ ادھورا چھوڑ کر اٹھا اور مڑ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے اٹھتے ہی رابرٹ کے ساتھ موجود باقی دونوں ممبران بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب چیئرمین کمرے سے چلا گیا تو تینوں جنہوں نے سانس روک رکھے تھے بے اختیار طویل سانس لینے شروع کر دیئے۔

”فرائنڈ اپنی حماقت سے مارا گیا ہے۔ وہ احمق تھا جو چیئرمین کے سامنے مسلمانوں کی تعریفیں شروع کر دیں اور سنو رابرٹ۔ تم نے بھی خیال رکھنا ہے جو چیئرمین کہتے ہیں وہی کرتے ہیں“۔ ایک ممبر نے کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

”مجھے معلوم ہے رچرڈ کہ چیئرمین کیا سننا پسند کرتے ہیں اور کیا نہیں۔ اس لئے ان کے احکامات کی تعمیل لازمی ہو گی“...... رابرٹ نے کہا تو دونوں نے اسے بورڈ کے ممبر بننے کی مبارکباد دی اور

کمرے سے باہر چلے گئے۔ رابرٹ بھی وہاں سے باہر آ گیا۔ ٹاور کے تہہ خانے میں بنی ہوئی پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔ اس نے وہاں سے کار نکالی اور تھوڑی دیر بعد وہ لوسانو کی ایک جدید رہائشی کالونی میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک وسیع و عریض رہائشی عمارت میں اس نے لارڈز ایجنسی کا ہیڈکوارٹر بنا رکھا تھا لیکن یہ ہیڈکوارٹر صرف اس حد تک ہیڈکوارٹر تھا کہ یہاں رابرٹ لارڈز کے ممبران کے ساتھ میٹنگ کرتا تھا۔ یہاں اس کا باقاعدہ آفس تھا۔ ایک لیڈی سیکرٹری اور ایک فون سیکرٹری بھی یہاں کام کرتی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دو کچن ویمنز اور چار مسلح گارڈز بھی یہاں رابرٹ کے ساتھ رہتے تھے۔ البتہ رابرٹ نے اس پوری عمارت میں انتہائی جدید سائنسی سیکورٹی نظام نصب کرا رکھا تھا جس کی وجہ سے یہاں کوئی مکھی بھی اس کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو سکتی تھی۔ رابرٹ نے کار پارکنگ میں روکی اور نیچے اتر کر سیدھا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس لئے یہاں اس کے ساتھ کوئی عورت بیوی کے طور پر یا بچے موجود نہ تھے۔ رابرٹ طویل عرصے تک اسرائیل اور ایکریمین ایجنسیوں میں بطور فیلڈ ایجنٹ کام کر چکا تھا اور بہترین ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ اس نے بے شمار ایسے کارنامے سرانجام دیئے تھے جن پر عام حالات میں اعتبار کرنا ہی مشکل ہوتا تھا۔ گو اب اس کی عمر پچاس کے قریب ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود وہ خاصا پھرتیلا آدمی تھا اور مارشل آرٹ کا وہ اب بھی ماہر

سمجھا جاتا تھا۔ دفتر میں بیٹھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس چیف''...... اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل جیمز جہاں کہیں بھی ہو۔ اسے کہو کہ وہ فوراً ہیڈکوارٹر پہنچے''...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ اب کرنل جیمز کے ساتھ مل کر ایسی پلاننگ بنانا چاہتا تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکے ورنہ اسے معلوم تھا کہ یا تو اسے چیئرمین کو ہلاک کرنا پڑے گا یا خود اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہونا پڑے گا کیونکہ چیئرمین ہر صورت میں اپنی دھمکیوں پر عمل کرنے کا عادی تھا۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر ایک نظر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... رابرٹ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یانکی بول رہی ہوں چیف۔ کرنل جیمز لوسانو میں موجود ہیں اور وہ دس منٹ میں ہیڈکوارٹر پہنچ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری یانکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور کرنل جیمز اندر داخل ہوا۔

''آؤ بیٹھو کرنل''...... رابرٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... کرنل جیمز نے کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آج ایک اہم بات وقوع پذیر ہوئی ہے اور ہم نے اس کو مثبت انداز میں آگے بڑھانا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''کیا ہوا ہے چیف''...... کرنل جیمز نے کہا تو رابرٹ نے بورڈ کی میٹنگ میں فرائڈ کی طرف سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تعریف کرنے پر اس کی چیف کے ہاتھوں فوری ہلاکت اور پھر اس کا اپنا فرائڈ کی جگہ بورڈ کا ممبر بننا اور چیئرمین کی طرف سے ایک ماہ کے اندر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دینا ورنہ رابرٹ سمیت پوری ایجنسی لارڈز کے ممبرز کا خاتمہ کی دھمکی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اوہ چیف۔ یہ بہت مشکل ٹاسک ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا مشکل ٹاسک ہے''...... چیف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے شاید کرنل جیمز کی طرف سے ایسے تبصرے کی امید نہ تھی۔

''باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس خفیہ رہتی ہے البتہ اس کا لیڈر عمران سامنے رہتا ہے۔ اس لئے اگر ہم چار پانچ لاشیں چیئرمین کے سامنے رکھ کر انہیں کہیں کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے تو کیا وہ تسلیم کر لیں گے چاہے وہ اصل ہی کیوں نہ ہوں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں اس عمران کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے یا پھر انتظار کرنا پڑے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مشن پر پاکیشیا سے باہر نکلے تو اس کا خاتمہ کیا جائے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ایس ایس میزائل کے فارمولے کے پیچھے خود یہاں آ جائے''...... چیف نے کہا۔

''انہیں تو معلوم ہی نہیں ہے کہ فارمولا کون لے گیا ہے اور لے بھی گیا ہے یا نہیں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''تم ایسا کرو کہ پوری ٹیم لے کر پاکیشیا جاؤ اور وہاں اس عمران کو ٹارگٹ کرو۔ اس کے جواب میں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس سامنے آئے تو اس کا بھی خاتمہ کر دو''...... رابرٹ نے کہا۔

''بشرطیکہ عمران وہاں ہو۔ ویسے میں معلوم کرا سکتا ہوں۔ اگر آپ فون کی اجازت دیں تو یہاں بیٹھے بیٹھے معلوم ہو سکتا ہے''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''کرلو فون''...... رابرٹ نے فون کا ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائرکٹ کیا اور پھر رسیور کرنل جیمز کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل جیمز نے فون سیٹ کو اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا کا یہاں سے رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ

نمبر دیں''...... کرنل جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بتائے جانے والے نمبرز رابرٹ نے بھی سن لئے۔ کرنل جیمز نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ خالصتاً ایشیائی تھا۔

''ڈان کلب کا نمبر دیں''...... کرنل جیمز نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو کرنل جیمز نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ڈان کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ایکریمی ریاست لوسانو سے کرنل جیمز بول رہا ہوں۔ ڈان سے میری بات کراؤ۔ وہ میرا دوست ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ڈان بول رہا ہوں کرنل جیمز۔ کیا ہوا ہے جو تم نے پہلی بار یہاں فون کیا ہے ورنہ ہماری تمہاری ملاقات تو لوسانو میں ہوا کرتی تھی''...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ڈان ایک ضروری کام ہے۔ تم خود کرو تو بہتر ہے ورنہ اپنے کسی انتہائی اعتماد کے آدمی کے ذمے لگا دو''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کیا کام ہے۔ بتاؤ''...... ڈان نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر ایک مسخرہ سا آدمی ہے جس کا نام عمران ہے اس کے بارے مجھے تفصیلی معلومات چاہیں کہ آئندہ ایک ماہ کے دوران اس کا کیا شیڈول ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کیسا شیڈول''...... ڈان نے پوچھا۔

''یہی کہ کیا وہ ایک ماہ تک پاکیشیا میں ہی رہے گا یا اس کا کہیں باہر جانے کا ارادہ ہے۔ اگر ہے تو کب اور کہاں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''یہ کیسے معلوم ہوسکتا ہے۔ وہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے البتہ ایک کام ہوسکتا ہے کہ اس کے شاگرد کو چکر دے کر اس سے معلوم کرایا جائے لیکن وہ بھی بے حد ہوشیار آدمی ہے''...... ڈان نے کہا۔

''جو کچھ بھی کرو۔ درست معلومات پر دس لاکھ ڈالرز مل سکتے ہیں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اوکے۔ پھر دو دن کی مہلت دے دو اور اپنا نمبر بتا دو۔ درست معلومات مل جائیں گی''...... ڈان نے کہا تو کرنل جیمز نے اسے اپنا نمبر دے دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے باس۔ کام بہرحال ہو جائے گا۔ اگر اس طرح کوئی اطلاع نہ ملی تو میں خود پاکیشیا جاؤں گا''...... کرنل جیمز نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹائیگر نے کار ڈان کلب کی پارکنگ کی طرف موڑی اور پھر اسے ایک خالی جگہ پر روک دیا۔ پارکنگ اس وقت خالی تھا کیونکہ ابھی کلب میں رش کا وقت نہ ہوا تھا۔ ڈان کلب کا مالک اور جنرل مینجر ڈان، ٹائیگر کا دوست تھا اور چونکہ ڈان پاکیشیائی انڈر ورلڈ میں خاصا مؤثر آدمی سمجھا جاتا تھا اور ڈان کلب کے ساتھ ساتھ وہ اسلحہ کی سمگلنگ میں بھی شامل تھا۔ اس لئے ٹائیگر اکثر اس سے ملاقات کر کے تازہ ترین معلومات حاصل کر لیا کرتا تھا اور ڈان کو بھی معلوم تھا کہ ٹائیگر، عمران کا شاگرد ہے جو سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا تھا۔ آج صبح ٹائیگر اپنے ہوٹل کے کمرے میں ہی تھا کہ ڈان نے اسے کال کر کے اس سے شام کو کلب میں ملاقات کا کہا تو ٹائیگر نے حامی بھر لی اور پھر شام ہوتے ہی ٹائیگر نے ڈان کلب کا رخ کر لیا تھا۔ ڈان نے اسے بتایا تھا کہ اس ملاقات میں وہ اس سے کچھ اہم باتیں کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ٹائیگر نے دیر

کرنی مناسب نہ سمجھی۔ ویسے بھی رات ہوتے ہی کلب میں رش ہو جاتا تھا اور جنرل مینجر کی مصروفیات بھی بڑھ جاتی تھیں۔ مسلسل فون آنے شروع ہو جاتے تھے یا کلب کے مخصوص پرابلم پیدا ہونے اور پھر ڈان کے سامنے ان کے پیش ہونے کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔ اس لئے اطمینان سے بات چیت نہ ہو سکتی تھی جبکہ اس وقت کلب میں وہ گہما گہمی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے اطمینان سے بات جیت ہو سکتی تھی۔ ٹائیگر نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر کار لاک کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب کا ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس پر دو لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک کے سامنے فون سیٹ موجود تھا جبکہ دوسری کوئی فائل کھولے اس پر جھکی ہوئی تھی۔

''یس سر''...... فون والی لڑکی نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید نئی لڑکی تھی اس لئے وہ ٹائیگر کو نہ جانتی تھی لیکن فائل پر جھکی ہوئی لڑکی نے اپنی ساتھی لڑکی کی آواز سن کر سر اٹھایا تو وہ اچھل پڑی۔

''سر آپ۔ آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ تو چیف کے دوست ہیں''...... فائل والی لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شکریہ۔ میں تو یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ ڈان اپنے آفس میں موجود ہیں یا نہیں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ آفس میں ہی ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تشریف لائے

ہیں۔ انہیں فون پر آپ کی آمد کی اطلاع دے دی جائے گی''۔ لڑکی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس راہداری کی طرف بڑھ گیا جس میں ڈان کا آفس تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آفس میں داخل ہوا تو لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کے ایکریمین نژاد ڈان نے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس کا استقبال کیا۔ ٹائیگر کے ذہن میں ایک خلش سی پیدا ہوئی کیونکہ آج ڈان کا استقبال کرنے کا طریقہ پہلے سے مختلف تھا۔ وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مؤدب دکھائی دے رہا تھا۔ اسے خیال آیا کہ آج ڈان کو اس سے کوئی خاص کام پڑ گیا ہے کہ فون کر کے خصوصی طور پر بلایا ہے اور اب روٹین سے ہٹ کر استقبال کیا جا رہا ہے۔

''آج کوئی خاص بات ہے جو تمہارا رویہ تبدیل ہو گیا ہے''۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈان بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے ان دنوں رقم کی اشد ضرورت ہے اور تمہاری وجہ سے میں دس لاکھ ڈالرز کما سکتا ہوں جس میں سے تم چاہو تو آدھے تمہیں بھی دیئے جا سکتے ہیں''...... ڈان نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''اچھا۔ تفصیل بتاؤ۔ کیا کرنا پڑے گا اتنی بھاری رقم کے حصول کے لئے''...... ٹائیگر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ڈان کی بات سن کر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''پہلے یہ سن لو کہ میں تم سے کوئی بات نہ چھپاؤں گا اور یہی توقع تم سے بھی رکھوں گا اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی طرح میرا نام اوپن نہ کیا جائے گا کیونکہ ایسا ہوا تو مجھے یقینی طور پر ہلاک کر دیا جائے گا''...... ڈان نے کہا۔

''تم بے فکر ہو کر اور کھل کر سب کچھ بتا دو۔ میں حلف دیتا ہوں کہ تمہارا نام کسی بھی سطح پر سامنے نہیں آئے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''او کے۔ تو مجھے تمہارے استاد کا شیڈول معلوم کرنا ہے۔ اس کے مجھے دس لاکھ ڈالرز ملیں گے''...... ڈان نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تمہارا مطلب عمران صاحب سے ہے یا کسی اور کے بارے میں کہہ رہے ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''عمران صاحب ہی تمہارے استاد ہیں یا کوئی اور بھی ہے''۔ ڈان نے کہا۔

''عمران صاحب ہی ہیں لیکن شیڈول کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ آئندہ ایک ماہ کے دوران عمران صاحب کا شیڈول کیا ہے''...... ڈان نے کہا۔

''کیسا شیڈول''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی کہ کیا وہ آئندہ ایک ماہ تک پاکیشیا میں ہی رہیں گے یا ان کا کہیں باہر جانے ارادہ ہے۔ اگر ہے تو کب اور کہاں''۔ ڈان نے کہا۔

''یہ کام کس نے تمہارے ذمے لگایا ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''وہ تو میں بتا دوں گا اس سوال کا درست جواب مجھے چاہئے تاکہ میں دس لاکھ ڈالرز وصول کر سکوں''...... ڈان نے کہا۔

''تم تفصیل سے بتاؤ گے تو میں تمہارے سامنے عمران صاحب کو تفصیل بتا کر ان سے تمہارے سوال کا جواب پوچھوں گا ورنہ وہ کسی بھی لمحے کسی بھی طرف جا سکتے ہیں۔ نہ جائیں تو ایک ماہ کیا کئی ماہ تک کہیں نہیں جاتے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں بتا دیتا ہوں لیکن میرا نام سامنے نہ آئے''...... ڈان نے کہا۔

''کہہ تو دیا ہے کہ نہیں آئے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر سنو۔ ایکریمین ریاست لوسانو میں یہودیوں کی ایک تنظیم ہے جس کا نام لارڈز ہے۔ اس کا ایک ایجنٹ کرنل جیمز ہے۔ کرنل جیمز ایکریمین اور اسرائیلی ایجنسیوں میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اب وہ لارڈز ایجنسی کا سپر ایجنٹ ہے اور لارڈز کا ہیڈ کوارٹر بھی سنا ہے کہ لوسانو میں ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے غلط کالوں کو ٹریس کرنے کے لئے باقاعدہ وائس کمپیوٹر فون کے ساتھ اٹیچ کیا ہوا ہے اس لئے مجھے ملنے والی کالز چیک ہوتی

رہتی ہیں۔ بہرحال لوسانو سے کرنل جیمز کی کال آئی ایسا پہلی بار ہوا ہے ورنہ میں جب لوسانو جاتا تھا تو اس سے ملاقات ہوتی تھی۔ بہرحال اس نے عمران صاحب کا شیڈول معلوم کرنے کے لئے کہا اور دس لاکھ ڈالرز کی آفر کی تو میں نے اسے بتا دیا کہ عمران صاحب سے تو براہ راست معلوم نہیں کیا جا سکتا البتہ ان کا شاگرد ہے۔ اس سے معلوم کیا جاسکتا ہے''...... ڈان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں یہ شیڈول معلوم کرنا چاہتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہ مجھے معلوم نہیں ہے اور نہ ہی معلوم ہو سکتا ہے البتہ اس کے لئے دس لاکھ ڈالرز کی آفر اس نے خود کی ہے۔ اتنی بڑی رقم کا مطلب ہے کہ یہ شیڈول ان کے لئے بے حد اہمیت رکھتا ہے''۔ ڈان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارا فون استعمال کر سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کس لئے''...... ڈان نے چونک کر کہا۔

''تمہارے سامنے عمران صاحب سے پوچھتا ہوں کہ آئندہ ایک ماہ کے لئے ان کا کیا شیڈول ہے تاکہ دس لاکھ ڈالرز تم کما سکو''...... ٹائیگر نے کہا تو ڈان نے خود فون سیٹ اٹھا کر اسے میز کی دوسری طرف بیٹھے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔ ٹائیگر نے رسیور اٹھا کر پہلے تو اس کا وہ بٹن پریس کیا جس سے وہ ڈائریکٹ ہو جاتا تھا۔

پھر اس نے اس کا لنک وائس کمپیوٹر سے ختم کیا اور اس کے بعد اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی خوشگوار لہجے میں کہا گیا تو ڈان کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ لوسانو کا سپر ایجنٹ کرنل جیمز آپ کے آئندہ ایک ماہ کا شیڈول معلوم کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے دس لاکھ ڈالرز کی آفر کی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تمہیں آفر کی ہے''......عمران نے پوچھا۔

''نہیں باس۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرا ایک دوست ہے کلب کا مالک۔ اس سے اس نے فون پر بات کی ہے تو اس نے مجھے بتایا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے دوست کو کہہ دو کہ وہ جو شیڈول چاہے بتا دے۔ ہم اس کی پابندی کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ میرے خیال میں یہ انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے''...... ٹائیگر نے قدرے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

''ہو گا مجھے کب انکار ہے لیکن اب میں کیا کروں۔ یہ بتاؤ''۔ عمران نے کہا۔

''تو آپ کا کوئی شیڈول نہیں ہے باہر جانے کا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ابھی دور روز تک تو نہیں ہے۔ اس کے بعد بن جائے تو میں کہہ نہیں سکتا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے رسیور رکھ دیا۔

''سنا تم نے۔ یہی بات میں کہہ رہا تھا کہ کسی بھی وقت باس کہیں بھی جا سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے سامنے بیٹھے ہوئے ڈان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مجھے رقم نہیں مل سکتی''...... ڈان نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارے سامنے بات ہوئی ہے۔ اب تم خود جو کہنا چاہو کہہ دو۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ ابھی کوئی شیڈول نہیں ہے اور کیا کہہ سکتا ہوں''...... ڈان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ٹائیگر کی نظریں اس کی انگلی پر جمی ہوئی تھیں۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دو''...... ٹائیگر نے کہا تو ڈان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل جیمز بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے ڈان کلب کا ڈان بول رہا ہوں جناب''...... ڈان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ تم۔ بتاؤ کیا ہوا اس کام کا جو تمہارے ذمے لگایا گیا تھا''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''سر۔ جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق عمران کسی بھی وقت کہیں بھی جا سکتا ہے کیونکہ اس کی خدمات پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہائر کرتا ہے اور جب وہ ہائر کرتا ہے تو پھر وہ اسے جہاں جانے کا حکم دیتے ہیں عمران وہاں چلا جاتا ہے ورنہ وہ پاکیشیا میں ہی رہتا ہے''...... ڈان نے کہا۔

''اس وقت عمران کہاں ہے''...... کرنل جیمز نے پوچھا۔

''اس وقت تو وہ اپنے فلیٹ میں موجود ہے''...... ڈان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ویسے دس لاکھ ڈالرز تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیئے گئے تھے۔ تم نے اس عمران کی باقاعدہ نگرانی جاری رکھنی ہے۔ کسی بھی وقت میں تم سے معلوم کر سکتا ہوں اور ہاں۔ اگر کسی بھی وقت وہ اکیلا یا اپنے ساتھیوں سمیت ملک سے باہر جائے تو اس بارے میں تفصیل معلوم کر کے مجھے فون پر فوری اطلاع دینی ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... ڈان نے کہا تو دوسری طرف سے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا تو ڈان نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''اب تم بتاؤ کتنی رقم دوں تمہیں''...... ڈان نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ میں ایسی رقوم نہیں لیا کرتا البتہ ایک بات بتا دوں کہ اگر تم نے باس عمران کی نگرانی کا کوئی چکر چلایا تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرت ناک ہو سکتا ہے۔ پھر مجھے گلہ نہ کرنا''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ اگر معلوم نہ ہوتا تو میں تمہیں درمیان میں نہ ڈالتا''...... ڈان نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اس سے ہاتھ ملا کر آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اب وہ ایک اور کلب جا رہا تھا جو دارالحکومت کے مضافات میں تھا۔ اس کا نام بلیو سکائی کلب تھا یہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا پسندیدہ کلب تھا کیونکہ مضافات میں ہونے کی وجہ سے یہاں تک پہنچتے پہنچتے لانگ ڈرائیونگ کا لطف بھی لیا جا سکتا تھا اور اس کلب میں قانون کی اتنی سختی بھی نہ تھی جو دارالحکومت کے اندر واقع کلبوں میں پائی جاتی تھی۔ اس کلب کا ایک سپروائزر جیکسن لوسانو کا رہنے والا تھا۔ اس لئے ٹائیگر اس جیکسن سے کرنل جیمز کے بارے میں مکمل تفصیل حاصل کرنا چاہتا تھا تا کہ عمران سے اجازت لے کر وہ خود اس کرنل جیمز کے خاتمہ کے لئے لوسانو جا سکے۔ بلیو سکائی کلب پہنچتے پہنچتے اسے ڈھائی گھنٹے لگ گئے۔ اسے معلوم تھا کہ سپروائزر جیکسن وہیں کلب کے عقب میں بنی ہوئی کالونی میں رہتا ہے۔ اس لئے اگر وہ کلب میں

نہ ہوا تو وہ اس کے گھر پر اس سے ملاقات کر لے گا لیکن بلیو سکائی کلب پہنچ کر جب اسے معلوم ہوا کہ سپروائزر جیکسن کلب میں موجود ہے تو اس نے ایک ویٹر کے ذریعے اسے ہال میں بلوا لیا۔

''اوہ۔ آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ میرے آفس آ جائیں''۔ دبلے پتلے سپروائزر جیکسن نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ کچھ دیر آفس سے ہٹ کر تم سے بات چیت کروں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو کیا ہوا۔ وہاں بھی ایسی گفتگو ہو سکتی ہے۔ ابھی کلب میں رش نہیں ہے اس لئے اطمینان سے دو تین گھنٹے بات چیت کی جا سکتی ہے''...... سپروائزر جیکسن نے کہا تو ٹائیگر ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے اتنی لمبی بات نہیں کرنی''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا تو جیکسن بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر ٹائیگر، جیکسن کے ساتھ اس کے آفس پہنچ گیا۔ جیکسن کلب میں کام کرنے والے ویٹرز کا سپروائزر تھا اور ویٹرز کے سلسلے میں کوئی بھی مسئلہ ہو تو اس کا حل اس کی ذمہ داری تھی۔ اسی طرح کلب کے مفادات کا ویٹرز کے سلسلے میں خیال رکھنا بھی اس کی ڈیوٹی میں شامل تھا۔ آفس سادا تھا البتہ میز پر انٹرکام موجود تھا۔

''مجھے معلوم ہے کہ آپ ایپل جوس پینا پسند کرتے ہیں۔ میں

آرڈر دے دیتا ہوں''...... جیکسن نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو ڈبے ایپل جوس لانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ویٹر ٹرے میں ایپل جوس کے دو ڈبے سٹرا سمیت لے کر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ڈبہ مع سٹرا ٹائیگر کے سامنے اور دوسرا ڈبہ مع سٹرا جیکسن کے سامنے رکھ دیا۔

''نوازش۔ میں نے ٹائیگر صاحب سے کچھ گفتگو کرنی ہے۔ اس لئے یہ جب تک آفس میں ہیں تم نے مجھے ڈسٹرب نہیں ہونے دینا''...... جیکسن نے جوس لے آنے والے سے کہا۔

''اوکے باس''...... ادھیڑ عمر ویٹر نے کہا اور خالی ٹرے اٹھائے وہ باہر چلا گیا۔

''ہاں۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ کیا مسئلہ ہے''۔ جیکسن نے کہا۔

''لوسانو میں یہودیوں کی ایک ایجنسی ہے جسے لارڈز کہا جاتا ہے۔ اس کا ایک ایجنٹ کرنل جیمز ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... ٹائیگر نے کہا تو جیکسن بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا ہے جو آپ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں''۔ جیکسن نے چونک کر کہا۔

''کرنل جیمز نے ڈان کلب کے جنرل مینجر کے ذریعے عمران صاحب کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ڈان کو معلوم ہے کہ عمران صاحب میرے استاد ہیں۔ اس

لئے اس نے میرے سامنے ساری تفصیل رکھ دی۔ میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ میں خود لوسانو جا کر کرنل جیمز سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ معلوم کر سکوں کہ اسے عمران صاحب کے ساتھ کیا دلچسپی پیدا ہوگئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کرنل جیمز کے بارے میں مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ بہت منجھا ہوا، انتہائی تجربہ کار اور مارشل آرٹ کا ماہر ایجنٹ ہے اور ایکریمین اور اسرائیلی ایجنسیوں میں بڑے طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ مجھے اس لئے معلوم ہے کہ میرے والد اسرائیلی ایجنسی واچ ڈاگ کے لوسانو میں انچارج تھے۔ ان کا کام صرف معلومات حاصل کرنا ہوتی تھیں۔ کرنل جیمز اس وقت کرنل نہیں تھا وہ میرے والد کے پاس آتا رہتا تھا۔ دونوں میں خاصی گہری دوستی تھی پھر میرے والد فوت ہو گئے اور میں وہاں سے دل برداشتہ ہو کر ایکریمیا کی مختلف ریاستوں سے ہوتا ہوا کافرستان اور پھر کافرستان سے پاکیشیا آ گیا اور یہاں کا ماحول اچھا ہے۔ اس لئے میں یہاں سیٹل ہو گیا۔ طویل عرصے سے کرنل جیمز سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن اس کے بارے میں ادھر ادھر سے باتیں سنتا ضرور رہتا ہوں''...... جیکسن نے کہا۔

''اس کا تعلق جس ایجنسی سے ہے اس کا نام لارڈز ہے اور اس کا ہیڈکوارٹر لوسانو میں ہے۔ کیا اس بارے میں تمہیں معلوم ہے''...... ٹائیگر نے جیب سے چند بڑے نوٹ نکال کر اپنے سامنے

میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے یہ نوٹ جیکسن کی طرف کھسکا دیئے۔

''ان کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال شکریہ۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ لارڈز کا چیف رابرٹ نامی ایک آدمی ہے اور اس کی رہائش گاہ لوسانو کی کسی رہائشی کالونی میں ہے جس کا نام مجھے نہیں معلوم''...... جیکسن نے نوٹ اٹھا کر اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو جیکسن بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر جیکسن سے ہاتھ ملا کر ٹائیگر اس کے آفس سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ عمران کے فلیٹ پر جانا چاہتا تھا تاکہ اس سے اجازت لے کر لوسانو جا سکے۔ اسے امید تھی کہ عمران اسے اجازت دے دے گا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی نوما نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔نوما بول رہی ہوں''...... نوما نے کہا۔

''آشا بول رہی ہوں میڈم۔ پرسنل سیکرٹری ٹو ڈیفنس سیکرٹری''۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... نوما نے چونک کر کہا۔

''میڈم۔ آپ کو کرنل وشان کی جگہ بلیک راڈ کا چیف نامزد کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایجنسی کا نام بھی بدل دیا گیا ہے کیونکہ یہ نام حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں میں پسند نہیں کیا گیا''...... سیکرٹری نے کہا تو نوما بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات باقاعدہ رقص کرنے لگ تھے کیونکہ کسی سرکاری ایجنسی کا چیف بن جانا بڑی کامیابی تھی۔ یہ ملک کا بہت بڑا عہدہ تھا۔ اسے نام بدلنے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسے چیف بننے سے دلچسپی تھی۔

''کیا نام رکھا گیا ہے''...... نوما نے اپنے آپ پر کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ آپ کی ایجنسی کا نام بلیک ایجنسی تجویز کیا گیا ہے لیکن آخری فیصلہ پرائم منسٹر کریں گے''...... آشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے چیف بنانے کا لیٹر جاری کر دیا گیا ہے یا نہیں''...... نوما نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں۔ جاری ہو چکا ہے۔ آپ کرنل وشان کا آفس سنبھال لیں۔ اسی لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے''...... سیکرٹری آشا نے کہا۔

''بے حد شکریہ''...... نوما نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور چند منٹ بعد اس کی کار تیز رفتاری سے بلیک راڈ کے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ہیڈکوارٹر میں چونکہ نوما کے چیف بننے کا لیٹر پہنچ چکا تھا اس لئے نوما کا وہاں استقبال چیف کے انداز میں ہی کیا گیا اور نوما نے سب کا شکریہ ادا کر کے کرنل وشان کے آفس پر قبضہ کر لیا۔

اس نے آفس میں بیٹھتے ہی سب سے پہلے کرنل جیمز کو فون کیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسے چیف بنانے کا اصل کام کرنل جیمز نے کیا ہو گا اور اسرائیل کے قومی سلامتی کے مشیر نے کافرستان کے پرائم منسٹر کو اس کی سفارش کی ہو گی اور پرائم منسٹر نے سیکرٹری

ڈیفنس کو اس بارے میں حکم دیا ہو گا کیونکہ ان کی ایجنسی وزارت ڈیفنس کے تحت بنائی گئی تھی۔ اس کا مقصد پوری دنیا سے ایسا دفاعی اسلحہ حاصل کرنا تھا جس سے کافرستان کی حفاظت کی جا سکتی ہو۔ اس لئے ایس ایس میزائل کے فارمولے کے پاکیشیا سے حصول کے لئے نوما کی ایجنسی نے اسرائیل کے ایجنٹ کرنل جیمز کی مدد کی تھی۔

گو کرنل وشان نے اس فارمولے کی ایک کاپی حاصل کرنے کی شرط لگائی تھی لیکن اسرائیلی ایجنٹ اس فارمولے کی کوئی کاپی کافرستان کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ وہ اس میزائل کو صرف اسرائیل تک محدود رکھنا چاہتا تھا اور اسی لئے اس نے نوما سے بات چیت کی اور پھر کرنل وشان کو ہلاک کر کے اس کا الزام پاکیشیائی ایجنٹوں پر لگا دیا گیا اور نوما سے اس نے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اس لئے نوما سب سے پہلے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔ کرنل جیمز نے اسے اپنا وہ سیٹلائٹ سرچ نمبر دیا تھا کہ کرنل جیمز کہیں بھی ہوتا۔ سیٹلائٹ کا سرچ نمبر اسے ٹریس کر کے اس سے بات کرا دیتا تھا۔ اس لئے چند لمحوں بعد ہی کرنل جیمز سے رابطہ ہو گیا۔

''ہیلو۔ کرنل جیمز بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی کرنل جیمز کی آواز سنائی دی۔

''نوما بول رہی ہوں کافرستان سے۔ چیف نوما۔ اور اس کے

لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں اور اب چیف کی کرسی پر بیٹھتے ہی سب سے پہلے میں نے آپ کو فون کیا ہے''...... نوما نے کہا۔

''آپ کو چیف بننے کی مبارک ہو۔ امید ہے اب آپ اور آپ کی ایجنسی اسرائیل کے مفادات کے لئے بھی کام کرتی رہے گی''......کرنل جیمز نے کہا۔

''بالکل سو فیصد کرے گی۔ آپ حکم دیں''...... نوما نے کہا۔

''ہماری ایجنسی نے ایک ماہ کے اندر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا ٹاسک ہمیں دیا ہے۔ پوری سیکرٹ سروس اگر ہلاک نہ ہو سکے تو ایک ماہ کے اندر اس کا لیڈر بننے والے مسخرے سے ایجنٹ عمران کی ہلاکت ضروری ہے۔ آپ اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتی ہیں''...... کرنل جیمز نے فوراً ہی کام اس کے ذمے لگاتے ہوئے کہا۔

''عمران کے بارے میں مجھے تو کچھ نہیں معلوم۔ میں معلوم کرتی ہوں۔ پھر آپ جس انداز کی مدد چاہیں گے آپ کو مل جائے گی''۔ نوما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ پاکیشیا کے ہمسایہ ملک میں رہتی ہیں۔ وہاں آپ کے ایجنٹ سب سے زیادہ ہوں گے اور طویل عرصے سے ہوں گے۔ ان سے معلومات حاصل کر کے مجھے فون پر بتا دینا کہ اسے کس طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ صرف حملہ نہیں بلکہ اس کی یقینی

ہلاکت''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اوکے۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... نوما نے کہا اور دوسری طرف سے فون رکھے جانے پر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''پرکاش کو میرے آفس بھیجو''......نوما نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

پرکاش اس ایجنسی کا سب سے تجربہ کار فیلڈ ایجنٹ تھا اور طویل عرصے تک پاکیشیا میں کام کرتا رہا تھا۔ کرنل وشان نے اسے خصوصی طور پر نہ صرف اپنی ایجنسی میں شامل کیا تھا بلکہ اسے اپنا آفس اسسٹنٹ بھی بنا لیا تھا۔ اس لئے وہ ہیڈکوارٹر میں باقاعدہ آفس میں بیٹھ کر پوری ایجنسی کو کنٹرول کرتا تھا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ورزشی جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ اپنے انداز سے خاصا چست و چالاک دکھائی دے رہا تھا۔

''یس میڈم۔ پرکاش حاضر ہے''...... آنے والے نے کہا۔

''بیٹھو پرکاش۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میری ایجنسی میں سب سے تجربہ کار آدمی ہو۔ اس لئے میں سوچ رہی ہوں کہ تمہیں باقاعدہ اسسٹنٹ کا عہدہ دے دوں''......نوما نے کہا۔

''یہ آپ کی مہربانی ہو گی۔ میں ہمیشہ تابعداری کروں گا''۔ پرکاش نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے بتاؤ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً اس کے لیڈر

عمران کے بارے میں تم کیا جانتے ہو۔ اگر ہمیں یہ ٹاسک ملے کہ ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اور خصوصاً اس کے لیڈر عمران کا یقینی طور پر خاتمہ کرنا ہو تو ہم کیا کریں گے''...... نوما نے کہا تو پرکاش نے ایک طویل سانس لیا۔ ایسا سانس، جیسے کسی کام کی تکمیل یا اس کی تکمیل سے پہلے اس کے خاتمے پر لیا جاتا ہے۔

''آپ کو کس نے یہ ٹاسک دیا ہے میڈم''...... پرکاش نے کہا تو نوما بے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ کام تو اسرائیلی ایجنٹ نے جس نے اسے چیف بنوایا تھا اس کے ذمے لگایا تھا لیکن یہ بات تو وہ پرکاش کو نہ بتا سکتی تھی۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ وجہ''...... نوما نے چونک کر کہا۔

''اس لئے میڈم کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو سامنے آتی ہی نہیں۔ اس لئے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ یہ لوگ نہ صرف اپنے میک اپ بلکہ اپنے نام اور رہائش گاہیں اس تیزی سے بدلتے رہتے ہیں کہ ان کے بارے میں کنفرمیشن نہیں ہو سکتی البتہ عمران سب کے سامنے رہتا ہے۔ وہ دارالحکومت کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے۔ اس کے ساتھ اس کا باورچی سلیمان رہتا ہے اور سپر پاورز سمیت اسرائیل اور کافرستان کے ایجنٹوں نے اس پر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار حملے کئے ہوں گے۔ زیادہ سے زیادہ وہ زخمی ہو جاتا ہے اور بس۔ اس کے قتل کا ٹاسک آپ کو دینے کا مطلب ہے کہ حکومت آپ کو بہت سخت آزمائش میں ڈال رہی ہے''۔ پرکاش

نے کہا تو نوما بے اختیار ہنس پڑی۔

''مجھے اتنا معلوم ہے کہ عمران ایک مرد ہے اور مردوں کو بے وقوف بنانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی چالاک، شاطر اور عیار ہو لیکن میرا مقابلہ نہیں کر سکتا''...... نوما نے کہا۔

''آپ کی بات اس صورت میں درست ہے کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ آپ کافرستانی ہیں اور کافرستان کی بلیک ایجنسی کی چیف ہیں اور اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انتہائی دوستانہ ماحول قائم کریں اور پھر اس پر اچانک ایسا حملہ کر دیں کہ جس سے وہ بچ نہ سکے ورنہ اسے بچ کر نکلنے کا موقع مل گیا تو پھر وہ آپ کے ہاتھ نہیں آئے گا الٹا آپ اس کے ہاتھ آ جائیں گی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ اسے عورت کی بنا پر قابو کر لیں گی تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ الٹا آپ کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو جائے گا''...... پرکاش نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم نے بھی وہی بات کی ہے جو میں نے سوچی ہے کہ اس سے دوستی قائم کی جائے اور دوستی کا فائدہ اٹھا کر اس پر اچانک حملہ کر دیا جائے اور یہ حملہ اس قدر اچانک ہو کہ وہ سنبھل ہی نہ سکے لیکن اس سے دوستی کیسے ہو۔ کیا ہم پاکیشیا شفٹ ہو جائیں''...... نوما نے کہا۔

''ظاہر ہے وہ وہاں رہتا ہے وہیں جانا پڑے گا۔ وہاں ہمارے

آدمی موجود ہیں۔ وہ ہمیں اطلاعات دیں گے اور ان اطلاعات کی بنا پر آپ اس سے ملاقات کریں اور پھر دوستی کا چکر چلائیں''۔ پرکاش نے کہا۔

''اوکے ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ البتہ تیار رہنا۔ کسی بھی وقت تمہیں میرے ساتھ پاکیشیا جانا ہوگا''...... نوما نے کہا تو پرکاش اٹھا، اس نے سلام کیا اور پھر آفس سے باہر چلا گیا تو نوما نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر کرنل جیمز کا نمبر پریس کر دیا۔

''لیس۔ کرنل جیمز بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی کرنل جیمز کی آواز سنائی دی۔

''نوما بول رہی ہوں''...... نوما نے کہا۔

''اوہ تم۔ کوئی خاص بات''...... کرنل جیمز نے کہا تو نوما نے پرکاش سے ہونے والی گفتگو کا خلاصہ بتا دیا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ تم یہ کام کر لو گی''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے''...... نوما نے کہا۔

''میرے وہاں آنے کی ضرورت تو نہیں ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''نہیں۔ میں خود ٹاسک مکمل کر لوں گی۔ وہ صرف اسرائیل کا ہی نہیں۔ کافرستان کا بھی دشمن ہے''...... نوما نے کہا۔

''اگر تم نے یہ ٹاسک مکمل کر لیا تو تمہیں کافرستان اور اسرائیل

دونوں سے سپر اعزاز دیا جائے گا لیکن یہ کام ایک ہفتے کے اندر اندر مکمل ہو جانا چاہئے ورنہ پھر مجھے خود آگے آنا پڑے گا کیونکہ ایک ماہ کے اندر اس کا خاتمہ کرنا لازمی ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بے فکر رہو۔ گڈ بائی''...... نوما نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب وہ عمران کا یقینی خاتمہ کرنے کے بارے میں بیٹھی سوچ رہی تھی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا البتہ وہ چائے کا تھرماس بھر کر اس کی میز پر رکھ کر گیا تھا کیونکہ اس کی واپسی کئی گھنٹے بعد ہونی تھی۔ گو بعض اوقات عمران مطالعہ میں اس قدر مصروف رہتا تھا کہ تھرماس ویسے کا ویسے ہی پڑا رہ جاتا تھا لیکن کبھی کبھی وہ چائے کی ایک آدھ پیالی پی بھی لیتا تھا۔ اس لئے سلیمان نے اسے اپنی روٹین بنایا ہوا تھا کہ جب وہ مارکیٹ جاتا تھا تو تھرماس چائے سے بھر کر اس کی میز پر رکھ کر جاتا تھا البتہ وہ جان بوجھ کر ساتھ پیالی نہ رکھتا تھا تاکہ عمران صرف بیٹھا ہی نہ رہ جائے۔ پیالی اٹھانے اور اسے صاف کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ حرکت ضرور کرے۔ سلیمان حرکت میں برکت والے محاورے کا بے حد قائل تھا۔ اس کے نقطہ نظر سے حرکت سے نہ صرف صحت ٹھیک رہتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہوتی تھی۔

عمران گو اس لفظ حرکت کو دوسرے معنی پہنا دیتا تھا جس کے تحت وہ حرکت کو غلط کام کے تحت لے آتا تھا جیسے عام طور پر کہا جاتا تھا کہ یہ حرکت اس آدمی کی ہے لیکن سلیمان حرکت میں برکت والے محاورے پر عمل کرتا تھا۔ وہ اپنے نظریئے کا ہی پابند تھا البتہ عمران پیالی اٹھانے کی بجائے تھرماس کے ڈھکن میں ہی چائے ڈال کر پی لیا کرتا تھا کیونکہ مطالعے کے دوران وہ بعض اوقات واقعی حرکت کرنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ عمران مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بول رہا ہوں“...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”ایکسٹو“...... دوسری طرف سے آواز آئی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کتاب بند کر کے میز پر رکھ دی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ کوئی خاص بات ہے جس کی وجہ سے بلیک زیرو نے فلیٹ پر فون کیا ہے۔

”کیا ہوا بلیک زیرو۔ کوئی خاص بات“...... عمران نے کہا۔ اس نے دانستہ نام لیا تھا تاکہ بلیک زیرو کو پتہ چل جائے کہ وہ فلیٹ پر اکیلا ہے۔ کوئی ممبر وہاں موجود نہیں ہے۔

”عمران صاحب۔ ناٹران کا فون آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کی ریکارڈنگ سن لیں“...... بلیک زیرو نے اس بار اپنے

اصل لہجے میں کہا۔

''فون پر سنوا دو''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ناٹران کی آواز سنائی دی۔ دوسری آواز ایکسٹو کی تھی لیکن تفصیل ناٹران بتا رہا تھا کہ کرنل وشان کی جگہ حکومت کافرستان نے نوما کو ایجنسی کی چیف بنا دیا ہے اور ایجنسی کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے بتایا کہ نوما نے چیف بنتے ہی سب سے پہلے کرنل جیمز کو لوسانو میں فون کر کے اس کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اس نے نوما کے لئے سفارش کی ہے۔ اس کے بعد کرنل جیمز نے اسے عمران صاحب کو ہلاک کرنے کے لئے تعاون کی بات کی تو نوما نے اس کی حامی بھر لی اور اس نے کہا کہ وہ خود عمران صاحب سے دوستی بڑھا کر پھر اس پر اچانک حملہ کر کے اسے ہلاک کر دے گی۔

''آپ نے سن لی بات چیت''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ تو اچھی خبر ہے کہ کافرستان کی ایجنسی کی چیف مجھ سے دوستی کرے گی۔ کم از کم میں تمہیں تو بلیک میل کر سکوں گا اور اس طرح تم سے بھاری مالیت کا چیک وصول کرنے کے قابل ہو جاؤں گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس دوستی کا مطلب بھاری مالیت کا چیک نہیں بلکہ آپ کی جان لینا ہے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

''محبت میں جان دینا اور لینا عام سی بات ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ نوما اس قدر احمق نہیں ہو گی کہ خود مجھ جیسے مفلس و قلاش سے دوستی لگانے پاکیشیا پہنچ جائے گی ویسے تم نے یہ ساری گفتگو سننے کے بعد ناٹران کو کوئی ہدایت تو کی ہو گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے اسے کہا کہ وہ نوما اور اس کی ایجنسی پر خصوصی نظر رکھے اور پاکیشیا کے سلسلے میں ہونے والی کارروائی کی مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتا رہے''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کتاب اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سن کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اس وقت کون آ گیا''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر سٹنگ روم کے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو گیلری میں تھا اور جہاں سے وہ بیرونی دروازے تک پہنچ سکتا تھا۔

''کون ہے''...... عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں کہا۔

''میرا نام نوما ہے اور میں نے عمران صاحب سے ملنا ہے''۔ باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ارے اتنی جلدی آ بھی گئی دوستی کرنے''...... عمران نے چونک

کر کہا اور پھر دروازہ کھول کر وہ سائیڈ میں ہو رہا تھا کہ خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی بہت بڑی اور سخت چٹان اس کے جسم سے ٹکرائی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے تمام احساسات تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

کرنل جیمز نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ یہ لارڈز کا ہیڈکوارٹر تھا اور جس دروازے پر کرنل جیمز نے دستک دی تھی وہ لارڈز کے چیف رابرٹ کا آفس تھا۔ کرنل جیمز کو فون کر کے آفس بلایا گیا تھا۔

''یس باس''...... کرنل جیمز نے رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد کرسی پر بیٹھتے ہوئے سامنے بیٹھے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ چیئرمین کی دی ہوئی وارننگ کے بعد کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو چکا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس تو سامنے نہیں آتی البتہ اس کا لیڈر عمران ایک عام سے فلیٹ میں رہتا ہے جس پر میری بلیک ایجنسی کی چیف نوما سے بات ہوئی ہے۔ نوما نے ذمہ داری لی ہے کہ وہ خود پاکیشیا

جا کر عمران سے دوستی کرے گی اور دوستی کے دوران اچانک اس پر حملہ کر کے اسے ہلاک کر دے گی اور یہ کام ایک ہفتے کے اندر اندر ہو جائے گا''...... کرنل جیمز نے کہا تو رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کو عام آدمی سمجھ لیا ہے۔ ایسے حملے اس پر پہلے بھی سینکڑوں بار ہو چکے ہیں لیکن ہر بار وہ بچ نکلا ہے اور اس بار بھی ایسا ہی ہو گا اور پھر اس حملے کا آرڈر ہمارے گلے کا پھندہ بن جائے گا''...... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باس۔ بہرحال وہ انسان ہے۔ دشمن سے تو آدمی ہر جگہ ہوشیار رہتا ہے لیکن دوستوں کے ساتھ ایسا وہ چاہے تو بھی نہیں کر سکتا اور جس قدر بھی آدمی ہوشیار ہو لیکن وہ دوستوں سے ہی مار کھاتا ہے۔ پھر آپ نے اب تک اس نوما کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ یہ کافرستانی لڑکی انتہائی متناسب جسم کی مالکہ ہے اور مرد کے لئے اس میں بے پناہ کشش ہے اور نوما کو بھی اس کا بخوبی علم ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ میں کم از کم عمران کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا''...... کرنل جیمز نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل جیمز۔ مسئلہ ہمارا ہے کافرستان کا نہیں ہے۔ اس لئے کام بھی ہمیں ہی کرنا ہو گا کافرستان کو نہیں''...... اس بار رابرٹ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''پھر مجھے وہاں جا کر کام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہاں جو ماحول میں نے دیکھا ہے اس کے تحت وہاں مقامی لوگ زیادہ آسانی سے کام کر سکتے ہیں۔ غیر ملکی کو وہاں عام لوگ بھی نظروں نظروں میں چیک کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال اگر آپ کو یہ آئیڈیا پسند نہیں آیا تو میں خود ٹیم لے کر وہاں چلا جاتا ہوں اور اس کا خاتمہ کر دیتا ہوں''...... کرنل جیمز نے شاید رابرٹ کے سخت لہجے کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی کرو۔ پہلے اس لڑکی کو کام کرنے سے منع کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم دونوں ٹکرا جاؤ اور نتیجہ عمران کے حق میں نکلے''۔ رابرٹ نے کہا۔

''اوکے باس۔ آپ اجازت دیں تو میں آفس فون پر بات کر لوں۔ اس طرح لاؤڈر کی وجہ سے آپ بھی نوما کی بات چیت سن سکیں گے''...... کرنل جیمز نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل جیمز نے اٹھ کر فون سیٹ اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے پہلے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کے بعد تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو چیف آف بلیک ایجنسی''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

’’کرنل جیمز بول رہا ہوں۔ نوما سے بات کراؤ‘‘...... کرنل جیمز نے اونچی آواز میں کہا۔

’’میڈم مشن پر پاکیشیا گئی ہیں۔ ابھی ابھی ان کی کال آئی ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب رہی ہیں اور واپس کافرستان پہنچ رہی ہیں۔ وہ دو گھنٹے بعد واپس پہنچ جائیں گی‘‘...... پرسنل سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ جیسے ہی وہ واپس پہنچے اسے کہنا کہ مجھ سے بات کرے‘‘...... کرنل جیمز نے کہا۔

’’یس سر‘‘...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیمز نے رسیور رکھ دیا۔

’’یہ کس مشن پر کافرستان سے پاکیشیا گئی ہو گی جو اتنی جلدی مکمل بھی ہو گیا‘‘...... رابرٹ نے کہا۔

’’کیا کہا جا سکتا ہے باس۔ بات ہو گی تو معلوم ہو گا۔ ویسے میں کوشش کرتا ہوں پاکیشیا سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں‘‘...... کرنل جیمز نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

’’یس۔ کازک کلب‘‘...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’میں لوسانو سے کرنل جیمز بول رہا ہوں۔ کازک سے بات کراؤ‘‘...... کرنل جیمز نے کہا۔

’’یس سر۔ ہولڈ کریں‘‘...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں

کہا گیا۔

’’ہیلو۔ کازک بول رہا ہوں‘‘...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر ہے۔

’’کرنل جیمز بول رہا ہوں لوسانو سے‘‘...... کرنل جیمز نے کہا۔

’’اوہ آپ۔ فرمایئے کیسے کال کی ہے‘‘...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

’’میں پاکیشیا آیا تھا تو آپ سے کافرستان کی میڈم نوما کے ساتھ تفصیلی ملاقات ہوئی تھی اور میڈم نوما نے آپ کو کافرستان کے لئے مستقل کام کرنے کے بارے میں کہا تھا‘‘...... کرنل جیمز نے کہا۔

’’جی جناب۔ مجھے یاد ہے‘‘...... کازک نے کہا۔

’’میڈم نوما سے بات کرنے کے لئے میں نے کافرستان میں اس کے ہیڈکوارٹر فون کیا تو اس کی پرسنل سیکرٹری نے بتایا ہے کہ وہ کسی مشن کی تکمیل کے لئے پاکیشیا گئی ہوئی ہیں اور اس نے مشن مکمل کر لیا ہے اور اب واپس کافرستان پہنچ رہی ہیں۔ کیا تمہیں اس مشن کے سلسلے میں کچھ معلومات ہیں بشرطیکہ یہ حتمی اور درست ہوں تو تمہیں ایک لاکھ ڈالرز مل سکتے ہیں‘‘...... کرنل جیمز نے کہا۔

’’یس سر۔ معلوم ہیں۔ میڈم نوما کافرستان سے جب پاکیشیا پہنچیں تو وہ سیدھی میرے کلب ہی آئیں۔ ان والد کے ساتھ میں

نے بڑے طویل عرصے تک کام کیا ہے۔ اس لئے میں انہیں اپنی بیٹی اور وہ مجھے والد کی جگہ ہی سمجھتی ہیں۔ وہ آج صبح سویرے کازک کلب پہنچیں تو میری ان سے تفصیلی بات ہوئی۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے دنیا کے خطرناک ایجنٹ عمران کے خاتمے کا مشن لے کر آئی تھیں اور ان کی پلاننگ بے حد طویل تھی۔ وہ اس سے دوستی کر کے اور دوستی کا اعتماد دلا کر اس پر اچانک وار کرنا چاہتی تھیں لیکن میں نے انہیں بتایا کہ اس طرح آپ یقینی طور پر ناکام ہو جائیں گی کیونکہ آپ چاہے عمران پر یہ ظاہر کریں کہ یہ ملاقات اتفاقاً ہے لیکن وہ چہرے کے تاثرات سے ہی سمجھ جائے گا کہ یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ تھا اور پھر اسے معلوم ہو جائے گا کہ میڈم کا تعلق کافرستان سے ہے اور کسی ایجنسی سے ہے۔ وہاں اس کا بہت بڑا نیٹ ورک کام کرتا ہے۔ اس کے بعد بجائے اس کے کہ عمران، میڈم کے ہاتھوں مارے جائے الٹا میڈم، عمران کے ہاتھوں ماری جائے گی اور وہ میڈم سے تمام معلومات بھی حاصل کر لے گا۔ اس پر میڈم نے مجھ سے پوچھا کہ پھر انہیں کیا کرنا چاہئے۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ اس وقت عمران کے فلیٹ پر جائیں جب عمران فلیٹ پر اکیلا ہو۔ پھر آپ کال بیل دیں تو جیسے ہی عمران دروازہ کھولے۔ اس پر مشین پسٹل سے گولیاں برسا دیں بلکہ میزائل پسٹل سے میزائل فائر کر دیں۔ گولیوں سے تو پھر بھی بچ جانے کا کوئی سکوپ ہو سکتا ہے لیکن جدید ترین میزائل پسٹل کی

فائرنگ سے کسی کا بچ نکلنا ناممکن ہے۔ یہ میزائل انسانی جسم کے پرخچے اڑا دیتا ہے۔ ویسے تو میزائل پسٹل نایاب ہے لیکن میرے پاس موجود تھا چنانچہ میں انہیں یہ دے دیا۔ پھر ہم نے عمران کے فلیٹ کی نگرانی کرائی تو پتہ چلا کہ عمران کے ساتھ اس کا باورچی رہتا ہے اور وہ روزانہ صبح کو مارکیٹ جاتا ہے اور وہاں سے کئی گھنٹوں بعد اس کی واپسی ہوتی ہے۔سلیمان کے مارکیٹ جانے کے بعد عمران فلیٹ میں اکیلا ہوتا ہے اور وہ خود ہی کال بیل پر دروازہ کھولتا ہے۔ میں نے میڈم سے کہہ دیا کہ دروازہ کھلتے ہی پلک جھپکنے میں وہ عمران کے سینے پر میزائل فائر کر دیں اور خود تیزی سے واپس آ جائیں تو وہ کامیاب ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں۔ میڈم نوما نے اس پر رضامندی ظاہر کی تو ہم نے نگرانی کرنے والے آدمی سے کہا کہ جیسے ہی سلیمان مارکیٹ جائے تو ہمیں اطلاع دے دے اور پھر ہمیں یہ اطلاع مل گئی کہ سلیمان مارکیٹ چلا گیا ہے تو میں اور میڈم نوما کار پر سوار ہو کر عمران کے فلیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ میڈم نوما اتر کر ایم پسٹل سمیت تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گئیں جبکہ میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا رہا اور میں نے گاڑی سٹارٹ رکھی پھر میزائل فائر ہونے کا ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا اور اس کے بعد میڈم نوما بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر میری گاڑی میں آ کر بیٹھ گئیں اور میں نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ پھر ہم ایک لمبا چکر کاٹ کر جب دوبارہ مطلوبہ فلیٹ پر پہنچے تو وہاں کوئی بھی نہ

تھا۔ شاید کسی کو علم ہی نہ ہو سکا تھا اور لازمی بات یہ کہ عمران ہلاک ہو گیا تھا۔ ہم واپس کلب آ گئے۔ پھر میں نے ان افراد سے وہاں کی رپورٹ طلب کی جو وہاں نگرانی کر رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہے کہ ہماری گاڑی جاتے ہی باورچی سلیمان واپس آ گیا تھا اور پھر وہاں ایمبولینس پہنچ گئی اور سلیمان اور ایمبولینس ڈرائیور نے مل کر عمران کی لاش سٹریچر پر رکھ کر فلیٹ سے نیچے اتاری اور پھر ایمبولینس ہسپتال چلی گئی لیکن اب تک معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ عمران کی لاش کس ہسپتال میں لے گئے ہیں۔ بہرحال اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ لاش کہاں ہے۔ عمران بہرحال ہلاک ہو چکا ہے“۔ کازک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ بولتا گیا کرنل جیمز اور سامنے بیٹھا رابرٹ حیرت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔

”حیرت ہے۔ میں نے تو اس لئے تمہیں فون کیا تھا کہ تمہارے پاس معلومات کے حصول کا نیٹ ورک ہے۔ یہ تو مجھے معلوم نہ تھا کہ تم خود اس مشن میں شامل رہے ہو۔ تم نے واقعی درست کام کیا ہے۔ کیا عمران کی موت کنفرم ہے یا نہیں“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”سو فیصد بلکہ دو سو فیصد کنفرم۔ کیونکہ اتنے قریب سے فائر کیا گیا پسٹل میزائل پہاڑی کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ عمران تو انسان تھا“...... کازک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس کی لاش کو چیک کرو۔ اس کے گھر والوں کے تاثرات کے بارے میں معلومات حاصل کرو تاکہ کنفرمیشن ہو سکے۔ تمہاری رقم تمہیں بھجوا دی جائے گی“...... کرنل جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس بات کی کنفرمیشن اس کازک پر مت چھوڑو۔ کسی اور ذریعے سے اسے کنفرم کرو“...... رابرٹ نے کہا۔

”او کے باس“...... کرنل جیمز نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

”یس موہن داس ٹریڈرز“...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”لوسانو ایکریمیا سے کرنل جیمز بول رہا ہوں۔ موہن داس سے بات کراؤ“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”ہولڈ کریں“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یس۔ موہن داس بول رہا ہوں“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرنل جیمز بول رہا ہوں لوسانو سے“...... کرنل جیمز نے کہا۔

”یس کرنل۔ حکم فرمائیں“...... موہن داس نے کہا۔

”کافرستان میں تو تمہارا معلومات کے حصول کا بڑا وسیع اور کامیاب نیٹ ورک ہے۔ کیا یہ نیٹ ورک پاکیشیا میں بھی ہے یا

نہیں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کس بارے میں معلومات چاہئیں آپ کو''...... موہن داس نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کو تم جانتے ہو''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اسے کون نہیں جانتا جناب۔ وہ تو پوری دنیا میں شیطان کی طرح مشہور ہے''...... موہن داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آج اس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس کے فلیٹ پر اور کہا جاتا ہے کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے لیکن یہ بات کنفرم نہیں ہو رہی نہ وہ کسی ہسپتال میں ٹریس ہو رہا ہے۔ کیا تم اس معاملے کو حتمی طور پر کنفرم کرا سکتے ہو''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''آپ کو یہ کنفرمیشن کب چاہئے''...... موہن داس نے کہا۔

''جتنی جلدی ممکن ہو سکے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''تو آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں اور اس سے پہلے میرے بینک اکاؤنٹ میں دو لاکھ ڈالرز جمع کرا دیں۔ میرا بینک اکاؤنٹ نمبر نوٹ کر لیں۔ بینک کی طرف سے کال آنے پر میں حرکت میں آؤں گا اور اس کے دو گھنٹے بعد آپ کو حتمی رپورٹ مل جائے گی''...... موہن داس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینک اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''اوکے۔ لیکن کنفرمیشن حتمی ہونی چاہئے''...... کرنل جیمز نے

کہا۔

''آپ کو میرے بارے میں معلوم تو ہے کہ میں سو فیصد درست معلومات مہیا کرتا ہوں۔ پھر بھی آپ ایسی بات کر رہے ہیں''۔ موہن داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں رقم بھجوا دیتا ہوں۔ پھر فون کروں گا''۔ کرنل جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''باس۔ یہ رقم بھجوا دیں۔ ہمارا کام یہیں بیٹھے ہو جائے گا''...... کرنل جیمز نے کہا اور فون سیٹ اس نے رابرٹ کی طرف کھسکا دیا۔ رابرٹ نے رسیور اٹھایا اور اپنے آدمی کو بینک اور اکاؤنٹ کی تفصیل بتا کر دو لاکھ ڈالرز فوری اس اکاؤنٹ میں جمع کرانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

''مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ تمہیں پاکیشیا اور کافرستان دونوں کے بارے میں خاصی معلومات ہیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''باس۔ دوسروں سے دوستانہ تعلقات بہت کام آتے ہیں''۔ کرنل جیمز نے کہا اور رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈھائی گھنٹوں بعد کرنل جیمز نے ایک بار پھر کافرستان فون کر کے موہن داس سے رابطہ کیا۔

''لیس''...... دوسری طرف سے موہن داس کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے موہن داس''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''عمران ابھی زندہ ہے۔ اسے سپیشل ہسپتال میں رکھا گیا ہے اور

اس کی حالت بے حد خراب ہے۔ اس کے کئی آپریشن کئے گئے ہیں۔ اس کے سینے، پیٹ اور گردن تک زخم آئے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ ابھی تک زندہ ہے البتہ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کے مطابق عمران انتہائی قوت مدافعت کی وجہ سے زندہ ہے۔ اسے مسلسل خون کی بوتلیں لگانے کے باوجود اس کی حالت میں کوئی بہتری نہیں آ رہی۔ اس لئے اس کے زندہ بچنے کی امید ایک فیصد رہ گئی ہے لیکن بہرحال اب تک وہ زندہ ہے اور اسے انتہائی محفوظ وارڈ میں رکھا گیا ہے تاکہ اس پر دوبارہ حملہ نہ ہو سکے''...... موہن داس نے کہا۔

''تم معلومات لیتے رہو۔ میرا فون نمبر لکھ لو۔ جب بھی عمران ہلاک ہو جائے تو مجھے اطلاع دے دینا۔ میں تمہاری توقع سے بھی زیادہ بڑا انعام دوں گا''...... کرنل جیمز نے کہا اور پھر موہن داس کے کہنے پر اس نے اپنا خصوصی سیٹلائٹ نمبر بھی بتا دیا اور آخر میں ایک بار پھر اسے مزید معلومات حاصل کرنے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ سینے پر میزائل لگنے کے باوجود آدمی زندہ کیسے رہ سکتا ہے۔ ایسے فائر سے فوری ڈیتھ واقع ہو جاتی ہے لیکن عمران پھر بھی زندہ ہے۔ میرا خیال کہ یہ سب ڈرامہ کیا جا رہا ہے''...... کرنل جیمز ے کہا۔

''عمران کی قوت مدافعت کو اس کا جواز بنایا جا رہا ہے لیکن

قوت مدافعت کوئی ڈھال تو نہیں ہے کہ میزائل کو روک دے''۔ رابرٹ نے کہا اور کرنل جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب چیئرمین صاحب کو اطلاع دے دیں یا انتظار کریں''۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد رابرٹ نے کہا۔

''باس۔ جب عمران کی موت کنفرم ہو جائے تب اطلاع دی جائے تو بہتر ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ابھی واقعی ہمیں انتظار کرنا ہو گا''۔ رابرٹ نے کہا اور کرنل جیمز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں اس وقت نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود تھی بلکہ ٹائیگر اور جوانا بھی موجود تھے جوزف البتہ وہاں موجود نہیں تھا۔ اس وقت پوری سیکرٹ سروس ڈاکٹر صدیقی کے آفس میں موجود تھی۔ اس کی درخواست ڈاکٹر صدیقی نے کی تھی کہ وہ ان کے آفس میں رہیں آپریشن روم سے باہر گیلری میں نہ کھڑے ہوں۔ اس طرح آپریشن کے دوران ان کے قدموں کی آوازیں انہیں ذہنی طور پر ڈسٹرب کرتی ہیں۔ چنانچہ وہ سب یہاں آفس میں بیٹھے تھے۔ عمران کی جو حالت بتائی گئی تھی وہ سن کر سب کے چہرے نہ صرف زرد پڑ گئے تھے بلکہ ان کی آنکھوں میں یاس کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کسی بھی لمحے عمران کے بارے میں آخری خبر سنا دی جائے گی۔ جولیا کی حالت سب سے زیادہ خراب نظر آ رہی تھی۔ اس کا جسم آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ

رکھا تھا جبکہ صالحہ نے اسے کسی چھوٹی بہن کی طرح اپنے بازوؤں میں لے رکھا تھا۔ ایک بنچ پر ٹائیگر اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سلیمان ان کے ساتھ کرسی پر بیٹھا سب کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ یہاں موجود کسی کو نہ پہچانتا ہو۔ وہ سب باری باری ڈاکٹر صدیقی کے آفس کے ساتھ موجود ریڈنگ روم میں عمران کی صحت کے لئے دو نفل پڑھ کر انتہائی گڑگڑا کر دعا مانگ چکے تھے لیکن اس کے باوجود سب کے لب مسلسل ہل رہے تھے اور وہ مسلسل اللہ تعالیٰ سے عمران کے لئے صحت کی دعائیں مانگ رہے تھے کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صدیقی اپنے ایک جونیئر کے ساتھ اندر داخل ہوا تو سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کی قوت مدافعت نے اب تک انہیں زندہ رکھا ہوا ہے لیکن یہ قوت مدافعت آہستہ آہستہ کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ویسے ہم نے ان کے آپریشنز کر کے آنے والے زخم سی دیئے ہیں۔ اب مزید اور کچھ نہیں کر سکتے جو کچھ انسانی بس میں ہو سکتا تھا وہ ہم نے کر دیا ہے باقی اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کر سکتے ہیں"۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور اپنی خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"تو آپ ناامید ہو گئے ہیں۔ آپ یورپ اور ایکریمیا کے

ڈاکٹروں سے بات کریں'' ...... صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم عمران سے پیار نہیں کرتے۔ ہم نے اس بارے میں پوری دنیا کے ماہر ترین ڈاکٹروں سے بات کی ہے اور اس ڈسکس سے پہلی بار یہ بات سامنے آئی ہے کہ اصل مسئلہ کیا ہے۔ اصل مسئلہ زخم نہیں ہیں بلکہ اصل مسئلہ عمران کے خون میں شامل ہو جانے والا زہر ہے۔ جو میزائل عمران پر فائر کیا گیا ہے اس میں ایسا کیمیکل زہر موجود ہوتا ہے جسے لاکڈ پوائزن کہا جاتا ہے۔ لاکڈ پوائزن کا مطلب ہے زہر پورے جسم میں پھیل کر رگوں میں ایسے اثرات پیدا کر دیتا ہے کہ پھر چاہے پورے جسم کا خون تبدیل کر دیا جائے لیکن تبدیل شدہ خون تھوڑی دیر بعد ہی زہریلا ہو جاتا ہے۔ ہم اب تک عمران کے جسم کا خون چار بار تبدیل کر چکے ہیں لیکن ہر بار خون میں زہر شامل ہو جاتا ہے۔ عمران کی قوت مدافعت اس زہر کی وجہ سے اور بار بار خون کی تبدیلی کی وجہ سے کمزور ہوتی چلی جا رہی ہے'' ...... ڈاکٹر صدیقی بولتے بولتے اس طرح خاموش ہو گئے جیسے تھک گئے ہوں۔

''تو اب پھر کیا ہو گا'' ...... صفدر نے کہا۔

''عمران نہیں مر سکتا۔ یہ بات تو تم طے سمجھو'' ...... اچانک خاموش کھڑے تنویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''مجھے اس طرح مت دیکھو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ میرا دل

کہہ رہا ہے۔ جو شخص اپنے دشمنوں سے بھی محبت کرے، جو دوسروں کے لئے اپنی زندگی یقینی خطرے میں ڈال دے جس کے کردار کی ساری دنیا گواہی دے۔ وہ مر سکتا ہے۔ نہیں وہ نہیں مر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا'' ...... تنویر نے جو مسلسل خاموش تھا یکلخت تیز تیز لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر امید کی جھلملاہٹ نظر آنا شروع ہو گئی۔ پھر اس سے پہلے کہ کوئی تنویر کی بات کا جواب دیتا یا کوئی مزید بات کرتا۔ باہر سے جوزف کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ وہ کسی کو دروازے سے ہٹنے کا کہہ رہا تھا اور پھر کسی کے چیخنے اور دھاکوں کی آوازیں سنائی دیں تو سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔ جب وہ باہر آئے تو انہوں نے دور ایک راہداری کے موڑ پر دو سیکورٹی گارڈز کو فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے دیکھا جبکہ تیسرے سیکورٹی گارڈ کو جوزف نے دونوں ہاتھوں پر اس طرح اٹھا رکھا تھا جیسے وہ اسے سامنے دیوار پر مارنا چاہتا ہو۔

''جوزف'' ...... صفدر نے چیخ کر کہا تو جوزف دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے سیکورٹی گارڈ سمیت تیزی سے پلٹا۔

''چھوڑ دو اسے۔ میں کہہ رہا ہوں'' ...... صفدر نے کہا تو جوزف چند لمحے اس طرح کھڑا رہا جیسے ذہنی طور پر شدید تذبذب کا شکار ہو۔ پھر اس نے سیکورٹی گارڈ کو واپس فرش پر کھڑا کر دیا۔

''میں نے اس لئے آپ کا حکم مانا ہے کہ آپ آقا کے ساتھی

ہیں اور آقا چونکہ آپ کی بات مانتا ہے۔ اس لئے غلام کی مجبوری ہے کہ آپ کا حکم مان لے۔ یہ مجھے آقا کے پاس جانے سے روک رہے تھے جبکہ آقا دھواں ہونے والے زہر کی وجہ سے موت کی طرف تیزی سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور مجھے ہاکانی جھیل کی دھواں مار پامیری سے آقا کو اس دھوئیں سے بچانا ہے''...... جوزف نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس راہداری میں بڑھ گیا جہاں سے سپیشل وارڈ کا راستہ تھا اور سپیشل وارڈ کے ایک کمرے میں عمران کو رکھا گیا تھا۔ اس راستے کے بارے میں سب جانتے تھے۔ اس لئے انہیں کسی سے راستہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔

''رک جاؤ جوزف۔ میری بات سنو''...... جوانا نے دوڑ کر راہدای کے موڑ پر پہنچتے ہوئے چیخ کر کہا تو جوزف نہ صرف رک گیا بلکہ واپس مڑ کر جوانا کی طرف آنے لگا۔

''کیا بات ہے۔ کیا تم آقا کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہو۔ میں آقا کا غلام ہوں مجھے معلوم ہے کہ آقا کے ساتھ کیا ہوا ہے اور کیا ہو رہا ہے اور کیا ہو گا۔ تم مجھے کیا بتاؤ گے۔ تم تو اڑنے والی چیل کا رخ نہیں بتا سکتے''...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ماسٹر کی حالت بے حد نازک ہے۔ ہمیں ڈاکٹر صدیقی کی اجازت کے بغیر ماسٹر کے کمرے میں داخل

نہیں ہونا چاہئے''...... جوانا نے کہا۔ اسی لمحے عمران کے باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر صدیقی بھی تھے۔

''تم کیا کہنا چاہتے ہو''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا کیونکہ وہ پہلے بھی کئی بار جوزف کی طرف سے ہونے والے اقدامات دیکھ چکے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ عمران، جوزف پر مکمل اعتماد رکھتا ہے اس لئے کئی بار باوجود ڈاکٹر صدیقی کی مخالفت کے عمران نے جوزف کو اپنی مرضی کے اقدامات کرنے کی اجازت دے دی تھی اور اس سے فائدہ بھی ہوا تھا آج تک نقصان نہ پہنچا تھا۔

''میں کہنا نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ آقا کا علاج کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آقا دھواں مار زہر کی وجہ سے موت کی طرف بڑھ رہے ہیں اور میں نے ہاکانی جھیل کے کناروں پر پیدا ہونے والی پامیری سے اس دھوئیں کو ختم کرنا ہے تاکہ آقا کو زہر سے بچایا جا سکتے''۔ جوزف نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پامیری۔ یہ کیا ہوتی ہے اور یہ ہاکانی جھیل کہاں ہے''۔ ڈاکٹر صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وقت مت ضائع کرو ڈاکٹر۔ میں نے بڑی مشکل سے وچ ڈاکٹر پامیری کو راضی کیا ہے۔ تب ہی اس نے مجھے صرف آقا کے بارے میں نہ صرف بتایا ہے بلکہ پامیری کے بارے میں یہ بھی اس نے بتایا ہے کہ افریقہ کی ہاکانی جھیل کے کنارے پیدا ہونے والی دھواں مار پامیری مجھے کہاں مل سکتی ہے۔ طویل فاصلے طے کر کے

میں پامیری لایا ہوں''...... جوزف نے کہا۔

''کیا ہے پامیری۔ کہاں ہے دکھاؤ مجھے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو جوزف نے جیکٹ کی جیب سے ایک سرخ رنگ کا پھل سا نکالا جو کریلے کی شکل کا تھا۔

''یہ ہے پامیری۔ یہ ہاکانی جھیل کے کنارے پر ہوتی ہے اور دھوئیں کو کھا جاتی ہے۔ آؤ دیر نہ کرو ڈاکٹر۔ میں آقا کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ اب تک نجانے کیا ہو جاتا''...... جوزف نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے آؤ۔ عمران کے لئے میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں۔ تمہارا سخت لہجہ بھی اور تمہارا علاج بھی''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور آگے کی طرف بڑھنے لگے۔

''جوزف۔ ڈاکٹر صدیقی سے معافی مانگو''...... صفدر نے کہا۔

''سوری ڈاکٹر صدیقی۔ لیکن آپ مجھے روکیں گے نہیں ورنہ میں آقا کی زندگی بچانے کے لئے آپ کی گردن بھی توڑ سکتا ہوں''۔ جوزف نے کہا تو سب اس کی اس بات پر پریشان نظر آنے لگے کیونکہ ڈاکٹر صدیقی کی عزت عمران سمیت سب کرتے تھے اور جوزف نے یہ بات کرتے ہوئے ان کے احترام کا بھی خیال نہ رکھا تھا۔

''مجھے معلوم ہے جوزف کہ تمہارے عمران کے لئے کیسے جذبات ہیں۔ اس لئے میں نے تمہاری بات کا برا نہیں منایا۔ اللہ

کرے عمران بچ جائے۔ آؤ''...... ڈاکٹر صدیقی نے جوزف کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

''آپ کا دل بہت بڑا ہے ڈاکٹر صاحب۔ لیکن میں اپنے آقا کی وجہ سے مجبور ہوں''...... جوزف نے کہا تو اس بار ڈاکٹر صدیقی سمیت سب اس کی بات پر مسکرا دیئے لیکن اسی وقت اندر گیلری سے کسی خاتون کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔ قدموں کی آوازوں سے معلوم ہو رہا تھا کہ دوڑنے والی ان کی طرف ہی آ رہی ہے تو وہ سب چونک کر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ ان میں ڈاکٹر صدیقی بھی شامل تھے۔ چند لمحوں بعد دوڑ کر آنے والی خاتون سامنے آ گئی۔ وہ نرس تھی اور بے حد ہراساں اور پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

''کیا ہوا''...... ڈاکٹر صدیقی نے چیخ کر پوچھا اور عمران کے ساتھیوں کے چہرے یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گئے۔

''ڈاکٹر صاحب۔ عمران کی حالت بے حد خراب ہو گئی ہے۔ آپ فوراً چلیں۔ آپ فون بھی اٹنڈ نہیں کر رہے تھے اس لئے مجھے خود آنا پڑا''...... نرس نے چیخ کر کہا تو ڈاکٹر صدیقی باقاعدہ بھاگ پڑے اور اس کے پیچھے جوزف، صفدر اور اس کے ساتھی تھے۔ وہ دانستہ ڈاکٹر صدیقی کے پیچھے بھاگ رہے تھے کیونکہ احترام کا تقاضا یہی تھا اور ساتھ ہی انہوں نے دل میں دعائیں مانگنا شروع کر دی

تھیں۔ یہ تو اچھی بات تھی کہ جولیا اور صالحہ ان کے ساتھ شامل نہ تھیں۔ انہیں صفدر نے دفتر میں ہی رہنے کا کہا تھا اور موجودہ صورتحال میں سب چونکہ بے حد پریشان تھے۔ اس لئے صفدر کی بات پر تنویر جیسا سخت آدمی بھی خاموشی سے عمل کر رہا تھا۔ اس لئے باقی ساتھی بھی اس کی تابعداری کر رہے تھے۔ ویسے سب جانتے تھے کہ عمران، صفدر کو ہی ٹیم میں سب سے سینئیر کہتا تھا اور وہ خود بھی صفدر کی بات مان لیا کرتا تھا اور ویسے بھی عمران سے بات چیت زیادہ تر صفدر ہی کرتا رہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک کمرے کے دروازے پر پہنچے تو دوڑتے ہوئے ڈاکٹر صدیقی نے رخ بدلے بغیر دونوں ہاتھ سائیڈوں پر پھیلا دیئے۔

”کوئی آواز نہ نکلے“...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور بڑے آہستہ قدم اٹھاتا کمرے میں داخل ہو کر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ بیڈ پر عمران لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرہ بجھا ہوا تھا۔ اس کے منہ اور ناک پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا۔ ساتھ ہی دیوار پر ایک ایل سی ڈی موجود تھی جو عمران کی نبض، بلڈ پریشر، خون میں سرخ ذرات اور سفید ذرات کی مقدار اور خاص طور پر خون میں شامل زہر کی مقدار ظاہر کر رہی تھی۔ بیڈ کے گرد دو ڈاکٹر اور چار نرسیں موجود تھیں لیکن ان سب کے چہروں پر مایوسی واضح طور جھلک رہی تھی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ“...... ڈاکٹر صدیقی نے دیوار پر

موجود ایل سی ڈی پر ہونے والے ڈسپلے کو دیکھتے ہوئے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ اب کیا کیا جائے“...... ایک ڈاکٹر نے ڈاکٹر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے وہی اب رحمت کر سکتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ ہم تو اس کے سامنے بے بس ہیں“...... ڈاکٹر صدیقی نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا جبکہ عمران کے ساتھی بت بنے عمران کے چہرے کو دیکھ رہے تھے جو ہر وقت جگمگاتا رہتا تھا۔

”آقا۔ آپ کا غلام آ گیا ہے۔ اب آپ کو واپس آنا ہو گا۔ آپ کا غلام آپ کا زہر خود پی لے گا“...... جوزف نے یکلخت اونچی آواز میں کہا اور عمران کی بند پلکوں میں ہلکی سی تھرتھراہٹ نمودار ہوئی لیکن اس کی آنکھیں کھل نہ سکی تھیں جبکہ جوزف نے جیکٹ کی جیب سے پامیری نکالی اور دوسری جیب سے لائٹر نکال کر اس نے پامیری کے ایک کونے کو پکڑ کر اسے نیچے لٹکایا اور پھر لائٹر کی مدد سے دوسرے حصے کو آگ دکھائی تو یکلخت سرخ رنگ کا دھواں بھبکوں کی صورت میں اس سے نکلنے لگا۔ ڈاکٹرز اور نرسوں سمیت سب کے چہروں پر حیرت تھی۔ چونکہ ڈاکٹر صدیقی وہاں کھڑا تھا اس لئے انہوں نے بھی کوئی احتجاج نہیں کیا تھا۔ جوزف نے دھواں نکالتی اور جلتی ہوئی پامیری عمران کی ناک سے تھوڑا اوپر ہوا

میں لٹکائے رکھی۔ پامیری سے نکلنے والے دھوئیں کے بھبکے عمران کے چہرے پر اور پھر جب جوزف نے پامیری کو عمران کے جسم کی طرف حرکت دینا شروع کیا تو دھواں عمران کے جسم کے گرد تیزی سے پھیلنے لگا۔ سب اس طرح سانس روکے کھڑے تھے جیسے کسی بڑے ماہر شعبدہ باز کو کسی ناممکن شعبدے کی توقع رکھ کر دیکھ رہے ہوں اور چند لمحوں بعد پامیری سے اتنا دھواں نکلا کہ عمران کو مکمل طور پر اس دھوئیں نے ڈھانپ لیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو معجزہ ہو گیا ہے''...... یکلخت ڈاکٹر صدیقی نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں دیوار پر نصب اس ایل سی ڈی پر جمی ہوئی تھیں جس پر بے شمار نمبر تیزی سے بدل رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہاں نمبرز کی کوئی اولمپک ریس لگی ہوئی ہو۔ دوسرے ڈاکٹروں اور نرسوں کے چہروں پر بھی ایسے تاثرات تھے جیسے انہیں ایل سی ڈی پر ڈسپلے ہونے والے نمبرز اور رنگ برنگے لکھے ہوئے الفاظ پر یقین نہ آ رہا ہو لیکن عمران کے ساتھیوں کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے کیونکہ عمران کا چہرہ جس حد تک نظر آ رہا تھا اس سے تو لگتا تھا کہ وہ پہلے جیسا ہی ہے جبکہ جوزف مسلسل پامیری پکڑے اسے مسلسل عمران کے جسم پر حرکت دے رہا تھا اور چھوٹا سا پھل مسلسل دھواں نکال رہا تھا جیسے اس پھل میں دھوئیں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو۔ سرخ رنگ کا دھواں اب کمرے میں بھی چکراتا پھر رہا تھا لیکن کسی کی قسم کی بو محسوس نہ ہو رہی تھی۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے۔ یا اللہ تو رحیم و کریم ہے''...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور آگے بڑھ کر انہوں نے عمران کی کلائی پر ہاتھ رکھ دیا۔

''کیا ہوا ڈاکٹر صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا ہے۔ عمران کی قوت مدافعت زیرو کے قریب پہنچ چکی تھی لیکن اب قوت مدافعت کا گراف اوپر کی طرف چل پڑا ہے۔ خون میں موجود زہر ڈاؤن ہونا شروع ہو گیا ہے۔ خون میں سرخ ذرات کی مسلسل اور تیزی سے گھٹتی ہوئی تعداد دوبارہ بڑھنا شروع ہو گئی ہے۔ بہرحال اللہ کا فضل ہو گیا ہے۔ عمران جلد ہی مکمل طور پر خطرے سے باہر آ جائے گا۔ اب آپ جائیں اور میرے دفتر میں بیٹھیں اور جوزف۔ تمہارا شکریہ۔ تم نے ہمیشہ مسیحا کا کردار ادا کیا ہے۔ آج بھی شاید اللہ تعالیٰ کو تمہاری ادا پسند آ گئی ہے کہ اس نے عمران کو ہمیں واپس کر دیا ہے''...... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو جوزف نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کریلے نما پھل کے سرے پر پھونک ماری۔ پھونک لگتے ہی اس سے نکلنے والا دھواں یکلخت غائب ہو گیا اور جوزف نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اب سب بڑی عقیدت بھری نظروں سے جوزف کو دیکھ رہے تھے۔

ٹائیگر نے کار اقبال روڈ کی طرف موڑی اور پھر اس کی کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا ٹائیگر کار میں اکیلا تھا۔ ہسپتال میں جوزف کے افریقی علاج کے بعد عمران کی طبیعت حیرت انگیز طور پر سنبھلنے لگی تو سب بے حد خوش نظر آنے لگے تھے۔ ڈاکٹر صدیقی سمیت سب ساتھی جوزف کو اس طرح خراج تحسین پیش کر رہے تھے کہ جوزف کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ ٹائیگر کو جب پوری طرح تسلی ہو گئی کہ عمران کی حالت اب خطرے سے باہر ہے تو وہ خاموشی سے ہسپتال سے نکلا اور کنگ روڈ کے اس چوک پر پہنچ گیا جہاں عمران کا فلیٹ تھا کیونکہ ہسپتال میں وہ سلیمان سے تمام تفصیل سن چکا تھا کیونکہ عمران کو زخمی حالت میں فلیٹ سے ایمبولینس میں ڈال کر سلیمان نے ہی ہسپتال پہنچایا تھا۔ سلیمان نے چونکہ اس لڑکی کو دیکھا تھا جو سیڑھیاں اتر کر واپس آئی تھی اور کار میں بیٹھ کر چلی گئی تھی سلیمان کو اس کا چہرہ پوری طرح

نظر نہ آیا تھا کیونکہ سلیمان اس وقت فلیٹ سے کچھ فاصلے پر تھا البتہ اس نے کار کو تھوڑا سا گھوم کر جاتے ہوئے عقبی طرف موجود نمبر پلیٹ دیکھ لی تھی اور اس کے ذہن میں پلیٹ پر لکھے ہوئے نمبر محفوظ تھے۔ کار جدید ماڈل کی سرخ رنگ کی تھی اور بقول سلیمان اس میں ایک آدمی سٹیئرنگ پر موجود تھا جو کافرستانی تھا۔ اس لڑکی کو سیڑھیاں اتر کر نیچے آتے دیکھتے ہی کار اسے لے کر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی تھی لیکن ٹائیگر کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اس کار کا سراغ لگا لے گا اور پھر اس کی مدد سے حملہ آوروں کو بھی ڈھونڈ نکالے گا۔

اس نے جب وہیکل رجسٹریشن آفس سے کار کا نمبر بتا کر اس کے مالک کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہ کار ہاشم خان پراپرٹی ڈیلر کے نام رجسٹرڈ ہے اور اس ہاشم خان کے آفس کا جو پتہ بتایا گیا ہے وہ اقبال روڈ کے دوسرے چوک پر واقع ایک آفس کا تھا۔ ٹائیگر تھوڑی دیر میں اس آفس کے سامنے پہنچ گیا جس پر ہاشم خان پراپرٹی ڈیلر کے نام کا جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا۔ آفس کے باہرٹ نیلے رنگ کی کار موجود تھی جس کا نمبر وہ نہ تھا۔ ٹائیگر نے وہاں کار روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آفس کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اسے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا دکھائی دیا جس کی بڑی بڑی سفید رنگ کی مونچھیں تھیں۔ کمرے میں سائیڈ پر

ایک اور میز تھی جس کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ نوجوان اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹائیگر سے پہلے اس نے ٹائیگر کو سلام کیا۔

”آیئے جناب۔ میرے پاس تشریف لایئے۔ میرا نام احمد خان ہے۔ یہ میرے والد ہیں ہاشم خان“...... نوجوان نے کہاتو ٹائیگر مسکرا دیا اور پھر ہاشم خان کو سلام کر کے وہ احمد خان کی طرف بڑھ گیا۔ اسے احمد خان کا رویہ بے حد اچھا لگا۔ موجودہ دور میں نوجوان اس قدر باوقار اخلاقی رویہ بہت کم رکھتے ہیں۔

”میرا نام ٹائیگر ہے“...... ٹائیگر نے کہا اور نوجوان کے سامنے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ٹائیگر۔ یہ کیسا نام ہے۔ بہرحال فرمایئے۔ ہم کیا خدمت کر سکتے ہیں“...... نوجوان نے اس بار قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ٹائیگر کا نام سن کر وہ نوجوان پریشان سا دکھائی دینے لگا تھا لیکن ٹائیگر بظاہر کوئی بدمعاش یا غنڈہ نظر نہ آتا تھا۔ وہ شکل و صورت سے پڑھا لکھا، باوقار اور شریف آدمی دکھائی دیتا تھا۔ اس لئے شاید وہ نوجوان اس کے نام کی وجہ سے پریشان ہو رہا تھا۔

”میں ایک نمبر بتاتا ہوں۔ یہ ایک کار کا نمبر ہے اور یہ کار آپ کے والد کے نام رجسٹرڈ ہے مجھے اس کار کی تلاش ہے۔ کیا آپ بتا سکیں گے کہ وہ کہاں ہے“...... ٹائیگر نے کہا اور نمبر بتا دیا۔

”آپ کا تعلق پولیس سے ہے“...... اس بار نوجوان نے چونک

کر کہا۔

”جی نہیں بلکہ اینٹی لفٹنگ اسکوارڈ سے“...... ٹائیگر نے جواب دیا تو نوجوان نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک ڈائری نکال کر اسے کھولا اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔

”ہاں۔ یہ کار ہم نے خریدی تھی۔ میرے والد اور مجھے زیرو میٹر کاریں خریدنے اور چلانے کا بے حد شوق ہے۔ ہم ہر چھ ماہ بعد زیرو میٹر کار خرید لیتے ہیں اور پہلے والی دونوں کاریں فروخت کر دیتے ہیں۔ یہ کار جس کے بارے میں آپ معلومات حاصل کرنے آئے ہیں۔ یہ کار ہم نے دو سال پہلے ایک خاتون کو فروخت کی تھی۔

اس خاتون کا نام تھا روزی راسکل۔ معاف کرنا۔ یہی نام یہاں لکھا ہوا ہے۔ وہ عورت واقعی اپنے انداز سے راسکل ہی لگ رہی تھی۔ ذرا سی بات پر وہ اس طرح مارنے مرنے پر تل جاتی کہ ہمیں اس پر بے حد حیرت ہوئی تھی“...... احمد خان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا لیکن اس نے ٹائیگر کی طرف غور سے دیکھا ہی نہ تھا جو روزی راسکل کا نام سن کر اس طرح اچھلا تھا کہ جیسے کرسی کی سیٹ سے اچانک کیل ابھر آئے ہوں۔ وہ شاید یہ نام سننے کا سوچ بھی نہ سکتا تھا اس کے ذہن میں بگولے سے ناچنے لگے تھے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ عمران پر حملہ کرنے والی روزی راسکل تھی لیکن

پھر اچانک اسے خیال آیا کہ سلیمان روزی راسکل کو بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے اگر عمران پر حملہ کر کے سیڑھیاں اترتی ہوئی روزی راسکل اسے نظر آ جاتی تو وہ لازماً اسے پہچان جاتا۔

’’آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ اس طرح غور سے مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں‘‘...... احمد خان نے آخر کار یہ دیکھتے ہوئے کہ ٹائیگر کسی سوچ میں گم ہے، پوچھ ہی لیا۔

’’آپ نے روزی راسکل کا نام لیا ہے۔ کیا آپ اسے کنفرم کر سکتے ہیں‘‘...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

’’ہمارے پاس مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ ہم ریکارڈ کو مکمل کرنے کے عادی ہے اس طرح ہمیں بہت سے غیر ضروری مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ میں فائل لے آتا ہوں‘‘...... احمد خان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ سائیڈ پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے ایک فائل نکالی اور واپس آ کر دوبارہ میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فائل کھول کر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس نے چند لمحے اس صفحے کو غور سے دیکھنے کے بعد فائل کو موڑ کر سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

’’اس میں کار کے کاغذات کی تفصیل، اس کا رجسٹریشن نمبر اور روزی راسکل کا ایڈریس، فون نمبر اور ساتھ ہی روزی راسکل کی طرف سے کار کی وصولی کی رسید بھی موجود ہے‘‘......احمد خان نے

کہا تو ٹائیگر کافی دیر تک غور سے کاغذات دیکھتا رہا۔ پھر اس نے فائل بند کر کے واپس احمد خان کی طرف کھسکا دی۔

’’شکریہ احمد خان صاحب۔ تعاون کا بے حد شکریہ‘‘...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر چند رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد وہ ان کے آفس سے باہر آ گیا۔ اسے روزی راسکل سے ملے ہوئے تقریباً چھ ماہ ہو گئے تھے کیونکہ وہ انڈر ورلڈ سے معلومات کی وصولی کے سلسلے میں ایکریمیا گیا تھا اور پھر اس کی واپسی چھ ماہ بعد ہوئی تھی۔ اس لئے اسے معلوم نہ تھا کہ روزی راسکل کے پاس ان دنوں کون سی کار ہے کیونکہ روزی راسکل بھی جلدی جلدی کاریں تبدیل کرنے کی عادی تھی۔ ٹائیگر یہی باتیں سوچتا ہوا آفس سے باہر موجود اپنی کار میں بیٹھا اور اس نے اسے سٹارٹ کیا ہی تھا کہ اس کی نظریں ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ پر پڑیں۔ ٹائیگر نے ایک خیال کے تحت کار بند کی اور کار سے باہر نکل کر فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

اسے خیال آ گیا تھا کہ پہلے تو وہ یہ معلوم کرے کہ روزی راسکل اپنے کلب میں موجود بھی ہے یا نہیں۔ دوسرا یہ کہ کیوں نہ وہ فون پر ہی اس کی کار کے متعلق معلومات حاصل کر لے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ روزی راسکل نے جس طرح گفتگو کرنی ہے اس پر اسے غصہ آ جانا ہے جس کے بعد روزی راسکل نے بھی کم نہیں کرنی۔ اس لئے اس سے فون پر بات کر لینا ہی بہتر ہے چنانچہ

فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اسے فون سیٹ کے نیچے موجود خانے میں ڈال دیا اور پھر جیسے ہی اس نے ایک بٹن دبایا تو فون سیٹ پر سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب فون کیا جا سکتا ہے۔ ٹائیگر نے روزی راسکل کے کلب جس کا نام ٹڈ نائٹ کلب تھا، کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹڈ نائٹ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ میڈم آفس میں موجود ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''یس سر۔ موجود ہیں۔ آپ کی بات کراؤں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہاں کراؤ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہالو۔ کون بات کر رہا ہے''...... چند لمحوں بعد روزی راسکل کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''خالی خولی ٹائیگر مت کہا کرو۔ نانسنس ٹائیگر کہا کرو۔ چھ ماہ سے غائب ہو۔ تمہارا رہائشی کمرہ بھی بند تھا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ جہاں نظر آؤ گے وہیں گولی مار دوں گی۔ نانسنس۔ کہاں غائب تھے''...... روزی راسکل نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں بات کرتے

ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس ان دنوں کس رنگ کی اور کس ماڈل کی کار ہے''...... ٹائیگر نے اس کی ساری باتیں نظر انداز کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ اس کی فطرت کو سمجھتا تھا کہ اگر اس نے کوئی سخت جواب دیا تو روزی راسکل نے اور زیادہ چیخنا چلانا شروع کر دینا ہے۔

''کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ میری کار کہاں سے درمیان میں آ گئی''...... دوسری طرف سے روزی راسکل کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''اس لئے کہ عمران صاحب پر ایک عورت نے ان کے فلیٹ پر قاتلانہ حملہ کیا ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں۔ اس عورت کو حملے کے بعد جس کار میں جاتے دیکھا گیا ہے وہ کار ایک آدمی ہاشم خان کے نام رجسٹرڈ تھی۔ ہاشم خان کے ریکارڈ کے مطابق اس نے وہ کار تمہیں فروخت کی ہے۔ اس لئے میں مہذب انداز میں پوچھ رہا ہوں۔ ورنہ مجھے ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا بھی آتا ہے''...... ٹائیگر سے نہ رہا گیا تو اس نے غصے کا اظہار کر دیا۔

''تمہارا استاد کام ہی ایسے کرتا ہے ورنہ لڑکیاں اس پر قاتلانہ حملہ کیوں کرتیں۔ بہرحال میری کار پارکنگ میں موجود ہے۔ آ کر دیکھ لو''...... روزی راسکل نے کہا اور رسیور رکھ دیا تو ٹائیگر کا چہرہ غصے کی شدت کی وجہ سے قندھاری انار کی طرح سرخ ہو گیا۔

''اس نے میرے استاد پر الزام لگایا ہے۔ اب اس کا وقت ختم

ہو گیا ہے۔ نانسنس‘‘...... ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور فون سیٹ سے اپنا کارڈ نکال کر وہ فون بوتھ سے باہر آ کر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ اب اس کی کار کا رخ مڈ نائٹ کلب کی طرف تھا۔ چہرے پر ابھی تک غصے کے تاثرات موجود تھے۔ مڈ نائٹ کلب پہنچ کر اس نے کار کو پارکنگ میں روکا اور نیچے اترا ہی تھا کہ پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا۔ اس نے ٹائیگر کو کارڈ دیا اور دوسرا کارڈ کار کی سائیڈ سے لگا کر وہ واپس مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر نے اسے رکنے کے لئے کہا۔

’’یس سر‘‘...... پارکنگ بوائے نے کہا۔

’’میڈم روری کی کار کون سی ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’وہ جناب سفید رنگ کی کار ہے‘‘...... پارکنگ بوائے نے کچھ دور موجود سفید رنگ کی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

’’تم کب سے یہاں کام کر رہے ہو‘‘...... ٹائیگر نے پوچھا۔

’’چار سال ہو گئے ہیں جناب‘‘...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا تو ٹائیگر نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور ایک بڑا نوٹ اس لڑکے کی جیب میں ڈال دیا۔

’’اوہ۔ اس کی کیا ضرورت تھی جناب۔ میں تو آپ کا خادم ہوں‘‘...... لڑکے نے اس بار دانت نکالتے ہوئے کہا لیکن فوراً اس نے نوٹ جیب کے اندر کر لیا۔

’’ان چار سالوں میں تم نے میڈم کو سرخ رنگ کی کار چلاتے

دیکھا ہے‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’یس سر۔ جب میڈم شروع میں یہاں آئی تھیں تو ان کے پاس نیلے رنگ کی جیگوار کار تھی۔ پھر انہوں نے سرخ رنگ کی سورڈ کار خرید لی۔ دو سال بعد سے ان کے پاس یہ موجودہ کار ہے‘‘۔ پارکنگ بوائے نے کہا۔ پارکنگ میں کام کرنے والے وہاں آنے جانے والی کاروں کے انسائیکلوپیڈیا ہوتے ہیں۔ اس لئے پارکنگ بوائے نے بڑے اعتماد بھرے انداز میں تفصیل بتا دی۔

’’اوکے شکریہ‘‘...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکے نے سلام کیا اور مڑ کر نئی آنے والی کاروں کی طرف بھاگ پڑا جبکہ ٹائیگر پارکنگ سے نکل کر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ پھر کاؤنٹر پر جب اس نے اپنا نام بتا کر روزی راسکل کے آفس جانے کی بات کی تو کاؤنٹر پر موجود لڑکی مسکرا دی۔

’’جناب آپ کو کون روک سکتا ہے۔ ویسے میڈم نے فون کر کے کہا تھا کہ اگر آپ آئیں تو آپ کو فوراً ان کے آفس بھجوا دیا جائے‘‘...... لڑکی نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا دوسری منزل پر روزی راسکل کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ آفس میں داخل ہوا تو سامنے بیٹھی روزی راسکل کو روتا دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

’’آؤ آؤ۔ عمران کے شاگرد آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی‘‘...... روزی راسکل نے ٹشو پیپرز سے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔

''تم رو رہی ہو۔ تم جو اپنے آپ کو راسکل کہلواتی ہو''...... ٹائیگر نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں شک ہے اس بات پر کہ میں روزی راسکل ہوں''۔ روزی راسکل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو روتی ہیں وہ راسکل کیسے ہو سکتی ہیں''...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں تمہارے ہی بارے میں سوچ رہی تھی۔ پھر مجھے خیال آ گیا کہ تمہارے اپنے استاد کے لئے کیا جذبات ہوں گے اور آنسو خودبخود نکل آئے ہو۔ اس بات کا مجھے یقین ہے کہ تمہارے جذبات بھی یہی ہوں گے۔ تم بھی روتے رہے ہو گے اور یہ بات سامنے آنے پر میری آنکھوں سے بھی آنسو نکل پڑے''...... روزی راسکل نے باقاعدہ فلسفیانہ انداز میں اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''وہ زندہ ہیں اور انشاء اللہ طویل عرصے تک زندہ رہیں گے۔ بہرحال تم نے سرخ رنگ کی سورڈ کار ہاشم خان پراپرٹی ڈیلر سے خریدی تھی۔ وہ تم نے دو سال قبل فروخت کر دی۔ کسے فروخت کی تھی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ وجہ بتاؤ وجہ۔ اگر وجہ معقول ہوئی تو بتا دوں گی ورنہ نہیں۔ بولو''...... روزی راسکل نے اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''وجہ یہ ہے کہ اس کار میں سوار ایک لڑکی نے عمران صاحب پر

قاتلانہ حملہ کیا ہے اور میں نے اس حملہ آور تک پہنچنا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ یہ بات ہے تو ٹھیک ہے اس لئے بتا دیتی ہوں۔ تمہارے استاد پر حملہ ہوا ہے ورنہ مجھے ایسی انکوائری سے شدید نفرت ہے''...... روزی راسکل نے کہا تو ٹائیگر نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔ روزی راسکل نے سائیڈ پر موجود پرس اٹھا کر اپنے سامنے میز پر رکھا اور پھر اسے کھول کر اس سے ایک چھوٹی لیکن ضخیم ڈائری نکال کر اسے کھولا اور پھر تیزی سے صفحات پلٹنے شروع کر دیئے۔

''ہاں۔ یہ کار میں نے ہاشم خان پراپرٹی ڈیلر سے خرید کی تھی اور پھر ایک سال بعد میں نے یہ کار کازک کلب کے مالک کازک کو فروخت کر دی تھی''...... روزی راسکل نے کہا اور پھر ڈائری بند کر کے واپس پرس میں ڈال کر اس نے پرس بند کر کے اسے سائیڈ پر رکھ دیا۔

''کیا پیو گے''...... روزی راسکل نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ شکریہ''...... ٹائیگر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار کازک کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی خرید و فروخت کا سلسلہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور پھر چونکہ پلیٹ پر موجود نمبرز ہی کار کی پہچان ہوا کرتے ہیں۔

اس لئے صرف مالک بدل جاتے تھے لیکن کار کا نمبر وہی رہتا تھا ورنہ اگر قانون کے مطابق کاغذات میں ملکیت بھی تبدیل کرا لی جائے تو بہت آسانی ہو جاتی۔

کازک کلب میں وہ آتا جاتا رہتا تھا لیکن بہت کم کیونکہ یہاں کا ماحول بے حد غلیظ تھا۔ یہاں ہر وہ کام کھلے عام کیا جاتا تھا جس کے سوچنے پر بھی قانون حرکت میں آ جاتا تھا لیکن یہاں کا رخ پولیس کرتی ہی نہ تھی کیونکہ کلب کے مالکان ہائی آفیسرز کو باقاعدہ منتھلی بھجوا دیا کرتے تھے۔ یہاں کا ایک سپروائزر ایڈورڈ اس کا خاصا گہرا دوست تھا۔ وہ چاہتا تو کازک سے بھی مل سکتا تھا۔ وہ بھی اس سے واقف تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ سپروائزر ایڈورڈ ہی کلب کے سب معاملات چلاتا تھا اس لئے اس سے زیادہ حتمی معلومات مل سکتی ہیں۔ کازک کلب پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور باہر نکل کر اس نے جب پارکنگ کا جائزہ لیا تو اسے وہاں اپنی مطلوبہ کار نظر نہ آئی۔

''اس کا مطلب ہے کہ کازک نے بھی اسے فروخت کر دیا ہے''...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سپروائزر ایڈورڈ کے آفس میں موجود تھا۔ ایڈورڈ نے اس کا بڑے کھلے دل سے استقبال کیا۔

''بڑے دنوں بعد ملاقات ہو رہی ہے جناب''...... ایڈورڈ نے انٹرکام پر کسی کو ٹائیگر کے لئے ایپل جوس لانے کا کہہ کر رسیور

رکھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ کس قدر کام ہوتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو ایڈورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یس سر۔ اب تو زندگی واقعی بہت تیز رفتار ہو گئی ہے۔ حکم فرمایئے۔ کیسے آنا ہوا ہے۔ میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں''۔ ایڈورڈ نے کہا۔

''تمہارے باس کازک نے روزی راسکل سے سورڈ کار جس کا رنگ سرخ تھا، خریدی تھی''...... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی کار کا رنگ اور ماڈل بھی بتا دیا۔

''ہاں۔ مجھے یاد ہے۔ میں نے ہی میڈم روزی راسکل سے لے کر انہیں دی تھی۔ انہیں وہ کار بے حد پسند تھی لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... ایڈورڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر کوئی جواب دیتا، آفس کا دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرے میں ایپل جوس کا گلاس رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے یہ گلاس ٹائیگر کے سامنے رکھا اور واپس مڑ کر چلا گیا۔

''شکریہ''...... ٹائیگر نے کہا اور گلاس اٹھا کر اس میں موجود سٹرا سے اس نے جوس کا ایک گھونٹ لیا اور میز پر موجود ٹشو پیپرز کے ڈبے سے ایک ٹشو نکال کر اس سے منہ صاف کیا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ یہ کار اب بھی کازک کے پاس ہے یا اس نے اسے فروخت کر دیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہے جناب۔ لیکن اس میں کچھ خرابی ہو گئی تھی۔ اس لئے اسے ورکشاپ بھجوا دیا گیا ہے"...... ایڈورڈ نے جواب دیا تو ٹائیگر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک چھوٹی سی گڈی نکال کر ایڈورڈ کی طرف بڑھا دی۔

"یہ پیشگی ہے۔ اتنے ہی مزید ملیں گے"...... ٹائیگر نے کہا تو سامنے بیٹھے ایڈورڈ کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ اس نے جلدی سے نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈال لئے۔

"تم میرے استاد علی عمران کے بارے تو جانتے ہو۔ ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور حملہ آور ایک نوجوان لڑکی تھی جو اس کار میں سوار ہو کر فرار ہو گئی۔ یہ کار ہاشم خان پراپرٹی ڈیلر نے خریدی۔ پھر اس نے اسے روزی راسکل کو فروخت کر دیا اور روزی راسکل سے کازک نے خرید لی اور چونکہ کار اس وقت کازک کی ملکیت ہے اس لئے لامحالہ کازک کسی نہ کسی انداز میں اس واردات میں ملوث ہے۔ تم نے مجھے بتانا ہے کہ یہ لڑکی کون تھی اور کار چلانے والا کون تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو ایڈورڈ نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"جناب۔ آپ اپنی دی ہوئی رقم واپس لے لیں کیونکہ یہ ہاتھیوں کی لڑائی ہے اور میری حیثیت تو ان کے مقابلے میں مینڈک سے بھی کم تر ہے"...... ایڈورڈ نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی جیب میں ڈالے ہوئے نوٹ باہر نکالنے لگا۔

"تمہیں میرے بارے میں معلوم ہے کہ میں جو کہتا ہوں وہی

کرتا ہوں۔ تمہارا نام کسی طرح بھی سامنے نہیں آئے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو ایڈورڈ نے ایک بار پھر طویل سانس لیا لیکن اس بار اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے نوٹ واپس جیب ڈال لئے۔

"او کے۔ تو پھر سنیں۔ کافرستان کی ایک ایجنسی جس کا نام بلیک راڈ ہے کی چیف ایک لڑکی ہے جس کا نام نوما ہے۔ نوما کا تعلق بیک وقت کافرستان سے بھی ہے اور یہودیوں کی کسی ایجنسی سے بھی ہے جس کا انچارج یا ایجنٹ کرنل جیمز ہے۔ کرنل جیمز یہاں آیا۔ اس نے یہاں کے مقامی لوگوں کے ذریعے لیبارٹری سے کوئی فارمولا نکالا اور پھر لیبارٹری کو تباہ کر کے واپس کافرستان چلے گئے۔ نوما اور دیگر کافرستانی اس کے لئے یہاں کام کرتے ہیں۔ کرنل جیمز، کازک کا بھی گہرا دوست ہے لیکن باس کازک کا لیبارٹری یا فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن پھر کرنل جیمز کا فون آیا۔

اس نے باس کازک سے کہا کہ وہ عمران کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں نوما یہاں آئے گی اس سے مکمل تعاون کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بہت بھاری رقم بھی بھجوا دی اور مزید دینے کا وعدہ کیا جس پر باس کازک نے حامی بھر لی۔ پھر نوما یہاں آئی اور نوما اور باس کازک کی ون ٹو ون علیحدگی میں ملاقات ہوئی اور دوسرے دن باس کازک اور نوما دونوں اس کار میں بیٹھ کر عمران

کے فلیٹ پر پہنچے ۔ وہاں باس کازک کے آدمی پہلے سے نگرانی کر رہے تھے۔ انہیں اطلاع مل چکی تھی کہ اس وقت عمران فلیٹ پر اکیلا ہے اس کا باورچی سلیمان مارکیٹ گیا ہوا ہے وہ دیر سے واپس آ ئے گا۔ اس کے بعد کیا ہوا ۔ یہ آپ کو معلوم ہو گا ورنہ میں اندازے سے بتا سکتا ہوں''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''تم بتاؤ۔ تمہارا اندازہ زیادہ درست ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ان کی نگرانی کرنے والوں نے مجھے بتایا ہے کہ باس کی کار عمران کے فلیٹ کی سائیڈ میں رکی۔ نوما کار سے اتری اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلی گئی۔ اس کے پاس جدید ترین میزائل پسٹل تھا۔ یہ پسٹل بھی باس کازک نے اسے دیا تھا۔ میزائل انسانی جسم کو مکمل طور پر ختم کر دیتا ہے اور اس کا شکار کسی صورت بچ ہی نہیں سکتا۔ اگر وہ موقع پر ہلاک نہ بھی ہو، تب بھی اس کی ہلاکت یقینی ہوتی ہے کیونکہ اس میزائل میں جو کیمیکل ہوتا ہے وہ انتہائی زہر آلود ہوتا ہے۔ یہ کیمیکل خون میں شامل ہو کر پورے جسم کے خون کو زہریلا کر دیتا ہے اور اس طرح شکار کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس زہر کا کوئی علاج نہیں ہے''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''تم ویسے یہاں سپروائزر ہو لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے تو لگتا ہے کہ تمہارا تعلق اسلحہ سے بھی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو ایڈورڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''جناب ٹائیگر صاحب۔ میں چار سالوں تک اسلحہ کی اسمگلنگ

کے سلسلے میں ایکریمیا میں رہا ہوں۔ وہاں اسلحہ کے بارے میں پارٹیوں کو نئے ہتھیاروں کے بارے میں تفصیل بتانی پڑتی تھی۔ اب یہ میزائل جو عمران صاحب پر استعمال کیا گیا ہے یہ میں نے باس کے حکم پر منگوایا تھا اور ساتھ ہی اس کی خصوصیات کی معلومات بھی حاصل کی گئی تھیں''...... ایڈورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ تم نے بتایا ہے اسے کنفرم کراؤ تو مزید رقم ابھی دے دوں گا ورنہ کنفرمیشن کے بعد ملے گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آپ نے وعدہ کیا ہے کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا''۔ ایڈورڈ نے کہا۔

''ہاں۔ اس بارے میں قطعی بے فکر رہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم جوس پیو۔ میں ابھی آ رہا ہوں''...... ایڈورڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نظر آ رہے تھے کیونکہ ایک لحاظ سے سارا منظر سامنے آ گیا تھا۔ فارمولا، لیبارٹری کی تباہی، عمران پر ہونے والا حملہ اور اس میں حصہ لینے والے سب لوگ سامنے آ گئے تھے۔ جہاں تک کیمیکلز زہر کا تعلق تھا اس سے عمران کو اللہ تعالیٰ نے جوزف کے ذریعے نجات دلا دی تھی۔ ابھی ٹائیگر یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایڈورڈ اندر داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کر کے سائیڈ دیوار پر موجود ایک بٹن پریس کیا اور پھر مڑ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے فون ریکارڈر نکال کر اس نے میز پر

رکھا اور پھر جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے اسے ریکارڈ میں ایڈجسٹ کر کے ریکارڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ابھری۔

''ہیلو۔ کازک بول رہا ہوں''...... ٹائیگر یہ آواز سن کر چونک پڑا۔ وہ کئی بار کازک سے مل چکا تھا۔ اس لئے وہ اس کی آواز پہچانتا تھا۔

''کرنل جیمز بول رہا ہوں''...... ایک اور مردانہ آواز سنائی دی اور پر ان دونوں کے درمیان بات چیت ہونے لگی۔ کازک اور کرنل جیمز کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹائیگر سن رہا تھا اور اس گفتگو سے بات کنفرم ہو رہی تھی کہ وہ واردات کازک اور نوما نے مل کر کی ہے۔

''بہت شکریہ ایڈورڈ۔ اب یہ مائیکرو ٹیپ مجھے دے دو اور مجھے اجازت دو۔ تم نے میری بے حد مدد کی ہے۔ اس لئے تمہیں ڈبل معاوضہ دے رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے ایک چیک پر اندراجات کر کے چیک کو بک سے علیحدہ کر کے ایڈورڈ کی طرف بڑھا دیا جس نے مائیکرو ٹیپ پہلے ہی ریکارڈر سے نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دی تھی اور پھر چیک لے کر جب اس نے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''دس لاکھ روپے۔ اس قدر بھاری رقم''...... ایڈورڈ کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

''دوستوں کے لئے جان بھی حاضر ہے''...... ٹائیگر نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

''میری بھی آپ کے لئے جان حاضر رہے گی''...... ایڈورڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے دیوار پر نصب بٹن پریس کیا اور پھر دروازہ کھول دیا۔

''او کے''...... ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا کے فلیٹ میں اس وقت سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز موجود تھے۔ جولیا نے سب کو کال کیا تھا کہ اس کے فلیٹ میں آ جائیں تاکہ عمران پر حملہ کرنے والوں کو ٹریس کیا جائے اور اگر یہ کوئی مشن ہے تو پھر اس مشن پر کام کیا جا سکے۔

''مس جولیا۔ کیا آپ نے چیف سے اجازت لے لی ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''کس بات کی اجازت''...... جولیا نے چائے پیتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ سیکرٹ سروس مشن مکمل کرے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران شدید زخمی ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ اس نے جوزف کے ذریعے عمران کو نئی زندگی عنایت کی ہے ورنہ ڈاکٹر صدیقی جیسے ڈاکٹر جو کبھی مایوس دکھائی نہیں دیتے۔ وہ بھی منہ لٹکانے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا کی

سلامتی کے خلاف ہونے والی سازش کو بیٹھی دیکھتی ہی رہے گی۔ ہمیں بہرحال کام کرنا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''لیکن مشن کیا ہے اور اس کا ابتدائی سراغ کیسے مل سکتا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ پہلے ہم عمران پر قاتلانہ حملہ کرنے والے کا سراغ لگائیں تو مجھے یقین ہے کہ مشن بھی سامنے آ جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کا شاگرد ٹائیگر اس پر کام کر رہا ہے اور عمران صاحب نے نجانے اس کی کیسی ٹریننگ کی ہے کہ وہ بعض اوقات عمران صاحب سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس سے رابطہ کیا جائے تو ہمیں اندھیرے میں روشنی نہیں تو روشنی کے ننھے نکتے نظر آنے شروع ہو جائیں گے''...... اس بار خاموش بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ٹھہرو۔ میں اس سے رابطہ کرتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اسے آن کر کے آپریٹ کرنے لگا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ کیونکہ صفدر نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تھا۔

''صفدر بول رہا ہوں ٹائیگر۔ کہاں ہو تم اس وقت''...... صفدر نے کہا۔

"خیریت تو ہے جناب"...... ٹائیگر کی آواز اور لہجے میں اس قدر تڑپ تھی کہ جیسے کسی نے اس کے دل میں خنجر گھونپ دیا ہو۔

"ہاں خیریت ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔ صفدر نے اس کی کیفیت سمجھتے ہوئے کہا۔

"یااللہ تیرا شکر ہے۔ میں تو گھبرا گیا تھا۔ میں اس وقت کار چلا رہا ہوں اور جوہر روڈ پر ہوں۔ فرمایئے"...... ٹائیگر نے کہا۔ وہ عمران کے ساتھیوں کو بھی عمران جیسا ہی سمجھتا تھا۔

"تم عمران کے ہونہار شاگرد ہو اور مجھے یقین ہے کہ تم عمران پر حملے والے معاملے پر ضرور کام کر رہے ہو گے اور زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ معلومات تو حاصل کر چکے ہو گے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے جناب۔ آپ کی مہربانی کہ آپ مجھے ایسا سمجھتے ہیں البتہ آپ کی بات درست ہے۔ میں نے تقریباً معاملہ حل کر لیا ہے۔ آپ کہاں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو ہال کمرے میں موجود تمام افراد بے اختیار چونک پڑے۔

"ہم سب اس وقت مس جولیا کے فلیٹ پر موجود ہیں۔ جوہر روڈ تو یہاں سے قریب ہے۔ آ جاؤ یہاں تاکہ اطمینان سے بات چیت ہو سکے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے صفدر صاحب۔ میں آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو صفدر نے مزید کچھ کہے بغیر رابطہ آف کر کے سیل فون کو جیب میں ڈال لیا۔

"کمال ہے۔ ٹائیگر کہہ رہا ہے کہ اس نے معاملہ حل کر لیا ہے اور ہم یہاں بیٹھے صرف میٹنگ ہی کر رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"وہ انڈر ورلڈ میں رہتا ہے اور اس کی دوستیاں اسے آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہیں۔ پھر وہ عمران کی طرح پھرتیلا بھی ہے اور جہاں بھی جاتا ہے وہاں جبر اور دولت چلتی ہو تو وہ دولت لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتا"...... صفدر نے جواب دیا۔ پھر نصف گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو صفدر دروازہ کھولنے کے لئے اٹھا تو چوہان اسے بیٹھے رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر اور وہ دونوں اکٹھے واپس آئے اور ٹائیگر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سب کو سلام کیا اور صفدر کے ساتھ خالی پڑی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"میں تمہارے لئے چائے لاتی ہوں"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔ میں چائے نہیں پیا کرتا۔ اگر آپ نے لازماً کچھ پلانا ہے تو جوس دے دیں"...... ٹائیگر نے کہا تو صالحہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی جہاں موجود ریفریجریٹر میں جوس کے پیکٹ موجود تھے۔

"تمہارا استاد تو بہت زیادہ چائے پیتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"استاد جیسی قوت برداشت مجھ میں نہیں ہے میڈم"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے صالحہ واپس آئی۔ اس کے ہاتھ میں جوس کا ایک بڑا پیکٹ بھی موجود تھا جس میں سٹرا موجود تھا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا معلومات ملی ہیں اور تم کہہ رہے تھے کہ معاملہ حل ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا تو ٹائیگر نے حملہ آوروں کی کار ٹریس کرنے سے لے کر کازک کلب کے سپروائزر ایڈورڈ تک پہنچنے اور پھر ایڈورڈ نے جو کچھ بتایا تھا وہ اس نے تقریباً لفظ بہ لفظ دوہرا دیا۔

"گڈ۔ ویری گڈ ٹائیگر۔ تم واقعی عمران کے شاگرد ہو۔ تم نے واقعی معاملہ حل کر دیا ہے لیکن اسے کنفرم کیسے کیا جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے کنفرم کر لیا ہے۔ میرے پاس کازک اور کرنل جیمز کے درمیان ہونے والی گفتگو کا مائیکرو ٹیپ موجود ہے جس میں کازک نے حملہ کی پوری تفصیل بتائی ہے۔ یہ میں نے سپروائزر ایڈورڈ سے حاصل کی ہے۔ اس کلب میں کالیں ریکارڈ کی جاتی ہیں۔ ان میں سے جو ان کے کام کی ہوتی ہیں وہ علیحدہ کر کے محفوظ کر لی جاتی ہیں اور پھر باقی ٹیپوں کو واش کر دیا جاتا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"صالحہ۔ سامنے الماری میں مائیکرو ٹیپ ریکارڈر پڑا ہے۔ وہ

نکال کر دو ٹائیگر کو"...... جولیا نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور اس نے الماری کھول کر اس میں موجود مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکالا اور الماری بند کر کے وہ مڑی اور اس نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ٹائیگر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ ٹائیگر نے جیب سے مائیکرو ٹیپ نکالی اور اسے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر کے مخصوص خانے میں ایڈجسٹ کر کے بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دو افراد کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ ان میں سے ایک آدمی نے ابتدا میں اپنا تعارف کازک کے نام سے کرایا تھا جبکہ دوسرے نے کرنل جیمز کے طور پر۔ کازک عمران پر کئے جانے والے حملے کی مکمل تفصیل بتا رہا تھا۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ گفتگو سن رہے تھے۔ پھر گفتگو ختم ہوئی تو ٹائیگر نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر کو آف کر کے اس کے مخصوص خانے میں سے مائیکرو ٹیپ نکال لی۔

"یہ ٹیپ مجھے دو۔ میں اسے چیف کو بھجواؤں گی"...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر نے مائیکرو ٹیپ جولیا کی طرف بڑھا دی۔

"اب تم بتاؤ کہ تم نے کازک کو کیوں زندہ چھوڑا ہے"...... جولیا نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں ایسا عمران صاحب کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی ذات پر ہونے والے حملے کا انتقام نہیں لیا کرتے۔ اگر میں کازک کو گولی مار دوں تو عمران صاحب مجھ سے ناراض بھی ہو سکتے ہیں اور کازک کہیں بھاگا نہیں جا رہا۔ عمران

صاحب اجازت دے دیں تو اس کا انجام عبرت ناک ہو گا''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اسے ہلاک نہ بھی کرو۔ تب بھی اس سے پوچھنا تو ضروری تھا کہ کرنل جیمز اس وقت کہاں ہے اور اس کی وہاں کیا حیثیت ہے''...... صفدر نے کہا۔

''معافی چاہتا ہوں صفدر صاحب۔ اگر میں کازک سے یہ سب کچھ پوچھتا اور پھر اسے زندہ چھوڑ دیتا تو وہ کرنل جیمز کو فون پر اطلاع کر دیتا اور وہ جہاں اس وقت موجود ہے وہاں تو ایک طرف کسی بھی جگہ دستیاب نہیں ہو گا جبکہ اب وہ وہاں مطمئن ہو گا اور ہم اسے آسانی سے چھاپ لیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم واقعی عمران کے شاگرد ہو۔ بالکل اسی طرح گہرائی میں ڈوب کر سوچتے ہو''...... صفدر نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ٹائیگر۔ نوما کے بارے میں اب تک آپ نے کیا کیا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ارے ہاں۔ نوما کو بھی سزا ملنی ضروری ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نوما کے بارے میں ابھی تک تو یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ کافرستان کی رہنے والی ہے اور وہ کافرستان سے آ کر کازک سے ملی۔ باقی اس کے متعلق کازک نے کرنل جیمز کو تفصیل بتائی

ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ اصل کردار یہ نوما ہے جو اسرائیلی ایجنٹ کرنل جیمز سے ملی ہوئی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نوما کافرستان کی کسی ایجنسی کی ہیڈ ہے یا ٹاپ ایجنٹ۔ اس لئے چیف سے اجازت لینا ضروری ہے''...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ ہمیں فوری کام کرنا ہے''۔ جولیا نے کہا اور سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں۔ سیکرٹ سروس کے تمام اراکین بھی یہاں موجود ہیں اور ٹائیگر بھی۔ ہمارا خیال تھا کہ عمران پر حملہ کرنے والوں کو ٹریس کریں اور اگر کوئی مشن ہے تو اس پر بھی کام کر سکیں لیکن پھر کیپٹن شکیل نے کہا کہ عمران کا شاگرد ٹائیگر شاید یہ کام کر رہا ہو گا۔ اس سے رابطہ ہوا تو اس نے آ کر پوری تفصیل بتا دی''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ میں کازک اور کرنل جیمز کے درمیان ہونے والی تفصیلی گفتگو کا حوالہ دے کر ٹیپ سنوانے کی اجازت طلب کی تو چیف نے اجازت

دے دی اور جولیا نے ٹیپ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا جبکہ رسیور اس نے ٹیپ ریکارڈر کے ساتھ ہی میز پر رکھ دیا۔ ایک بار پھر وہ سب ٹیپ ریکارڈر سے برآمد ہونے والی گفتگو سننے لگے۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو جولیا نے ریکارڈر آف کر کے رسیور اٹھا لیا۔

''یس چیف۔ آپ نے گفتگو سن لی۔ یہ سب ٹائیگر کی کاوش ہے۔ اب آپ حکم دیں کہ عمران پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے اور اگر کوئی مشن ہو تو اسے بھی پورا کیا جائے۔ ہم سب کام کرنے کے لئے تیار ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''کرنل جیمز نامی یہودی ایجنٹ کافرستان کی ایجنٹ نوما کے ساتھ مل کر فارمولا لے گیا ہے بلکہ لیبارٹری بھی انہوں نے تباہ کر دی ہے جس سے نہ صرف لیبارٹری کی انتہائی قیمتی مشینری تباہ ہو گئی ہے بلکہ ہمارے انتہائی قابل سائنسدان بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس لئے نہ صرف ہم نے فارمولا واپس لانا ہے بلکہ اس ایجنسی کے ہیڈکوارٹر کا بھی تم نے خاتمہ کرنا ہے لیکن اس بار ٹیم کی سربراہی عمران کی بجائے تمہیں کرنا ہو گی۔ یہ چونکہ انتہائی تیز رفتار مشن ثابت ہو گا اس لئے میرے طرف سے اجازت ہے کہ تم سب مل کر اپنے میں سے کسی کو سربراہ چن لو۔ حتمی فیصلہ جولیا کا ہو گا۔ اگر سربراہ چاہے تو ٹائیگر کو بھی ساتھ لے جا سکتا ہے لیکن ٹائیگر چونکہ اپنے طور پر علیحدہ خاصی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اس

لئے وہ علیحدہ کام کرے گا البتہ وہ جواب دہ تمہیں ہو گا''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن ہمیں معلومات تو حاصل کرنا پڑیں گی۔ پھر ہی ہم حرکت میں آ سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ٹائیگر، عمران کا شاگرد ہونے کی وجہ سے عمران کے انداز میں کام کرتا ہے اس لئے وہ معلومات کے حصول میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ جو معاملہ طے ہو تم نے مجھے رپورٹ کرنی ہے''۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

''لیڈر کون ہو گا۔ طے کر لو۔ پھر آگے بات ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''تم ڈپٹی چیف ہو۔ ظاہر ہے تم ہی لیڈر بن سکتی ہو''...... تنویر نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو چیف مجھے لیڈر منتخب کر دیتا۔ اس مشن کی نوعیت ایسی ہے کہ اسے تیز رفتاری سے کام کرنے والی ٹیم اور لیڈر چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''تو پھر تنویر کا انتخاب کر لو۔ تمام معاملات تیز ہو جائیں گے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میں خود نہیں بننا چاہتا لیڈر۔ کیونکہ میری بات کسی نے ماننی ہی نہیں کیونکہ میں انتقام لینے کا پہلے قائل ہوں اور مشن

مکمل کرنے کا بعد میں۔ عمران پر حملہ یہودی ایجنٹوں نے کیا ہے اس لئے پہلے میں اسرائیل کو تباہ کر کے عمران پر حملے کا انتقام لوں گا۔ پھر مشن کو دیکھوں گا اور چونکہ تم نے میری بات نہیں مانی اس لئے بہتر ہے کہ مجھے نامزد نہ کرو''...... تنویر نے بڑی وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں بات کروں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں بولو''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں صفدر صاحب بہترین انتخاب ہے''۔ ٹائیگر نے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔

''ارے نہیں۔ کیپٹن شکیل ہم سب سے سینئیر ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میرا ووٹ بھی صفدر کی طرف ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک ایک کر کے سب نے صفدر کی سربراہی کے حق میں ووٹ دے دیا۔

''اب تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ اگر تم سب ایسا چاہتے ہو تو مجھے تمہاری بات تسلیم ہے''...... صفدر نے کہا۔

''میں چیف کو اطلاع دے دوں''...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا

کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں باس۔ پوری ٹیم نے متفقہ طور پر صفدر کو لیڈر منتخب کر لیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ لیکن مشن عمران پر حملے کا انتقام لینا نہیں بلکہ ایس ایس میزائل فارمولے کی واپسی اور پاکیشیائی لیبارٹری کی تباہی اور سائنسدانوں کو ہلاک کرنے والے یہودی اور کافرستانی ایجنٹوں کا خاتمہ ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... جولیا نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''اب پھر مرحلہ معلومات کا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''آپ کو کس قسم کی معلومات چاہئیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہی کہ لیبارٹری تباہ کرنے والے کہاں ہیں۔ کس نام سے ہیں اور فارمولا کہاں ہے۔ پھر ہی ہم آگے بڑھ سکتے ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''یہ معلومات کافرستانی ایجنٹ نوما سے مل سکیں گی''...... ٹائیگر نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ باقی سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''ہم تو واقعی نوما کو نظر انداز کئے ہوئے تھے لیکن نوما کا تعلق وہاں کی کسی ایجنسی سے ہے اس لئے وہاں جا کر ہم اگر اس ایجنسی

کے چکر میں پھنس گئے تو اصل مشن کی طرف نہ بڑھ سکیں گے''۔ صفدر نے کہا۔

''کافرستان میں چیف کا فارن ایجنٹ ناٹران کافی مؤثر آدمی ہے۔ اس سے رابطہ کرو شاید اسے معلوم ہو''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''پہلے چیف سے اجازت لے لو''...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''صفدر بول رہا ہوں جناب۔ ہمیں مشن کی تکمیل کے لئے معلومات چاہئیں اور یہ معلومات نوما سے مل سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں سیکرٹ سروس کا کافرستانی فارن ایجنٹ ناٹران معلومات حاصل کرسکتا ہے اس لئے اس سے بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں''...... صفدر نے کہا۔

''نوما کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے احکامات اسے دے دیئے گئے تھے لیکن ابھی تک اس کی رپورٹ نہیں آئی۔ میں اسے حکم دے دیتا ہوں کہ وہ جولیا کے فلیٹ کے فون نمبر پر تمہیں رپورٹ دے''...... چیف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

''چیف واقعی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ ہم سب نوما کے

بارے میں سوچ رہے تھے جبکہ چیف اس کے بارے میں ناٹران کو پہلے ہی حکم دے چکے ہیں''...... صفدر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ نمبر چونکہ جولیا کا تھا اس لئے کال وہی سنتی تھی۔

''یس۔ جولیا بول رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''میں کافرستان سے ناٹران بول رہا ہوں۔ جناب صفدر صاحب یہاں موجود ہوں گے''...... دوسری طرف سے ناٹران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوکے۔ بات کرو''...... جولیا نے کہا اور رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

''یس۔ صفدر بول رہا ہوں''...... صفدر نے رسیور جولیا سے لے کر کان سے لگاتے ہوئے کہا جبکہ جولیا نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ناٹران بول رہا ہوں صفدر صاحب۔ مجھے چیف نے حکم دیا ہے کہ میں مس جولیا کے نمبر پر آپ سے رابطہ کروں۔ عمران صاحب زخمی ہو گئے ہیں اس لئے اب آپ ان کی جگہ ٹیم کے لیڈر ہیں''...... ناٹران نے کہا۔

''اس تمہید کو رہنے دو۔ ہمیں بتاؤ کہ نوما کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا جو حکم تمہیں چیف نے دیا تھا اس بارے

میں کیا رپورٹ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''سر۔ نوما کافرستان کی ایک نئی ایجنسی بلیک راڈ کی سپر ایجنٹ بھی تھی اور نمبر ٹو بھی تھی۔ بلیک راڈ کا چیف کرنل وشان تھا۔ پھر کرنل وشان اور نوما ایک اسرائیلی ایجنٹ کرنل جیمز کے ساتھ مل کر خفیہ پہاڑی راستوں سے پاکیشیا سے ملحقہ علاقے میں گئے اور وہاں انہوں نے ایک خفیہ لیبارٹری سے فارمولا حاصل کیا اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا۔ بہرطور یہ سارا کام پاکیشیا کے ایک سائنسدان ڈاکٹر اکرم کی غداری کی وجہ سے ہوا۔ بہرحال مشن مکمل کرنے کے بعد یہ لوگ اسی خفیہ راستوں سے واپس کافرستان آئے البتہ راستے میں ڈاکٹر اکرم بھی ہلاک ہو گیا یا کر دیا گیا اور کرنل وشان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا۔ کرنل وشان کی موت کے بعد اسرائیل کے اعلیٰ حکام کی سفارش پر نوما جس کا پورا نام پورنیما ہے، کو بلیک راڈ کی چیف بنا دیا گیا اور ایجنسی کا نام بھی تبدیل کر کے بلیک ایجنسی رکھ دیا گیا ہے۔ پاکیشیا میں کام کر کے یہ گروپ واپس کافرستان پہنچا اور پھر اسرائیلی ایجنٹ کرنل جیمز فوری طور پر واپس چلا گیا''...... ناٹران نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''بلیک ایجنسی کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''کافرستان کے دارالحکومت کے نواحی علاقے کٹار میں ہے''۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں پوری تفصیل معلوم ہے یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''سر۔ کٹار خاصا بڑا ٹاؤن ہے۔ اس میں ایک رہائشی کالونی ہے جس کا نام بلیو سکائی کالونی ہے۔ اس کالونی کی کوٹھی نمبر الیون اے بلیک ایجنسی کا ہیڈکوارٹر ہے۔ اس کی حفاظت کا انتظام بہت اعلیٰ پیمانے پر کیا گیا ہے۔ نوما یورپ اور ایکریمیا میں طویل عرصے تک رہی ہے اس لئے اس ہیڈکوارٹر میں انتہائی جدید سائنسی آلات نصب کئے گئے ہیں''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اور یہ کون سے کلب میں زیادہ اٹھتی بیٹھتی ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''پہلے یہ علیحدہ رہتی تھی لیکن جب سے چیف بنی ہے یہ ہیڈکوارٹر کے اندر ہی رہائش پذیر ہو گئی ہے۔ کلب کے بارے میں معلومات حاصل کرنی پڑیں گی''...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم خود معلوم کر لیں گے۔ تھینک یو''...... صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس نوما سے کرنل جیمز اور اس کی ایجنسی کے بارے میں معلومات مل جائیں گی''...... صفدر نے کہا۔

''میری گزارش سن لیں۔ اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں یہ کام بہت آسانی سے کر سکتا ہوں۔ وہاں کٹار میں میرے کافی دوست ہیں انڈر ورلڈ میں کام کرنے کی وجہ سے''...... ٹائیگر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم عمران کے شاگرد ہو اس لئے تم بھی خود ہی سارے کام کر لیتے ہو۔ ہم ویسے ہی بیٹھے رہیں جیسے عمران کی وجہ سے بیٹھے رہتے تھے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نوما عام عورت نہیں۔ ایک ایجنسی کی چیف ہے اور ناٹران کے بقول اس کا ہیڈ کوارٹر بے حد سیف ہے۔ پھر ہم نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے یہ ایک دو آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہم سب کو وہاں جانا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''صرف معلومات حاصل کرنے کے لئے پوری ٹیم کا حرکت میں آنا درست نہیں ہے اس لئے ان معلومات کے لئے ٹائیگر، جولیا اور تنویر تین افراد جائیں گے اور اس ٹیم کی انچارج جولیا ہو گی''۔ صفدر نے کہا۔

''پھر میرا نام کاٹ دو یا پھر مجھے انچارج بنا دو۔ ورنہ میں آہستہ آہستہ کام کرنے والوں کے ساتھ نہیں چل سکتا''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ مشن نہیں ہے۔ صرف معلومات حاصل کرنی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہو گا لیکن میں اپنے انداز میں کام کر سکتا ہوں''...... تنویر نے کہا۔

''او کے۔ پھر ٹائیگر اور جولیا دونوں کافی ہیں۔ جولیا انچارج ہو گی''...... صفدر نے کہا اور اس پر کوئی نہ بولا تو صفدر نے ہاتھ اوپر

اٹھا کر اسے فائنل کر دیا۔

''میڈم۔ ہم نے کب یہاں سے روانہ ہونا ہے''...... ٹائیگر نے جولیا سے پوچھا۔

''آج رات کو ہماری روانگی ہو گی۔ تم نے وہاں ایک رہائش گاہ ارینج کرنی ہے جہاں ایک کار بھی موجود ہو۔ ہم نوما کو اٹھا کر اس رہائش گاہ پر لے جائیں گے اور پھر اس سے تمام معلومات حاصل کی جائیں گی''...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''مجھے اجازت دیں''...... اس نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹائیگر سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

نوما اپنے آفس میں بیٹھی ایک فائل پڑھ رہی تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نوما نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... نوما نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ نرائن کی کال ہے''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کراؤ بات''...... نوما نے کہا۔

''ہیلو میڈم۔ میں نرائن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے''...... نوما نے کہا۔

''میڈم۔ ایک سوئس نژاد عورت اور ایک ایشیائی مرد پاکیشیا سے کافرستان آئے ہیں اور وہ ٹیکسی سے یہاں کٹار آئے ہیں اور گرانڈ ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں''...... نرائن نے کہا۔

''یہ کیا رپورٹ ہے۔ کیا پاکیشیا سے کسی کا آنا جرم ہے یا کٹار آنا جرم ہے''...... نوما نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ یہ دونوں اس لئے مشکوک ہیں کہ ٹیکسی میں سفر کے دوران انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں گرانڈ ہوٹل میں ڈراپ کر کے مجھے فون کیا کیونکہ یہ ڈرائیور بلیک ایجنسی کا ایجنٹ ہے''...... نرائن نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ ٹیکسی ڈرائیور بھی ہماری ایجنسی سے متعلق ہیں۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''...... نوما نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میڈم۔ ہیڈکوارٹر کی حفاظت کے لئے بے شمار اقدامات چیف کرنل وشان نے کئے تھے۔ کٹار کے تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو بھی کرنل وشان نے اپنے ساتھ شامل کیا ہوا ہے۔ ان میں سے جو کوئی خاص اطلاع دیتا ہے اسے معقول رقم دی جاتی ہے۔ لوگ ٹیکسیوں میں سفر کرتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور کو نظر انداز کر دیتے ہیں اس لئے بعض اوقات ایسی اہم اطلاعات مل جاتی ہیں جن سے بلیک ایجنسی کو بہت فائدہ ہوتا ہے''...... نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ واقعی یہ بے حد اچھی بات ہے''...... نوما نے کہا۔

''ان دونوں مشکوک افراد کے بارے میں کیا حکم ہے''۔ نرائن نے کہا۔

''انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا ہے اس لئے یہ

واقعی مشکوک افراد ہیں۔ ان دونوں کو ہوٹل کے کمرے میں ہی بے ہوش کر کے فائر ڈور سے نکال کر پوائنٹ ون پر پہنچا دو۔ پھر وہاں انہیں راڈز میں جکڑ کر مجھے اطلاع دو۔ میں ان کے حلق سے سب کچھ باہر نکلوا لوں گی''...... نوما نے حکم دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم''...... نرائن نے کہا تو نوما نے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر وہ فائل پر جھک گئی۔ ایک فائل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری فائل دیکھنے کے بعد اس نے انہیں واپس دراز میں رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ شام ہونے والی تھی اور وہ کام کرتے ہوئے خاصی تھک گئی تھی اس لئے اب وہ کلب جا کر کچھ آرام کرنا چاہتی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتی، فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نوما نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... نوما نے کہا۔

''نرائن کی کال ہے میڈم''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... نوما نے چونک کر کہا اور واپس کرسی پر بیٹھ گئی۔

''ہیلو میڈم۔ میں نرائن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نرائن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ تم نے بہت دیر لگا دی''...... نوما نے کہا۔

''میڈم۔ آپ کے آرڈر کے بعد ہم نے گرانڈ ہوٹل میں جب

کام شروع کیا تو وہ دونوں کمرے سے نکل کر باہر آ گئے تھے۔ ہم نے ان کی مشینی نگرانی کی کیونکہ وہ عام افراد کی طرح گھوم پھر نہ رہے تھے بلکہ بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر گھوم رہے تھے لیکن مشینی نگرانی کو وہ چیک نہ کر سکے اور پھر وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر کامنی کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں پہنچے اور اندر چلے گئے۔ ہم ان کی واپسی کا انتظار کرتے رہے کیونکہ کوٹھی میں بے ہوش کرنے والی گیس کٹ ہمارے پاس نہ تھی اور ہم یہی سمجھتے رہے کہ وہ یہاں کسی سے ملنے آئے ہوں گے لیکن تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ دونوں ایک کار میں سوار ہو کر باہر آئے۔ کوٹھی کو باہر سے لاک لگا دیا گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ یہاں کسی سے ملنے نہیں بلکہ رہنے آئے ہیں۔ ہم ان کی نگرانی کرتے رہے۔ وہ وہاں سے سیدھے کنگ کلب پہنچے اور اب بھی وہاں موجود ہیں''...... نرائن نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور دونوں مجھے گھیرنے کے لئے آئے ہیں۔ کنگ کلب جانے کا ان کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ میرا کنگ کلب میں آنا جانا رہتا ہے۔ تمہارا فون آنے سے پہلے میں کنگ کلب جانے کا سوچ رہی تھی۔ اب انہیں پکڑنا بے حد ضروری ہو گیا ہے تا کہ ان سے معلوم کیا جا سکے کہ انہیں میرے بارے میں اس قدر درست معلومات کس نے دی ہیں''...... نوما نے کہا۔

''یس میڈم۔ ہم نے اب کامنی کالونی کی کوٹھی میں عقبی طرف

سے داخل ہو کر بے ہوش کر دینے والی گیس کا بڑا یونٹ نصب کر دیا ہے۔ وہ جیسے ہی واپس آئیں گے ہم وائرلیس چارجر کی مدد سے یہ یونٹ فائر کر دیں گے اور یہ دونوں فوری بے ہوش ہو جائیں گے"۔ نرائن نے کہا۔

"وہ کلب میں نجانے کب تک رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پچھلی رات واپس آئیں۔ کیا ہم انتظار ہی کرتے رہیں گے۔ کیا کلب میں ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا"...... نوما نے کہا۔

"میڈم۔ ہال میں بیٹھے ہوئے افراد کو کیسے بے ہوش کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ رات ہوتے ہی واپس آ جائیں گے"۔ نرائن نے کہا۔

"اوکے۔ پھر اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ تم پر قابو نہ پا لیں۔ وہ یقیناً تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ان کا حلیہ کیا ہے۔ میں کنگ کلب جا کر خود انہیں دیکھنا چاہتی ہوں"...... نوما نے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم۔ میں حلیئے بتا دیتا ہوں۔ ویسے ہم آپ کی حفاظت کے لئے بھی ہر وقت تیار ہیں۔ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ آپ کسی بھی وقت ہمیں سیل فون پر کال کر سکتی ہیں"...... نرائن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل سے نہ صرف ان دونوں کے حلیئے بتا دیئے بلکہ جو لباس انہوں نے پہن رکھے تھے ان کی تفصیل بھی بتا دی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن میری حفاظت کی ضرورت نہیں ۔ میں اپنی

حفاظت خود کر سکتی ہوں۔ تم ان مشکوک افراد کو چیک کرتے رہو اور انہیں بے ہوش کر کے پوائنٹ ون پر پہنچانے کا ٹاسک پورا کرو"۔ نوما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ کر اس نے کلب جانے کے لئے لباس تبدیل کیا اور پھر ہلکا سا میک اپ کر کے وہ اٹھی ہی تھی کہ ایک خیال کے ذہن میں آتے ہیں وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اسے خیال آ گیا تھا کہ جس طرح مشکوک افراد کے حلیئے اس نے معلوم کر لئے ہیں اسی طرح ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی اس کے حلیئے کا علم ہو۔ چنانچہ اس نے ماسک میک اپ کرنے کا فیصلہ کیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ آفس سے باہر آئی تو اس کا چہرہ کافی حد تک تبدیل ہو چکا تھا۔ میک اپ میں وہ خاصی ماہر تھی اس لئے اسے غور سے دیکھنے کے باوجود یہ محسوس نہ ہوتا تھا کہ وہ میک اپ میں ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کنگ کلب کی وسیع و عریض عمارت میں داخل ہوئی اور پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ وہ کار سے نیچے اتری تو اسے ٹوکن دے دیا گیا۔ اس نے ٹوکن اپنے پرس میں رکھا اور کار لاک کر کے وہ مڑی اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔

"میڈم"...... اسے اپنے عقب سے ایک آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑی اور پھر چونک پڑی۔ وہاں نرائن موجود تھا۔

''میڈم۔ وہ دونوں کھانا کھا کر اب لابی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ آپ دیگر ہالوں میں نہ گھومتی پھریں''۔ نرائن نے قریب آ کر کہا۔

''لیکن تم نے مجھے پہچان کیسے لیا۔ میں نے آج نیا میک اپ کیا ہے اور یہ میک اپ پہلے میں نے کبھی نہیں کیا تھا''...... نوما نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کی کار تو وہی ہے''...... نرائن نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوما بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

''ٹھیک ہے۔ او کے۔ تم خیال رکھنا یہ لوگ بھاگ نہ جائیں۔ انہیں ہر صورت میں نظروں میں رکھنا ہے''...... نوما نے کہا اور ایک بار پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ لابی میں داخل ہوئی تو اس نے دور ایک میز کے گرد ان دونوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔

وہ دونوں کافی پی رہے تھے۔ ان کے قریب ہی ایک میز خالی تھی۔ نوما اس پر جا کر بیٹھ گئی اور اس نے ویٹر کو شراب لانے کا کہہ دیا۔ اب وہ ان دونوں کو سرسری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے خیال کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان بے حد چست و چالاک اور ہوشیار ہوں گے لیکن یہ دونوں تو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے اور نہ صرف ڈھیلے ڈھالے انداز میں بیٹھے تھے بلکہ اس طرح خاموش بیٹھے تھے جیسے ایک دوسرے سے لڑ

کر خاموش ہوئے ہوں۔

''اب چلیں واپس''...... لڑکی نے کافی کا آخر گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور کیا ہو سکتا ہے''...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر ویٹر کو بلا کر انہوں نے بل ادا کیا اور دونوں اٹھ کر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ اسی وقت ویٹر نے شراب کا جام لا کر نوما کے سامنے رکھ دیا تو نوما نے شراب کی چسکیاں لینا شروع کر دیں۔ اس کے ذہن میں مسلسل یہ کشمکش جاری تھی کہ کیا یہ لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں یا نہیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ویسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لے دیا ہو کیونکہ یہ دونوں تربیت یافتہ نظر نہ آ رہے تھے۔ وہ مسلسل شراب کی چسکیاں لے رہی تھی لیکن اب تک اس کے کسی دوست نے اس کو نہ بلوایا تھا حالانکہ اس کے بہت سے دوست وہاں سے گزرے تھے لیکن اس کی وجہ وہ سمجھتی تھی کہ وہ میک اپ میں ہے۔ البتہ اب وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ یہاں اکیلی بیٹھنے کی بجائے وہ واپس چلی جائے اور میک اپ واش کر کے آئے تا کہ دوستوں کے ساتھ انجوائے تو کر سکے۔

چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے ویٹر کو بلایا۔ اسے شراب کے جام کی پیمنٹ کی اور پھر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پارکنگ میں پہنچ گئی لیکن یہاں نرائن موجود نہ تھا۔ وہ یقیناً

اپنے ساتھیوں سمیت اس جوڑے کے پیچھے گیا ہو گا۔ کار ٹوکن واپس کر کے وہ کار میں بیٹھی اور چند لمحوں بعد اس کی کار واپس ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیڈکوارٹر میں موجود تھی۔ اس کی کار میں خصوصی سینسرز لگے ہوئے تھے کہ اگر کوئی گاڑی اس کی کار کا تعاقب کرتی تو ان سینسرز کی وجہ سے اسے اس کا علم ہو جاتا تھا لیکن کنگ کلب سے ہیڈکوارٹر آنے تک اسے نگرانی کی کوئی اطلاع نہ ملی تھی۔ اس نے سب سے پہلے اپنا میک اپ واش کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لباس بھی تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا تاکہ کوئی اس کے لباس کو یاد رکھ کر یہ نہ کہہ سکے کہ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا۔

اس کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے تھے کہ اس کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے۔ نوما نے اپنے آپ کو ایک بین الاقوامی کمپنی کی نمائندہ ظاہر کیا ہوا تھا۔ لباس تبدیل کر کے وہ ایک بار پھر کار میں سوار ہو کر کنگ کلب کی طرف روانہ ہوئی لیکن ابھی وہ کنگ کلب نہ پہنچی تھی کہ اس کی جیکٹ کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے کار کو آہستہ کر کے ایک سائیڈ پر روکا اور جیب سے سیل فون نکال کر دیکھا تو اس کی سکرین پر نرائن کا نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

''نرائن بول رہا ہوں میڈم''...... دوسری طرف سے نرائن کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ کوئی خاص بات''...... نوما نے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ دونوں کو بے ہوش کر کے پوائنٹ ون پر پہنچا دیا گیا ہے اور وہ دونوں اس وقت سپیشل روم میں راڈز میں جکڑے بیٹھے ہیں''...... نرائن نے جواب دیا۔

''کیسے یہ پکڑے گئے۔ تفصیل بتاؤ''...... نوما نے کہا۔

''یہ دونوں کنگ کلب سے اٹھ کر بلیو اسکائی کالونی کی طرف بڑھ گئے اور انہوں نے ایک بار پھر ہیڈکوارٹر کا چکر لگایا۔ پھر واپس کامنی کالونی کی اس کوٹھی میں چلے گئے جہاں ہم نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا یونٹ نصب کیا ہوا تھا۔ ہم نے یونٹ کو فائر کر دیا اور پوری کوٹھی میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیل گئی۔ پھر جب گیس کے اثرات ختم ہوئے تو ہم عقبی طرف سے کوٹھی کے اندر داخل ہوئے تو وہ دونوں کوٹھی کے ایک کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے بے ہوش پڑے تھے۔ ہم نے پھاٹک کھولا اور گاڑی اندر لے آئے اور پھر انہیں گاڑی میں ڈال کر پوائنٹ ون پر پہنچ گئے اور اب میں وہیں سے بول رہا ہوں''۔ نرائن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پوائنٹ ون کا انچارج کہاں ہے۔ اس سے میری بات کراؤ''...... نوما نے کہا۔

''یس میڈم''...... نرائن نے کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس میڈم۔ فریڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور آدمی کی آواز سنائی دی۔

''تم خیال رکھنا۔ یہ خطرناک لوگ ہیں۔ میں پوائنٹ ون پر آ رہی ہوں''...... نوما نے کہا اور پھر فون بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور پھر کار کا رخ پوائنٹ ون کی طرف موڑ دیا۔

''ہمیں تیز ایکشن کرنا ہے میڈم ورنہ ہمیں یہاں مارک کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہاں غیر ملکیوں کی بہت سختی سے نگرانی کی جاتی ہے''...... ٹائیگر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ایک فلائٹ کے ذریعے کچھ دیر پہلے کافرستان پہنچے تھے اور پھر ایک ٹیکسی کے ذریعے کٹار کی کامنی کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے۔ یہ رہائش گاہ ٹائیگر نے انڈر ورلڈ کے ایک آدمی کے ذریعے حاصل کی تھی۔ اس کوٹھی میں سفید رنگ کی جدید ماڈل کی ایک کار بھی موجود تھی۔

''ایکشن تو تب کریں جب ہمیں ٹارگٹ کا علم ہو۔ ایسے ہوا میں لاٹھیاں چلانے سے الٹا ہمیں نقصان ہو گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ نوما کس کلب میں کس وقت آتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ آپ نے درست سوچا ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا اور میز پر موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی

سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

''انکوائری پلیز''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کٹار شوٹنگ کلب کا نمبر دیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... کچھ دیر بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''یس''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

''تھینک یو''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر کریڈل دبا دیا۔ پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''کٹار شوٹنگ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رابرٹ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ اوہ۔ میں بات کراتی ہوں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

''رابرٹ۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ بڑے عرصے بعد فون کیا ہے آپ نے۔ خیریت ہے نا''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ابھی ایک ہفتہ پہلے تو آپ سے بات ہوئی ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''ایک ہفتہ بہت ہوتا ہے کیونکہ آپ سے ہمیں بڑی رقم مل جاتی ہے''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اس بار پھر بڑی رقم مل سکتی ہے۔ بلیک راڈ کی چیف نوما کو جانتے ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اسے کون نہیں جانتا۔ کرنل وشان کی نائب تھی لیکن پھر کرنل وشان کو پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا اور اب نوما چیف بن گئی ہے لیکن آپ کو اس سے کیا کام پڑ گیا ہے۔ وہ تو بے حد آزاد منش عورت ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''مجھے اس کی آزادی سے کیا مطلب ہے۔ میں ایک شپ منٹ کے لئے اس سے ملنا چاہتا ہوں اور میں اس وقت کٹار میں ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ وہ آپ کو کنگ کلب میں ہی مل سکتی ہے کیونکہ وہ بلیک ایجنسی کے ہیڈکوارٹر میں رہتی ہے اور وہاں ایجنسیوں کے مخصوص آدمیوں کے علاوہ کوئی اور آدمی اندر داخل ہی نہیں ہوسکتا۔

وہاں کرنل وشان نے ایسے آلات نصب کر رکھے ہیں کہ اجنبی آدمی تو ایک طرف مچھر اور مکھی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اگر اس سے ملنا ہے تو کنگ کلب چلے جاؤ۔ وہ کئی کئی گھنٹے وہاں گزارتی ہے''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا حلیہ بتا دو''...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔

''اب ایک اور اہم بات بھی سن لو۔ اگر وہ رات کے ابتدائی حصے میں کسی وجہ سے کلب نہ آ سکے تو پھر وہ آدھی رات کے بعد لازماً آتی ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''کتنی رقم بھیجوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''بس جاتے وقت ملاقات کرتے جانا''...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا گیا۔ ٹائیگر نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''اب چلیں کنگ کلب''...... جولیا نے کہا۔

''جی ہاں۔ ہمیں اس سے تفصیلی بات کرنی ہے۔ اس لئے ہم اسے اغوا کر کے یہاں لے آئیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ پہلے وہ نظر تو آئے''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے کنگ کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا موجود تھی۔

''کنگ کلب میں اگر کوئی واقف کار نکل آئے تو خاصی سہولت ہو سکتی تھی''...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

''میں سمجھا نہیں آپ کی بات''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کلب خاصی وسیع جگہ میں ہوتا ہے اور ہمیں یہ بھی نہیں معلوم کہ نوما کون سے ہال میں بیٹھتی ہے اور کس سے ملتی ہے۔ اس لئے اگر وہاں ہمارا کوئی آدمی ہوتا تو وہ ہمیں انفارمیشن دے سکتا تھا۔ اس سے خاصی سہولت ہو جاتی''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے لیکن ایسا کوئی آدمی نہیں ہے۔ ہم خود ہی ہال چیک کر لیں گے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کار کنگ کلب پہنچ گئی ٹائیگر نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر اس نے جیب میں ڈالا اور کار لاک کر کے وہ جولیا سمیت کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب واقعی خاصا وسیع و عریض تھا۔ اس لئے ان دونوں کو تمام ہالز کو ایک ایک بار چیک کرنا پڑا لیکن نوما انہیں کہیں نظر نہ آئی تو ٹائیگر نے ایک سپروائزر کو روک لیا۔

''یس سر''...... سپروائزر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مس نوما آئی ہیں کلب یا نہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نو سر۔ ابھی تک نظر نہیں آئیں۔ ویسے وہ زیادہ تر لابی میں بیٹھتی ہیں''...... سپروائزر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ تھینک یو''...... ٹائیگر نے کہا تو سپروائزر بھی تھینک یو

کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

''بات ٹھیک ہے۔ ویسے تمام ہالز میں چکر لگاتے پھرنے کی بجائے لابی میں بیٹھ کر اس کا انتظار کیا جائے''...... جولیا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں لابی میں آ کر بیٹھ گئے۔ ٹائیگر نے اپنے اور جولیا کے لئے ہاٹ کافی کا آرڈر دے دیا۔

''خیال رکھنا پاکیشیائی زبان کا کوئی لفظ منہ سے نہ نکل جائے''۔ جولیا نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''کیوں۔ یہاں تو پوری دنیا کے سیاح آتے جاتے رہتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہماری مشینری نگرانی کی جا رہی ہے''۔ جولیا نے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ ہماری نگرانی کون کر سکتا ہے۔ ہم نے اب تک کیا کیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کلب آتے ہوئے کار کے سائیڈ مرر پر مشینی نگرانی کرنے والے آلے کی مخصوص رنگ برنگی لہریں ایک بار پڑی تھیں''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں محتاط ہو جانا چاہئے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''ہم محتاط ہیں اور کیا محتاط ہوں گے''...... جولیا نے کہا اور ٹائیگر

کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ پھر دونوں نے ہاٹ کافی پی اور مزید کچھ دیر بیٹھنے کے بعد جب انہیں احساس ہو گیا کہ وہ ویسے ہی بیٹھے وقت ضائع کر رہے ہیں تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

''کوٹھی چل کر ہیڈکوارٹر کے بارے میں فائنل کرتے ہیں۔ یوں وقت ضائع کرنے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اب واپس چلیں''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر اٹھ کھڑا ہوا۔

''ہاں اور کیا ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر ویٹر کو بلا کر انہوں نے بل ادا کیا اور کلب سے باہر نکل آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار واپس ان کی رہائش گاہ کی طرف بھی چلی جا رہی تھی۔

''اس طرح کام آگے نہیں بڑھے گا۔ ہمیں ان کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کرنا ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''یس میڈم۔ آپ درست کہہ رہی ہیں۔ میں تو آپ کی وجہ سے خاموش تھا ورنہ میں اب تک ہیڈکوارٹر پر حملہ کر چکا ہوتا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''میں تمہاری وجہ سے سوچ رہی تھی کہ ہم اسے باہر ہی گھیر لیں کیونکہ ہماری تو ہر معاملے کے لئے باقاعدہ ٹریننگ ہوئی ہے اور تم نے آج تک کوئی ٹریننگ نہیں لی''...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''میرے ٹریز عمران صاحب ہیں اور ایسے ٹریز قسمت والوں کو

ملتے ہیں''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''کیا واقعی اس نے کبھی تمہیں خصوصی ٹریننگ دی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ایک بار میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ مجھے بھی سیکرٹ سروس کی ٹریننگ میں شامل کیا جائے تو انہوں نے جواب میں ایک مصرعہ پڑھا جس کا مطلب تھا کہ لاسکا پھول کا ڈیزائن اور کلر سکیم کوئی لاکھ چاہے تو نہیں بنا سکتا لیکن قدرت خود بخود اس پھول کی فن بندی کرتی ہے۔ چنانچہ تم بھی قدرت کے ہاتھوں ٹریننگ لے رہے ہو اور یہی تمہارے لئے کافی ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں تو اس نے یہ بات تو تمہیں ٹالنے کے لئے کہی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ ویسے بھی تو انکار کر سکتے تھے۔ بہرحال یہ سبق انہوں نے ضرور دیا ہوا ہے کہ حق کے لئے جو تم سے ہو سکتا ہے کرو''۔ ٹائیگر نے کہا اور جولیا نے اس بار کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رہائشی کالونی کی اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے جس میں وہ رہائش پذیر تھے۔

''تمہیں معلوم ہے کہ یہاں اسلحہ اور مشینری کی مارکیٹ کہاں ہے''...... جولیا نے کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مشینری۔ کیسی مشینری''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''جو مشینری ہیڈکوارٹر میں نصب ہے اسے زیرو بھی تو کوئی مشینری کر سکتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ عمران صاحب ایسے نہیں آپ کی تعریفیں کرتے''...... ٹائیگر نے بے ساختہ لہجے میں کہا۔

''وہ میری کیا تعریف کرے گا۔ وہ اپنے علاوہ دوسروں کو ہمیشہ حقیر سمجھتا ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ بو۔ یہ بو کیسی ہے''...... اچانک ٹائیگر نے زور زور سے ناک سکیڑتے ہوئے کہا اور جولیا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کا دماغ کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا وہ یہی تھا کہ انہیں ہٹ کر لیا گیا ہے لیکن پھر جیسے تیز رفتاری سے گھومتے ہوئے لٹو کی رفتار خود بخود آہستہ ہونا شروع ہو گئی۔ اسی طرح چند لمحوں بعد ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن اس کے کنٹرول میں آ گیا ہو۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس نے جو کچھ دیکھا۔ اس سے اس کے ذہن کو انتہائی زور دار جھٹکا لگا کیونکہ وہ اپنی رہائش گاہ کے کمرے کی بجائے کسی اجنبی کمرے میں راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر جولیا ڈھلکے ہوئے انداز میں موجود تھی۔ وہ ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہی تھی۔ کمرہ خالی تھا۔

"یہ ہم کہاں آ گئے"...... ٹائیگر کے ذہن میں سوال ابھرا لیکن فوراً ہی اس کے ذہن نے اس کے سوال کا جواب دے دیا کہ وہ نوما پر ہاتھ نہیں ڈال سکے لیکن نوما نے ان پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ اس نے اپنی کرسی کا جائزہ لیا۔ اس نے پیر پیچھے موڑ کر بٹن چیک کئے لیکن ایسا کوئی بٹن وہاں موجود نہ تھا۔ اسی لمحے اسے جولیا کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ جولیا اب سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں۔ ٹائیگر مسلسل راڈز سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہا تھا لیکن راڈز اس قدر ٹائٹ تھے کہ اسے سانس لینا دوبھر ہو رہا تھا اور کوئی ایسا طریقہ بھی اسے سمجھ نہ آ رہا تھا جس سے وہ ان راڈز کو کھول سکے۔

"یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں"...... اچانک جولیا کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میرا خیال ہے کہ ہم نوما کی قید میں ہیں۔ ایسے راڈز صرف ایجنسیوں کے مراکز میں ہی ہوتے ہیں"...... ٹائیگر نے آہستہ سے کہا تو جولیا جو شاید لاشعوری انداز میں بول رہی تھی، ٹائیگر کی بات سن کر چونک پڑی۔ اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سامنے موجود بند دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ دونوں مقامی افراد تھے۔

"خیال رکھنا فریڈ۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کوئی چکر چلا دیں"...... ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو

کر کہا۔

"اگر یہ تربیت یافتہ ہیں تو ہم کوئی ناکارہ لوگ نہیں ہیں۔ ہم بھی تربیت یافتہ ہیں"...... دوسرے آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"برا منانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میڈم کا یہی خیال ہے"۔ پہلے آدمی نے کہا۔ اسی لمحے دور سے ہارن کی آواز سنائی دی۔

"میڈم آ گئی ہیں۔ آؤ"...... فریڈ نے کہا اور وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"یہ سب کیسے ہوا ہے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقعی ہماری نگرانی کر رہے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"جو بھی ہوا بہرحال اس کا ایک فائدہ بھی ہے کہ ہماری ملاقات نوما سے ہونے والی ہے ورنہ ہم اسے تلاش کرتے رہ جاتے"۔ ٹائیگر نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس حالت میں بھی ایسے خوشگوار فقرے کہنا واقعی عمران کے شاگرد کا ہی کام ہے۔ بہرحال میرے راڈز کچھ کھلے ہیں اور کچھ میں نے سانس اندر کھینچ کر جسم کو سکیڑنے کی پریکٹس کی ہوئی ہے اس لئے تم اس عورت نوما کو اپنی طرف متوجہ رکھنا، میں کوشش کروں گی کہ راڈز سے نکل کر سچویشن تبدیل کر دوں"...... جولیا نے کہا۔ جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا کمرے کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے پینٹ اور اوپر لیدر کی لیڈیز جیکٹ پہن رکھی

تھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے سنہرے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ رنگ بے حد صاف تھا اور چہرے کے نقوش یونانیوں جیسے تھے۔ بصورت مجموعی وہ خاصی خوبصورت تھی۔ اس کے پیچھے وہی دونوں آدمی تھے جو پہلے اندر آئے تھے اور پھر باہر چلے گئے تھے۔ جن میں سے ایک کا نام فریڈ تھا۔ فریڈ نے ہی دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی کرسیاں اٹھا کر سامنے رکھیں۔

''بیٹھو نرائن اور فریڈ۔ تم بھی بیٹھو''...... آنے والی لڑکی نے دونوں سے کہا اور خود بھی قدرے آگے کر کے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ دونوں مقامی افراد بھی اس کی دونوں سائیڈوں پر بیٹھ گئے۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... نوما نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا نام پوچھنے سے پہلے تم بتاؤ کہ یہاں آنے والے سیاحوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے۔ ہم چور ہیں، ڈاکو ہیں یا دہشت گرد ہیں کہ ہم یہاں راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے ہیں''...... ٹائیگر نے قدرے روکھے سے لہجے میں کہا۔

''میں دوسری بار سوال دوہرانے کی عادی نہیں ہوں لیکن پہلی بار اپنا اصول توڑ رہی ہوں۔ اب اگر تم نے میری بات کا جواب دینے کی بجائے ایسی تقریر کی تو گولی مار دوں گی۔ بولو کیا نام ہے تمہارا۔ بولو''...... نوما نے قدرے سخت لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل بھی نکال

لیا۔

''میرا نام رضوان ہے اور میرا تعلق پاکیشیا کی کراؤن یونیورسٹی سے ہے۔ میں اس یونیورسٹی میں ماحولیات کا پروفیسر ہوں''...... اس بار ٹائیگر نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اور تم کون ہو۔ کیا نام ہے تمہارا''...... نوما نے اس بار جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا نام جولیانا ہے اور میرا تعلق سوئٹزرلینڈ سے ہے اور میں وہاں کی نیشنل یونیورسٹی میں جغرافیہ کی پروفیسر ہوں''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو نوما بے اختیار چونک پڑی۔

''نرائن یہ تو سوئس نژاد ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن تو ہو ہی نہیں سکتی''...... نوما نے ساتھ بیٹھے ہوئے نرائن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف۔ لیکن اس عورت کے منہ سے عمران کا نام اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے الفاظ سنے گئے ہیں''...... نرائن نے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے نرائن کہ کوئی سیکرٹ سروس کسی غیر ملکی کو اپنا رکن بنائے۔ اب ہم بلیک ایجنسی میں کیا کسی غیر ملکی کو شامل کر سکتے ہیں۔ یقیناً تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ بہرحال اب تو یہ یہاں آ گئی ہے اس لئے اس کی موت تو یقینی ہے''...... نوما نے کہا۔

''یہ تم بار بار ایجنسی کے الفاظ ادا کر رہی ہو۔ یہ ایجنسی کیا ہوتی ہے''...... جولیا نے کہا تو نوما بے اختیار ہنس پڑی۔

''اب تم اپنے آپ کو سادہ لوح اور احمق ظاہر کرنا چاہتی ہو لیکن تمہارے ساتھ جو آدمی ہے یہ مجھے بے حد چالاک اور ہوشیار نظر آتا ہے۔ تم دونوں سچ سچ بتا دو کہ تم کون ہو اور کس ایجنسی سے تمہارا تعلق ہے اور تم یہاں کیوں آئے ہو ورنہ تمہارے حلق سے سب کچھ جبراً اگلوا لوں گی''...... نوما نے تیز لہجے میں کہا۔

''بتایا تو ہے کہ ہمارا تعلق یونیورسٹیوں سے ہے۔ تمہیں یا تمہارے آدمیوں کو کوئی غلطی فہمی ہوئی ہے۔ تم نے ہمارے کاغذات چیک کرائے ہوں گے اس کے باوجود تم یہ سب کچھ کہہ رہی ہو''۔ جولیا نے کہا۔

''تم بہت زیادہ باتیں کرتی ہو اور ویسے بھی تم ہمارے لئے بے کار ہو اس لئے تم تو چھٹی کرو۔ تمہارے ساتھی سے میں خود ہی سب کچھ اگلوا لوں گی''...... نوما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ جولیا کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سختی اور سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن اس کی آنکھوں میں وہ چمک نہ ابھری تھی جو ایسے موقع پر لازمی ابھرتی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ صرف خوفزدہ کر رہی تھی۔ اس کا گولی چلانے کا ارادہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ٹائیگر مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ وہ کسی طرح راڈز کی جکڑ سے باہر آئے لیکن کوئی کوشش بار آور ثابت نہ ہو رہی تھی۔

''تم ہم سے چاہتی کیا ہو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہی کہ تم اس بات کو قبول کرو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... نوما نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اگر ہم ایسا بیان دے بھی دیں تو تم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرو گی''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہی سلوک جو دشمنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مطلب ہے کہ تم دونوں کو ہلاک کر دوں گی اور یہی میری کامیابی ہو گی''...... نوما نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''رضوان۔ اس کو اصل بات بتا دینی چاہئے تاکہ ہمیں یہ راڈز کی گرفت سے نکال دے''...... اچانک جولیا نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر کے جسم میں سردی کی تیز لہر سی دوڑ گئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مس جولیا نے اسے کوڈ میں راڈز کی گرفت سے باہر آنے کا اشارہ دیا ہے لیکن راڈز اس کے جسم کے گرد بے حد ٹائٹ تھے۔

''تم اصل بات بتا دو۔ میرا وعدہ ہے کہ میں نہ صرف تمہیں راڈز سے آزاد کر دوں گی بلکہ زندہ بھی چھوڑ دوں گی''...... نوما نے کہا۔

''آ جاؤ۔ آ جاؤ۔ کیوں رک گئی ہو''...... اچانک جولیا نے سامنے بیٹھی ہوئی نوما اور اس کے دونوں ساتھیوں کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا تو ان تینوں نے مڑنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ مڑے بغیر اپنے عقب میں نہ دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے وہ تینوں ہی

لاشعوری طور پر اٹھ کھڑے ہوئے اور مڑ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ اسی لمحے جولیا کا جسم آگے کی طرف جھکتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد ہی راڈز سے باہر آ گیا۔ نوما اور اس کے ساتھیوں کے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑنے اور پھر واپس پلٹنے تک کے وقت میں جولیا راڈز سے باہر آ چکی تھی۔

"یہ کیا"...... نوما نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کرسی کے سامنے فرش پر اکڑوں بیٹھی جولیا اس طرح اچھلی جیسے سپرنگ اچانک اپنی جگہ سے اچھلتا ہے اور دوسرے لمحے کمرہ نوما کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا پوری قوت سے نوما سے ٹکرایا تھا اور نوما پشت کے بل ایک دھماکے سے فرش سے ٹکرائی۔ یہ ایسی چوٹ تھی جس نے نوما کو چیخنے پر مجبور کر دیا تھا۔ نرائن اور فریڈ دونوں نے اپنے طور پر جولیا پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن جولیا کا جسم تو اس طرح تیزی سے حرکت کر رہا تھا جیسے اس کی رگوں میں خون کی بجائے پارہ دوڑ رہا ہو کیونکہ جولیا کو معلوم تھا کہ اگر وہ ڈھیلی پڑی تو نہ صرف وہ بلکہ ٹائیگر بھی مارا جائے گا جبکہ اس نوما نے عمران پر میزائل پسٹل کا فائر کیا تھا جس کے زہر سے بچ نکلنا ناممکن تھا لیکن جوزف کے روپ میں اللہ تعالیٰ نے رحمت بھیج دی۔ جولیا کے یکلخت سائیڈ پر ہوتے ہی وہ دونوں اٹھتی ہوئی نوما سے اس قدر زور سے ٹکرائے کہ نوما ایک بار پھر پشت کے بل فرش پر جا گری اور وہ دونوں اس کے اوپر آ

گرے لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے ایک طرف ہٹے کیونکہ نوما نے نیچے گرتے ہی دونوں سائیڈوں پر اس انداز میں جھٹکا کہ اس پر گرنے والے دونوں افراد ضرب کھا کر سائیڈوں پر جا گرے اور پھر یکلخت کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"نوما کو بچا لیں۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... ٹائیگر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ٹائیگر کی بات ختم ہوتی، نوما کسی توپ کے گولے کی طرح جولیا سے ٹکرائی اور جولیا کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر کافی فاصلے پر جا گرا جبکہ اس ٹکر سے جولیا پشت کے بل فرش پر جا گری جبکہ اس سے ٹکرانے کے بعد نوما نے الٹی قلابازی کھائی اور اڑتی ہوئی اس طرف جا کھڑی ہوئی جہاں مشین پسٹل قریب تھا لیکن اس سے پہلے کہ نوما چھلانگ لگا کر آگے بڑھتی اور مشین پسٹل پر قبضہ کر لیتی، جولیا نے ایک بار پھر اچھل کر اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار نوما، جولیا کو ڈاج دینے میں کامیاب رہی۔ وہ جولیا کے اچھلتے ہی دائیں طرف کو اس طرح جھکی جیسے دائیں طرف چھلانگ لگا رہی ہو اس لئے حملہ آور جولیا نے اپنا رخ ہوا میں ہی بدلا اور دائیں طرف کر دیا لیکن نوما بجلی کی سی تیزی سے دائیں کی بجائے بائیں طرف چلی گئی اور جولیا منہ کے بل سیدھی فرش سے جا ٹکرائی۔ اسی لمحے نوما نے پوری قوت سے جولیا کی پسلیوں میں کک ماری تو جولیا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل

گئی۔

''اس نے عمران صاحب پر حملہ کیا ہے مس جولیا''...... راڈز میں جکڑے بیٹھے ٹائیگر نے جولیا کو فرش سے ٹکراتے اور پسلیوں پر کک کھانے کے بعد ڈھیلا پڑتے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے کا جولیا پر مثبت اثر پڑا اور جولیا نے یکلخت اس طرح چیخ ماری جیسے اس کی کوئی ہڈی توڑ دی گئی ہو اور چیخ کی آواز سن کر نوما جو دوبارہ اسے زور دار کک مارنے کی تیاری کر رہی تھی چونک کر جولیا کو دیکھنے لگی۔ چیخ نے اس کے ذہن کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ سمجھے کہ جولیا ختم ہو رہی ہے اس لئے اس کا حملہ لاشعوری طور پر رک گیا تھا اور جولیا نے یہی فائدہ اٹھانے کے لئے مخصوص انداز میں چیخ ماری تھی۔ نوما کے رکتے ہی جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر اس سے پہلے کہ نوما سنبھلتی جولیا ایک بار پھر اسے ٹکر مار کر نیچے گرانے میں کامیاب ہو گئی لیکن اس بار اس نے خاصی تیز رفتاری سے نوما کو پے درپے ککیں مارنا شروع کر دیں۔ نوما نے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن جولیا کی دونوں ٹانگیں جیسے کسی مشین سے منسلک ہو گئی ہوں اور آٹھویں یا نویں کک پر نوما کا جسم ایک جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا تو جولیا رک گئی۔

''ویل ڈن میڈم۔ ویل ڈن''...... ٹائیگر نے جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تمہاری وجہ سے ہے۔ اگر تم مجھے بروقت عمران کا

حوالہ دے کر کاشن نہ دیتے تو میں لازماً ہٹ ہو جاتی''...... جولیا نے کہا۔

''اب یہ راڈز کیسے کھلیں گے۔ میں نے تو اپنی ٹریننگ کے باعث سانس کو پوری قوت سے اندر کھینچا تو میرا پیٹ اندر کی طرف دھنستا چلا گیا۔ چونکہ راڈز جو پیٹ کے گرد تھے پہلے ہی میرے جسم سے قدرے کھلے تھے اور پھر سانس اندر کھینچنے کی وجہ سے یہ گیپ بڑھ گیا اور میں اٹھ کر اور الٹی قلابازی کھا کر راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گئی''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ راڈز ریموٹ کنٹرولر سے کنٹرول کئے جاتے ہیں اور ریموٹ کنٹرولر یقیناً ان دونوں میں سے کسی ایک کے پاس ہو گا''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو جولیا اثبات میں سر ہلاتی ہوئی نرائن اور فریڈ کی لاشوں کی طرف بڑھ گئی جنہیں اس نے مشین پسٹل سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا تھا اور پھر فریڈ کی جیب سے ریموٹ کنٹرولر نکل آیا جس کا رخ ٹائیگر کی طرف کر کے جولیا نے بٹن پریس کر دیا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں کرسیوں کے راڈز کھل گئے اور کرسیوں کے مخصوص حصوں میں جا کر نظروں سے اوجھل ہو گئے اور ٹائیگر اٹھ کر آگے بڑھا۔

''میں باہر دیکھتا ہوں''...... ٹائیگر نے ایک طرف پڑا مشین پسٹل اٹھاتے ہوئے کہا۔

''پہلے اسے راڈز میں جکڑتے جاؤ۔ یہ خاصی تربیت یافتہ عورت

ہے اور یہ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتی ہے اور میں اسے بغیر معلومات حاصل کئے ہلاک نہیں کر سکتی تاکہ اس کے پیچھے جو لوگ ہیں وہ لوگ سامنے آ جائیں''...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جولیا کی مدد سے اس نے فرش پر بے ہوش پڑی نوما کو اٹھا کر اس کرسی پر ڈال دیا جس پر پہلے جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا نے ریموٹ کنٹرولر کا رخ اس کی طرف کر کے بٹن پریس کیا تو کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز نوما کے جسم کے گرد ظاہر ہو گئے۔ جولیا نے ایک بار پھر بٹن دبایا تو ایک بار پھر کٹاک کٹاک کی آوازیں سنائی دیں اور راڈز مزید اندر چلے گئے اب جولیا کے چہرے پر اطمینان تھا کہ اب اس کی طرح سانس اندر کھینچ کر نوما ان تنگ راڈز سے باہر نہ آ سکے گی اور ریموٹ کنٹرولر کو ایک طرف رکھ کر اس نے کرسی سیدھی کی اور اس پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں مسلسل دوڑ رہی تھیں۔ نوما کی ٹکر نے اس کی پسلیوں کو یا تو کریک کر دیا تھا یا ٹیڑھا کر دیا تھا اور ان میں سے ہی درد کی تیز لہریں سی مسلسل جسم میں دوڑ رہی تھیں لیکن جولیا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ ظاہر ہے صالحہ ساتھ نہیں تھی اس لئے وہ خود ہی اس جگہ کو اپنے ہاتھ سے سہلانے میں مصروف تھی تاکہ درد کم ہو سکے۔ ٹائیگر مشین پسٹل لے کر باہر جا چکا تھا۔ جولیا کا یہی خیال تھا کہ ان دونوں نرائن اور فریڈ کے علاوہ اور کوئی آدمی یہاں موجود نہیں ہے ورنہ جب اس

نے نرائن اور فریڈ پر فائرنگ کی تھی تو باہر موجود آدمی لازماً اندر آتے۔ ویسے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ یہی سمجھے ہوں کہ نوما نے فائرنگ کی ہے اس لئے نہ آئے ہوں کیونکہ ان کے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ مطمئن ہوں گے کہ یہ دونوں بے بس تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آ گیا۔

''اس پوائنٹ پر اور کوئی نہیں ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوکے۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ''...... جولیا نے نوما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ یہ کام مجھے کرنا ہے''...... جولیا نے فوراً ہی اپنا حکم تبدیل کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

''آپ بیٹھیں۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ شائستگی کے خلاف ہے کہ تم کسی عورت کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش میں لے آؤ۔ مجبوری کی اور بات ہوتی ہے''...... جولیا نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا اور اٹھ کر نوما کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے نوما کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی نوما کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ ٹائیگر نے فرش پر پڑی ہوئی ایک اور کرسی سیدھی کی اور

اس پر بیٹھ گیا۔

''تم یہاں بیٹھنے کی بجائے باہر رہو۔ یہ ایجنسی کا پوائنٹ ہے۔ کسی بھی وقت یہاں کوئی آ سکتا ہے۔ کسی کا فون بھی آ سکتا ہے۔ میں خود ہی اس سے تمام معلومات حاصل کر لوں گی''...... جولیا نے کہا تو ٹائیگر کوئی جواب دیئے بغیر اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ جولیا کی نظریں نوما پر جمی ہوئی تھیں۔

''یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیسے ہو گیا''...... یکلخت نوما نے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔

''کیا کیسے ہو گیا''...... جولیا نے کہا تو جولیا کی آواز سن کر نوما کو جھٹکا سا لگا اور اس کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند صاف ہو گئی۔ اب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک تھی۔

''یہ تم کیسے راڈز سے باہر آ گئیں۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... نوما نے سامنے بیٹھی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے سانس اندر کھینچنے اور راڈز میں خلا زیادہ ہونے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''لیکن میں جسمانی طور پر تم جیسی ہی ہوں۔ یہ راڈز تو میرے جسم پر بہت ٹائٹ ہیں''...... نوما نے کہا۔

''ریموٹ کنٹرولر کا یہی فائدہ ہوتا ہے کہ اس سے راڈز کی ایڈجسٹمنٹ ہو سکتی ہے اور تمہیں میں نے اپنے جیسے انداز میں آزاد ہونے سے روکنے کے لئے ریموٹ کنٹرولر سے راڈز کو مزید ٹائٹ

کر دیا ہے''...... جولیا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تم سوئس نژاد ہو کر کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہو''...... نوما نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں سوئس نژاد ضرور ہوں مگر اب پاکیشیائی ہوں''۔ جولیا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہرحال تم جیت گئی اور میں ہار گئی ہوں۔ اب تم جو چاہو مجھ سے سلوک کر سکتی ہو''...... نوما نے ایسے لہجے میں کہا جیسے زندگی سے مایوس ہو چکی ہو۔

''مایوسی گناہ ہے اور تمہیں ہلاک کرنے سے ہمیں ملے گا لیکن شرط صرف اتنی ہے کہ تم سب کچھ تفصیل سے بتا دو کہ پاکیشیا لیبارٹری سے ایس ایس میزائل فارمولا کس نے نکالا۔ اس کے پیچھے کون لوگ تھے۔ کرنل وشان کو کیوں ہلاک کیا گیا''...... جولیا نے کہا۔

''سوری۔ یہ سٹیٹ سیکرٹ ہے اور میں اپنے وطن سے غداری نہیں کر سکتی۔ تم مجھے مار دو یا تشدد کرو مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں نے خود ہی اس پروفیشن کا انتخاب کیا ہے جس میں شکست کا مطلب موت ہی ہوتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں نے وہ کورس بھی کیا ہوا ہے جس سے انسان تشدد پروف ہو جاتا ہے''۔ نوما نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو۔ موت بہت بھیانک ہوتی ہے اور زندگی بے حد

رنگین''...... جولیا نے کہا۔

''کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گی''...... نوما نے کہا۔

''ہاں۔ میں حلف دیتی ہوں کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گی بشرطیکہ تم سب کچھ سچ سچ بتا دو''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ مجھے تمہارے حلف پر اعتماد ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو''...... نوما نے سب کچھ بتانے پر آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ جانتی ہو بتا دو''...... جولیا نے کہا۔

''ہماری ایجنسی کا نام بلیک راڈ تھا۔ اس کا انچارج کرنل وشان تھا۔ ہمارا مقصد لیبارٹروں اور سائنسی فارمولوں پر کام کرنا تھا۔ کافرستان اور اسرائیل میں دوستانہ معاہدے موجود ہیں۔ ایکریمیا میں یہودیوں کی ایک بین الاقوامی تنظیم جس کا نام لارڈز ہے کا سپر ایجنٹ کرنل جیمز یہاں آیا اور کرنل وشان سے مل کر اس نے اسے پاکیشیا کے ملحقہ علاقوں جنہیں عام طور پر آزاد علاقے کہا جاتا ہے، میں ساتھ کام کرنے کی آفر کی اور اسرائیلی حکام نے کافرستانی حکام سے بھی کرنل جیمز کے مشن میں ساتھ دینے کا حکم دیا۔ مشن یہ تھا کہ ایس ایس میزائل کی لیبارٹری کو تلاش کیا جائے۔ پھر وہاں سے ایس ایس فارمولا حاصل کر کے کرنل جیمز ایکریمیا واپس پہنچ جائے۔ چنانچہ کرنل وشان نے اعلیٰ حکام کی سفارش پر کرنل جیمز کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا اور مجھے بھی ٹاسک دے دیا گیا کہ میں کرنل جیمز اور اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوں تو ان سے بھی ضرور

تعاون کروں۔ تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں یہ کام بے حد آسانی سے ہو گیا جو مجھے ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والا پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر اکرم ہمارے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔ کرنل وشان نے اسے بے پناہ دولت دینے کی آفر کی جبکہ میں نے اس ڈاکٹر اکرم پر اپنے حسن کا جال پھینکا اور وہ ہمارے ٹریپ میں آ گیا۔ مختصر یہ کہ ڈاکٹر اکرم نے لیبارٹری سے نہ صرف فارمولا باہر نکال لیا بلکہ کمپیوٹرائزڈ چیکنگ کے باوجود اس نے انتہائی طاقتور ایک بم بھی لیبارٹری کے اندر پہنچا دیا اور خود باہر آ گیا۔ ہم نے لیبارٹری کو وائرلیس چارجر کے ذریعے اڑا دیا اور واپس کافرستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ ہم نے سمگلروں والا راستہ اختیار کیا جب ہم نے دیکھا کہ ہم محفوظ ہو گئے ہیں تو کرنل وشان نے ڈاکٹر اکرم کو گولی مار دی۔ اب کرنل وشان ہر صورت میں ایس ایس میزائل فارمولے کی کاپی کافرستان کے لئے لینا چاہتا تھا جبکہ کرنل جیمز اس فارمولے کو کافرستان کو اس لئے نہ دینا چاہتا تھا کہ پاکیشیا والے یہاں سے فارمولا واپس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں بلیک راڈ کی چیف بننا چاہتی ہوں تو اس کے ساتھ مکمل تعاون کروں۔ اس کا کہنا تھا کہ کرنل وشان کو وہ گولی مار دے گا اور پھر اسرائیل کے حکام سے کافرستانی حکام کو کہلوا کر بلیک راڈز کی چیف مجھے بنا دیا جائے گا۔ میں نے اس پر اثبات میں جواب دیا چنانچہ کرنل جیمز نے اچانک کرنل وشان کو

گولی مار کر ہلاک کر دیا اور پھر کافرستانی فوج کا ہیلی کاپٹر منگوا کر اس پر کرنل وشان کی لاش لائی گئی اور کہا گیا کہ دشمن ایجنٹ نے یہ کام کیا ہے اور سنگلاخ پہاڑوں کی وجہ سے وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب رہا ہے اور پھر کرنل جیمز نے واپس جا کر اپنا وعدہ پورا کیا اور مجھے بلیک راڈ کی چیف بنا دیا گیا اور ایجنسی کا نام بدل کر بلیک ایجنسی رکھ دیا گیا جبکہ ایکریمیا کی سب سے طاقتور ایجنسی بھی بلیک ایجنسی ہے''..... نوما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے عمران کے فلیٹ پر جا کر میزائل پسٹل کے ذریعے اس پر میزائل فائر کر دیا۔ کس نے کہا تھا تمہیں ایسا کرنے کے لئے''۔ جولیا نے کہا۔

''کرنل جیمز نے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے بین الاقوامی سیکرٹ سروس کی سپر ایجنٹ بنوا دے گا چنانچہ میں پاکیشیا گئی وہاں کازک کلب کا مالک اور جنرل مینجر کازک میرا دوست ہے۔ اس نے مجھ سے پورا تعاون کیا اور میں عمران کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہوگئی''..... نوما نے کہا۔

''کرنل جیمز کا فون نمبر کیا ہے۔ لارڈز کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''ہیڈکوارٹر کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ میں کبھی ایکریمی ریاست لوسانو نہیں گئی''۔ نوما نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی کرنل جیمز کا فون نمبر بتا دیا تو جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

''مجھے تو رہا کر دو۔ ورنہ یہاں کوئی نہیں آئے گا اور میں سسک سسک کر مر جاؤں گی''..... نوما نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''میں اپنے ساتھی کو بلانے جا رہی ہوں۔ ابھی واپس آ رہی ہوں''..... جولیا نے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کو کراس کر کے باہر آ گئی۔ وہاں قریب ہی برآمدے میں ٹائیگر موجود تھا۔

''ٹائیگر''..... جولیا نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''یس میڈم''..... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے میڈم مت کہا کرو۔ یہ لفظ سن کر مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے میں بوڑھی کھوسٹ ہوگئی ہوں۔ مجھے مس جولیا کہا کرو۔ یہاں کسی جگہ کارڈلیس فون سیٹ ہو تو وہ اٹھا لاؤ۔ میں نوما سے کرنل جیمز کے بارے میں کنفرمیشن کرانا چاہتی ہوں''..... جولیا نے کہا۔

''یس مس۔ میں لے آتا ہوں''..... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے ایک برآمدے میں آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ جولیا واپس کمرے میں آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

''تم اب کیا چاہتی ہو۔ جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے بتا دیا ہے''..... نوما نے کہا۔

''تم نے کرنل جیمز کا فون نمبر بتایا ہے۔ اسے کنفرم کرانا ہو گا تمہیں۔ میں یہ نمبر ڈائل کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا دوں گی۔ تم نے کنفرم کرانا ہے کہ یہ واقعی کرنل جیمز ہے اور وہ اس سارے معاملے میں ملوث ہے''..... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر

اندر داخل ہوا اور اس نے کارڈلیس فون جولیا کو دیا اور واپس مڑنے لگا۔

''بیٹھو۔ چند لمحوں کی بات ہے۔ پھر اکٹھے چلیں گے''...... جولیا نے کارڈلیس فون کا رسیور اٹھا کر اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یہ فون لو اور رسیور نوما کے کان سے لگا دو''...... جولیا نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے فون سیٹ اپنے ہاتھ میں رکھا اور رسیور نوما کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''لیں''...... اچانک رسیور اٹھانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کافرستان سے بلیک ایجنسی کی چیف نوما بول رہی ہوں''۔ نوما نے کہا۔

''لیں مس نوما۔ فرمایئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کرنل جیمز سے میری بات کراؤ۔ ایک انتہائی ضروری مسئلہ ہے''...... نوما نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کرنل جیمز بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''نوما بول رہی ہوں کافرستان سے''...... نوما نے کہا۔

''اوہ تم۔ کہو کیسی جا رہی ہے تمہاری ایجنسی اور کب آ رہی ہو لوسانو''...... کرنل جیمز کا لہجہ یکلخت تبدیل ہو گیا تھا۔ وہ اب بڑے لاڈ بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا۔

''جلد آؤں گی۔ یہاں چند مشنز ہیں وہ مکمل کر لوں۔ آپ جو فارمولا لے گئے تھے وہ کام آیا ہے یا نہیں''......نوما نے کہا۔

''کام آیا کا کیا مطلب ہوا''...... کرنل جیمز نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ پاکیشیائی بہت ڈرامہ باز ہیں۔ یہ خواہ مخواہ اپنی چھوٹی سی چیز کو بڑا اور دوسروں کی بڑی چیز کو چھوٹا کہتے رہتے ہیں اس لئے میں پوچھ رہی تھی کہ اصل میں یہ عام سا فارمولا ہو لیکن اسے ایس ایس میزائل یعنی سپر سانک میزائل بنا دیں کہ یہ روشنی کی رفتار سے چلتا ہے اور پلک جھپکتے ہی ٹارگٹ کو ہٹ کر دیتا ہے۔ اس کی سپیڈ اتنی ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا میزائل اسے ہٹ کر ہی نہیں سکتا''۔ نوما نے میزائل کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ فارمولا اسرائیل کی سب سے بڑی اور شاندار لیبارٹری کاسان بھجوا دیا گیا ہے''...... کرنل جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسرائیل کی لیبارٹری۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ لوسانو کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ آپ خود بھی تو لوسانی ہیں۔ آپ کا ہیڈ کوارٹر بھی لازماً لوسانو میں ہی ہو گا''...... نوما نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

''ہم یہودی ہیں اور اسرائیل یہودیوں کی مقدس جگہ ہے۔ میرا تعلق لارڈز سے ہے۔ اس طرح اور بھی بہت سی ایجنسیاں ہیں جو اسرائیل کو باقاعدہ فیڈ کرتی ہیں''...... کرنل جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کافرستان آنے کا تو کوئی ارادہ ہے یا نہیں''...... نوما نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی کوئی پروگرام نہیں ہے''...... کرنل جیمز نے جواب دیا۔

''میں جلد آؤں گی۔ او کے۔ گڈ بائی''...... نوما نے کہا تو ٹائیگر نے اس کے کان سے رسیور ہٹا کر اسے فون پر رکھا اور فون واپس لا کر اسے کرسی پر رکھ دیا۔

''آؤ چلیں اور سنو۔ میں نے نوما کو حلف دیا ہے کہ میں اسے ہلاک نہیں کروں گی۔ لیکن تم نے تو حلف نہیں دیا۔ اس لئے تم جو چاہو فیصلہ کرو''...... جولیا نے کرانس زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اس نے باس عمران پر خوفناک قاتلانہ حملہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے اسرائیلی ایجنٹوں سے مل کر پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کی اور سائنسدانوں کو ہلاک کیا۔ یہ سب کچھ کرنے والا کم از کم سزائے موت کا حقدار ہے لیکن باس اپنے اوپر کئے جانے والے حملوں کا

ذاتی طور پر انتقام نہیں لیتے اس لئے باوجود ان سب باتوں کے میں نے اگر اسے ہلاک کر دیا تو باس مجھ سے مستقل ناراض ہو جائیں گے''...... ٹائیگر نے بھی کرانس زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ اس مشن میں تم نے میرے حکم کے تحت یہ کام کرنا ہے عمران کے تحت نہیں اور اس کے لئے تم عمران کو جواب دہ نہیں ہو۔ میں باہر جا رہی ہوں۔ تم آ جانا''...... جولیا نے کرانس زبان میں کہا۔

''یہ تم لوگ کس زبان میں باتیں کر رہے ہو۔ مجھے چھوڑ دو''...... نوما نے کہا لیکن جولیا نے مڑ کر نہ دیکھا اور کمرے سے باہر آ گئی۔ چند لمحوں بعد اندر سے فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

صفدر کے فلیٹ میں اس وقت کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ موجود تھے۔ وہ سب چائے پینے اور بسکٹ کھانے میں مصروف تھے۔ جولیا چونکہ ٹائیگر کے ساتھ کافرستان گئی ہوئی تھی اس لئے صفدر نے اپنے فلیٹ میں انہیں بلایا تھا اور وہ چائے پینے کے ساتھ ساتھ مشن پر بھی ڈسکس کر رہے تھے۔

''میرا خیال ہے کہ چیف نے مشن کو عمران کے مکمل تندرست ہونے تک ملتوی کر دیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا خیال اور ہے۔ ابھی اس مشن کے بارے میں ٹارگٹ رپورٹیں نہیں مل رہیں کہ پاکیشیا سے چرائے گئے فارمولے کو یہاں سے کون لے گیا ہے اور وہاں وہ کس کی تحویل میں ہے اور کس لیبارٹری میں ہے۔ ان سب معلومات کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے''...... صالحہ نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ پہلے معلومات اکٹھی کرنے کا کام

عمران صاحب کیا کرتے تھے لیکن اب ہمیں اس سلسلے میں کام کرنا ہو گا''...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صفدر نے رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''صفدر بول رہا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جولیا بول رہی ہوں صفدر''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو صفدر سمیت سب چونک پڑے۔

''آپ کہاں سے فون کر رہی ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''اپنے فلیٹ سے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ آپ واپس آ گئی ہیں۔ کب۔ کیا ہوا آپ کے مشن کا''...... صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''تفصیل سے بات ہو گی۔ یہاں ٹائیگر بھی میرے ساتھ ہے۔ اسے میں نے پابند کیا ہے کہ ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی اس سے سوال کرے۔ اگر تم چاہو تو میرے فلیٹ پر آ جاؤ ورنہ میں اور ٹائیگر وہاں آ جائیں گے لیکن باقی ساتھیوں کو بلانا پڑے گا''...... جولیا نے کہا۔

''یہاں میرے فلیٹ پر کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ موجود ہیں۔ آپ آ جائیں گی تو مجھے خوشی ہو گی''...... صفدر نے کہا۔

''میں آ رہی ہوں ٹائیگر سمیت''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''مس جولیا کا مشن کیا تھا۔ کیا صرف معلومات حاصل کرنا مقصود تھیں۔ وہ تو یہاں سے فون پر بھی مل سکتی تھیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''صرف معلومات نہیں۔ مصدقہ معلومات اور خاص طور پر جو ایجنسی ہمارے خلاف کام کر رہی ہے اس کے بارے میں معلومات''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ جولیا اور ٹائیگر سمیت واپس آ گیا۔ رسمی سلام دعا کے بعد وہ دونوں بھی اس ہال نما کمرے میں بیٹھ گئے جس میں صفدر اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ صفدر نے اٹھ کر الماری سے جوس کے دو ٹن نکالے اور ایک ایک جولیا اور ٹائیگر کے سامنے رکھ کر وہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مس جولیا۔ کب پہنچیں ہیں آپ وطن واپس''...... صفدر نے کہا۔

''کل رات پہلے پہر۔ یہاں پہنچ کر میں نے چیف کو اطلاع دی اور ٹائیگر کو بھی پابند کر دیا کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں ہی رہے۔ جب میں کال کروں تو وہ میرے فلیٹ پر آ جائے۔ اس کے بعد میں نے مشن کی تفصیلی رپورٹ لکھ کر چیف کو بھجوا دی۔ پھر ٹائیگر کو کال کر کے اپنے فلیٹ پر بلوایا اور اب ہم دونوں یہاں موجود ہیں''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا مشن کا''...... صفدر نے ہی پوچھا تو جولیا نے نوما کے ساتھ ہونے والے ٹکراؤ کی تفصیل کے ساتھ ساتھ کرنل جیمز اور یہودی تنظیم لارڈز کے بارے میں بھی تفصیل سے بتا دیا۔

''ہمارا فارمولا اب کہاں ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اسرائیل کی سب سے اہم اور ناقابل تسخیر لیبارٹری کاسان میں بتایا گیا ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''اسرائیل کے اندر یا نواح میں کوئی کاسان نامی شہر تو میری یادداشت میں نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ یہ لیبارٹری کا نام ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں بتاتا ہوں۔ کاسان اسرائیل میں نہیں بلکہ یونان کے قریب بحیرہ روم میں ایک خاصا بڑا جزیرہ ہے۔ اس جزیرے کا نام کاسان ہے۔ اس پر قبضہ یہودیوں کا ہے اور وہاں یہودیوں کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوسکتا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہے۔ کیا تم وہاں گئے ہو''...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں خود تو وہاں نہیں گیا البتہ ایک بار میں یونان گیا تھا۔ وہاں ایک آدمی نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ کیسے فیصلہ ہو گا کہ کاسان لیبارٹری وہیں ہے جس کا محل وقوع ٹائیگر نے بتایا ہے یا کوئی اور ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم نے پہلے کرنا کیا ہے۔ کیا لارڈز اور کرنل جیمز سمیت سب کا خاتمہ کرنا ہے یا پہلے کاسان سے فارمولا واپس حاصل کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کرنل جیمز پاکیشیا کی لیبارٹری تباہ کرا کر اہم فارمولا لے گیا ہے۔ فارمولا تو کسی بھی وقت حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن اس تنظیم کا خاتمہ ضروری ہے کیونکہ انہوں نے عمران صاحب پر حملہ کرایا ہے''۔ صالحہ نے کہا۔

''لیکن باس اپنے اوپر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''عمران صاحب خود بدلہ نہ لیں۔ ہم پر تو کوئی پابندی نہیں ہے''...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔ نوما کو بھی اس لئے ہلاک کیا گیا ہے کہ اس نے کرنل جیمز کے کہنے پر عمران پر حملہ کیا''...... اس بار جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ہمیشہ سے یہ روایت رہی ہے کہ سروس اردگرد الجھنے کی بجائے ٹارگٹ تک پہنچتی ہے اور ہمارا ٹارگٹ فارمولا حاصل کرنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ایسا ہے کہ دو گروپ بنا دیئے جائیں۔ ایک گروپ لارڈز کے خلاف کام کرے اور دوسرا لیبارٹری سے فارمولا واپس لائے گا کیونکہ لارڈز کا ہیڈکوارٹر لوسانو میں ہے جبکہ فارمولا یونان کے

قریب لیبارٹری ہے''...... صفدر نے کہا۔

''صدیقی اور اس کے ساتھی بھی تو موجود ہیں۔ کیوں نہ ایک گروپ ان کا اور دوسرا گروپ ہمارا بنا دیا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ فیصلہ کرنا چیف کا کام ہے۔ چیف سے اجازت لینی ضروری ہے مس جولیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں بات کرتی ہوں''...... جولیا نے کہا اور سامنے موجود فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''جولیا بول رہی ہوں باس صفدر کے فلیٹ سے۔ یہاں صفدر کے ساتھ کیپٹن شکیل، تنویر، صالحہ اور ٹائیگر ہیں۔ مشن پر ڈسکس ہوئی ہے۔ ہمارے سامنے بیک وقت دو مشن ہیں۔ ایک فارمولا واپس لانا اور لیبارٹری تباہ کرنا۔ میں نے جو رپورٹ آپ کو بھجوائی ہے اس میں درج ہے کہ فارمولا اسرائیل کی کاسان نامی لیبارٹری میں ہے۔ ٹائیگر نے بتایا ہے کہ یہ کاسان یونان کے قریب بحیرہ روم میں واقع ایک بڑا جزیرہ ہے البتہ اس پر تسلط یہودیوں کا ہے اور یہاں سے فارمولا لے جانے والا اور لیبارٹری تباہ کرنے والا کرنل جیمز ہے جو یہودیوں کی تنظیم لارڈز کا سپر ایجنٹ ہے۔ اس کرنل جیمز کو ہلاک

اور تنظیم لارڈز کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہمارا دوسرا مشن ہے ورنہ وہ فارمولا واپس لانے پر یہاں کسی قسم کی شورش بھی برپا کر سکتے ہیں۔ اس لئے ان کا خاتمہ ضروری ہے جس پر یہ تجویز دی گئی ہے کہ سیکرٹ سروس کے دو گروپس بنائے جائیں اور دونوں علیحدہ علیحدہ مشن پر جائیں۔ صدیقی اور اس کے ساتھی ایک گروپ ہو سکتا ہے جبکہ ہمارا دوسرا گروپ لیکن فیصلہ تو آپ نے کرنا ہے اس لئے فون کیا ہے''...... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''صدیقی اور اس کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی ضروری ہے۔ کسی بھی وقت کوئی بھی پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کر سکتا ہے۔ جہاں تک دونوں علیحدہ علیحدہ مشنز کا تعلق ہے تو فارمولے کی واپسی اور لیبارٹری کی تباہی انتہائی ضروری ہے۔ فارمولا واپس بھجوا کر آپ لارڈز کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف۔ پھر ہم مشن کے لئے روانہ ہو جائیں''۔ جولیا نے کہا۔

''ٹائیگر سے میری بات کراؤ''...... چیف نے کہا تو خاموش بیٹھا ٹائیگر اور باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ ٹائیگر اپنی کرسی سے اٹھ کر جولیا کے قریب خالی کرسی پر بیٹھ گیا تو جولیا نے رسیور ٹائیگر کے ہاتھ میں دے دیا۔

''یس چیف۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جس جزیرے کا تم نے نام لیا ہے وہ کاسان نہیں بلکہ اس کا نام کورسانو ہے جب کہ کاسان جزیرہ بھی بحیرہ روم میں ہی ہے لیکن کاسان اس کا نیا نام ہے جو یہودیوں نے اسے دیا ہے ورنہ اس کا اصل نام کریٹ ہے۔ لیبارٹری کورسانو میں نہیں بلکہ کریٹ میں ہے۔ کریٹ چھوٹا سا جزیرہ ہے اور وہاں اسرائیلی بحریہ کا کنٹرول ہے''...... چیف نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں نے تو سنا تھا لیکن مجھے تفصیل کا علم نہیں تھا''۔ ٹائیگر نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا نالج اچھا ہے لیکن اسے اپ ٹو ڈیٹ رکھنے کی کوشش کیا کرو''...... چیف نے نرم لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ ایک درخواست بھی ہے کہ مجھے ٹیم کے ساتھ جانے اور کام کرنے کی اجازت دی جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''سوری۔ ایسا ممکن نہیں ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ ایکسٹو کے جواب پر بجھ سا گیا تھا۔

''چیف بے حد اصول پسند ہے اس لئے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہاں رہ کر عمران صاحب کا خیال رکھو۔ یہ کام مشن سے بھی زیادہ اہم ہے کیونکہ یہودی کسی بھی وقت دوبارہ ہسپتال میں بھی حملہ کر سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''وہاں جوزف اور جوانا موجود ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''جس قدر تم حملہ آوروں کے بارے میں سمجھ سکتے ہو، جوزف اور جوانا نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے تمہاری وہاں موجودگی بے حد ضروری ہے''...... صفدر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

''اب مجھے اجازت دیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ تھینکس''...... جولیا سمیت سب نے ہی کہا تو ٹائیگر سلام کر کے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تمہارے پاس دنیا کا تفصیلی نقشہ ہے''...... جولیا نے صفدر سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں لے آتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول موجود تھا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر نقشہ کھولا اور اسے جولیا کی طرف کھسکا دیا۔ جولیا اس پر جھک گئی اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک پوائنٹر نکال کر اسے ڈی کیپ کیا اور پھر ایک جگہ دائرے کا نشان لگا دیا۔

''یہ کورسانو جزیرہ ہے اور یہ ہے کاسان یا کریٹ جزیرہ۔ دونوں یونان سے قریب ہیں''...... جولیا نے دوسرا نشان لگاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں سے یونان جانا

ہوگا اور وہاں سے جزیرہ کریٹ''...... صفدر نے کہا۔

''چیف نے بتایا ہے کہ کریٹ چھوٹا سا جزیرہ ہے اور اس پر اسرائیلی بحریہ کا قبضہ ہے اس لئے ہمارا وہاں داخلہ کیسے ممکن ہوگا''...... صالحہ نے کہا۔

''ہمیں یونان پہنچ کر کسی ایسے آدمی کو تلاش کرنا ہوگا جو اس جزیرے پر آتا جاتا رہا ہو''...... صفدر نے کہا تو اس بار صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب یہاں بیٹھے بیٹھے سب معلومات حاصل کر لیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی ایسے رابطے رکھنے چاہئیں''...... صالحہ نے کہا۔

''یہی تو اس کی جادوگری کی بنیاد ہے۔ پوری دنیا میں اس کے رابطے موجود ہیں بہرحال ٹائیگر کے یقیناً وہاں کی انڈر ورلڈ سے تعلقات ہوں گے۔ اس سے پوچھ لیتا ہوں''...... صفدر نے کہا اور جیب سے اس نے سیل فون نکال لیا۔

''ٹائیگر یہاں سے بڑا مایوس ہو کر گیا ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ایسا وقتی طور پر ہوتا ہے ورنہ وہ بڑے کھلے دل کا مالک ہے''۔ جولیا نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''آپ لوگ مسکرا کیوں رہے ہیں۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر عمران کا شاگرد ہے اس لئے آپ اس کی تعریف ہی کر

رہی ہیں''..... صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ صفدر نے سیل فون آن کر کے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کچھ دیر بعد سکرین پر ٹائیگر کا نام ڈسپلے ہونے لگ گیا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں جناب''..... ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''صفدر بول رہا ہوں ٹائیگر۔ تمہارے پاس یونان کی بین الاقوامی بندرگاہ ایلسان میں کوئی ٹپ موجود ہے۔ ہمیں وہاں ایسے آدمی کی تلاش ہو گی جو جزیرہ کریٹ میں آتا جاتا رہا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ خصوصی پاور بوٹ اور اسلحہ بھی ہم نے وہیں سے لینا ہے''..... صفدر نے کہا۔

''یس سر۔ وہاں ایک کلب ہے جس کا نام ہارش کلب ہے۔ اس کا مالک اور جنرل مینجر کلارک ہے۔ اس کا وہاں ہولڈ ہے۔ وہ بذریعہ سمندر اسلحہ اور ڈرگ کے منظم سمگلنگ گروپ کا چیف ہے۔ وہاں سے آپ کو سب کچھ مل جائے گا۔ میں اسے فون کر دوں گا۔ آپ اس سے مل کر میرا حوالہ دیں گے تو آپ کا کام ہو جائے گا''..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا وہ اس حد تک کیسے واقف ہے یا دوست ہے''۔ صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کے اسلحے کی ایک شپمنٹ یہاں اس کے دشمنوں کے ہاتھ لگ گئی تھی جس سے اس کا کروڑوں کا نقصان ہونا تھا۔ اس کو

یہاں کے کسی آدمی نے میرے بارے میں بتایا تو اس نے مجھ سے رابطہ کیا اور میں نے اس کی شپمنٹ اسے واپس دلا دی اور کوئی معاضہ بھی نہیں لیا۔ اس پر وہ خود پاکیشیا آ کر مجھ سے ملا اور اس نے میرا شکریہ ادا کیا۔ اس سے اکثر فون پر بات ہوتی رہتی ہے''۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم واقعی عمران صاحب کے شاگرد ہو۔ وہ بھی اسی طرح لوگوں کے بے لوث کام کر کے انہیں اپنا بنا لیتا ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی یہ گُر مجھے عمران صاحب نے ہی بتایا تھا''..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اللہ حافظ''..... صفدر نے کہا اور سیل فون آف کر کے اسے واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ صفدر بول رہا ہوں''..... صفدر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''مسٹر صفدر۔ میرا نام آفتاب ہے میں ٹائیگر کا دوست ہوں۔ ٹائیگر نے مجھے آپ کا نمبر دیا تھا کہ وہ یہاں موجود ہو گا۔ اگر وہ یہاں ہے تو میری فون پر اس سے بات کرا دیجئے۔ اٹ از ایمرجنسی''..... ایک مردانہ آواز میں کہا گیا۔

''ٹائیگر یہاں آیا ضرور تھا لیکن اسے پندرہ بیس منٹ ہو گئے

ہیں یہاں سے واپس گئے ہوئے''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... آفتاب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صفدر نے رسیور رکھ دیا۔

''مجھے تو یہ مشکوک کال لگتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ٹائیگر انڈر ورلڈ میں گھومتا رہتا ہے۔ ہو گا کوئی اس کا دوست''...... صفدر نے جواب دیا۔

''آپ چیف سے کاغذات منگوا لیں۔ میں فلائٹ میں بکنگ کرا دوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک بیرونی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس دھماکے سے سب بری طرح اچھل پڑے۔ دوسرے لمحے دو مقامی آدمی ہاتھوں میں مشین پسٹلز پکڑے اندر داخل ہوئے۔

''فائر''...... ایک نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے فلیٹ گونج اٹھا۔

کرنل جیمز اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل جیمز نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کافرستان سے آپ کے لئے کال ہے''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کس کی ہے''...... کرنل جیمز نے چونک کر پوچھا۔

''کوئی کرشن داس ہے''...... فون سیکرٹری نے جواب دیا۔

''کرشن داس۔ یہ کون ہے۔ کراؤ بات''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ہیلو۔ میں کافرستان سے کرشن داس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی البتہ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''کرنل جیمز بول رہا ہوں۔ آپ کون ہیں اور کیوں فون کر

رہے ہیں''...... کرنل جیمز نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''میں کافرستان کی بلیک ایجنسی کا چیف ہوں جس ایجنسی کا پہلے کرنل وشان چیف تھا پھر میڈم نوما چیف بنی اور اب میں چیف ہوں۔ میں پہلے کرنل وشان کو اسسٹ کرتا تھا۔ اس کے بعد میں میڈم نوما کا پرسنل سیکرٹری رہا ہوں۔ مجھے تمام معاملات کا علم ہے''۔ کرشن داس نے کہا۔

''نوما کہاں ہے۔ اسے کیوں ایجنسی سے علیحدہ کیا گیا ہے''۔ کرنل جیمز کے لہجے میں حیرت تھی۔

''میڈم نوما کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... کرشن داس نے کہا تو کرنل جیمز بے اختیار اچھل پڑا۔

''ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کس نے۔ کیوں''...... کرنل جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سے ایک مرد اور ایک عورت کافرستان آئے جنہیں مشکوک قرار دے دیا گیا اور پھر میڈم نوما کے حکم پر انہیں ان کی رہائش گاہ پر بے ہوش کر کے شہر سے دور ایک فارم ہاؤس میں بنے ہوئے ایجنسی کے پوائنٹ ون پر پہنچا دیا گیا۔ یہ سارا کام میڈم نوما کے اسسٹنٹ نرائن کا تھا۔ وہاں انہیں ریموٹ کنٹرول راڈز میں جکڑ دیا گیا۔ اس پوائنٹ کا انچارج فریڈ وہاں رہتا تھا۔ میڈم نوما اس جوڑے سے پوچھ گچھ کے لئے خود پوائنٹ ون پر گئیں لیکن پھر جب کافی دیر ہو جانے کے باوجود وہ واپس نہ آئیں اور نہ ہی وہاں

فون اٹنڈ کیا جا رہا تھا تو میں خود کار میں وہاں گیا تو وہاں قتل عام ہوا پڑا تھا اور وہ جوڑا غائب تھا۔ ٹارچنگ روم میں میڈم نوما کی لاش راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ اسے گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ فرش پر نرائن اور فریڈ دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہاں کا ماحول ایسا تھا جیسے وہاں کافی دیر تک فائٹ ہوتی رہی ہو''...... کرشن داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ۔ یہ لوگ کون تھے۔ کیا ان کے بارے میں کوئی معلومات ملی ہیں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''جی ہاں۔ ان میں جو مرد تھا اس کا نام ٹائیگر تھا اور وہ پاکیشیا انڈر ورلڈ میں کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے معروف ایجنٹ عمران کا شاگرد ہے جبکہ اس کے ساتھ عورت سوئس نژاد تھی اور یقیناً اس کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہی ہو گا''...... کرشن داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ میڈم نوما کی طرح میرے سر پر ہاتھ رکھیں گے۔ کافرستان میں کسی ٹائپ کا کوئی کام ہو تو میں اور میری ایجنسی آپ کی خدمت کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھے گی''...... کرشن داس نے اس بار خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''بالکل رکھوں گا۔ بے فکر رہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں کافرستان کے لئے لارڈز کا نمائندہ بنوا دوں''...... کرنل جیمز نے

کہا۔

''بہت بہت شکریہ جناب۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جیمز نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھنے کی بجائے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا میں کازک کلب ہے اس کے مالک اور جنرل مینجر کازک سے میری بات کراؤ''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل جیمز نے رسیور رکھ دیا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ادھر کا رخ نہیں کیا لیکن وہاں کافرستان میں کارروائیاں کرتی پھر رہی ہے''...... کرنل جیمز نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جیمز نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل جیمز نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جناب کازک کی بجائے کارس سے بات کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیوں۔ وجہ۔ کازک کیوں بات نہیں کر رہا''...... کرنل جیمز نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں نے پوچھا ہے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ یہ سب کچھ کرنل جیمز کو بتائیں گے''...... فون سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کراؤ بات''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''پاکیشیا سے کارس بول رہا ہوں جناب''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں نے کازک سے بات کرنی تھی۔ وہ کہاں ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''انہیں کلب کے آفس میں ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں ان کا برادر اِن لاء ہوں۔ اب ان کی جگہ میں نے سنبھال لی ہے۔ اگر کوئی حکم ہو تو اس کی سو فیصد تعمیل ہو گی''۔ کارس نے کہا۔

''کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں۔ کیا کوئی دشمن تھا یا کوئی جھگڑا ہوا تھا''...... کرنل جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دشمنیاں اور جھگڑے تو کلبوں میں چلتے رہتے ہیں لیکن انہیں ایک پیشہ ور قاتل کے ذریعے ہلاک کرایا گیا ہے اور میں نے جو انکوائری کی ہے اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس قاتل کو ٹائیگر نے ہائر کیا تھا۔ ٹائیگر جو انڈر ورلڈ کا سرکردہ آدمی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کا شاگرد ہے''۔ کارس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم نے اس ٹائیگر کے خلاف کیا کارروائی کی ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ہم کیا کر سکتے ہیں۔ وہ انڈر ورلڈ کا بدنام ترین آدمی ہے۔ اس نے ہمارا کلب ہی بموں اور میزائلوں سے تباہ کر دینا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے جناب۔ البتہ ہم موقع کی تاک میں ہیں۔ جیسے ہی موقع ملا اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا''...... کارس نے کہا۔

''اوکے''...... کرنل جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس ٹائیگر کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ عمران تو ویسے ہی ختم ہو گیا۔ اب یہ اس کا شاگرد ٹائیگر سامنے آیا ہے۔ اس کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ یہ لوگ چن چن کر ان لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں جنہوں نے عمران پر حملہ کیا تھا اور میرے ساتھ کام کیا تھا۔ میڈم نوما کو ہلاک کرنے والا ٹائیگر، کازش کو ہلاک کرنے والے کے پیچھے ٹائیگر۔ اس کا کچھ کرنا ہی پڑے گا''...... کرنل جیمز نے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''پاکیشیا میں ایک کلب ہے ریڈ سٹار کلب ہے۔ اس کا جنرل مینجر پاسٹر ہے۔ اس سے میری بات کراؤ''...... کرنل جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''جناب پاسٹر سے بات کریں''...... فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو پاسٹر۔ میں کرنل جیمز بول رہا ہوں لوسانو سے''...... کرنل جیمز نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ پاسٹر پہلے لوسانو میں ہی رہتا تھا اور اس سے اس کے اچھے خاصے تعلقات تھے۔ پاسٹر مختلف ممالک سے ہوتا ہوا اب گزشتہ کئی سالوں سے پاکیشیا میں تھا جہاں اس نے کلب خرید کر کام شروع کیا تھا لیکن پاسٹر نے اسلحہ یا ڈرگ کے کام میں پڑنے کی بجائے ایک نئی راہ نکالی تھی۔ اس نے پیشہ ور قاتلوں کے دو گروپس بنا رکھے تھے جو ہر طرح کی ٹارگٹ کلنگ کرتے تھے اور وہ اس کے لئے انتہائی بھاری معاوضہ لیتے تھے۔

''کرنل جیمز آپ کیسے ہیں۔ دو سال پہلے ایکریمیا میں ملاقات ہوئی تھی''...... پاسٹر نے کہا۔

''ہاں۔ کام کی مصروفیت کی وجہ سے اب واقعی وقت نہیں ملتا''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''آج کال کرنے کا شکریہ۔ کوئی حکم میرے لائق''...... پاسٹر نے کہا۔

''پاکیشیا کی انڈر ورلڈ میں ایک آدمی کام کرتا ہے جس کا نام ٹائیگر ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیا ہوا ہے کہ آپ اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں''...... پاسٹر نے کہا۔

''یہ آدمی ہماری تنظیم کے کاموں میں سخت رکاوٹ بن رہا ہے۔ اس لئے میں اسے فوری طور پر فنش کرانا چاہتا ہوں''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''کیا ایک آدمی کی ہلاکت سے آپ کا کام ہو جائے گا۔ اس کے بعد کوئی دوسرا آ جائے گا''...... پاسٹر نے کہا۔

''اس کا استاد عمران ہے اسے ہم نے فنش کرا دیا ہے۔ کازک کلب کے کازک اور کافرستان کی بلیک ایجنسی کی چیف نوما کے ذریعے لیکن اس ٹائیگر نے نوما کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور کازک کو بھی۔ ہمارا اصل ٹارگٹ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے لیکن وہ سامنے نہیں آئی اور کوئی انہیں اس حیثیت سے جانتا ہی نہیں ہے''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''ان میں سے ایک عورت کو میں جانتا ہوں۔ اس کی اگر مشینی نگرانی کرائی جائے تو اس کے ساتھیوں کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ کون سا کام ہے جو نہیں ہو سکتا''...... پاسٹر نے کہا۔

''تو تم تیار ہو ان کا خاتمہ کرنے کے لئے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''ہم تو ہر وہ کام کرتے ہیں جس کا معقول معاوضہ ملے''۔ پاسٹر نے کہا تو کرنل جیمز بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو ٹائیگر کو فنش کرنے کا کیا معاوضہ لو گے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''سوری کرنل۔ یہ ٹائیگر انڈر ورلڈ کا سب سے خطرناک، ہوشیار اور تیز طرار آدمی ہے۔ اس لئے اگر کوئی حملہ مس ہو گیا تو ہم سب کو وہ جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا۔ اس لئے اس کی حد تک سوچنا پڑے گا۔ باقی جسے کہو اسے ہلاک کرنے کے لئے میں تیار ہوں''۔ پاسٹر نے کہا تو کرنل جیمز نے منہ بنا لیا۔

''باقی صرف عمران تھا وہ پہلے ہی ختم ہو چکا ہے۔ سیکرٹ سروٹ کو کوئی جانتا نہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ ایک کو جانتے ہو لیکن اس کے ذریعے تم پوری سیکرٹ سروس کو ٹریس نہیں کر سکتے''۔ کرنل جیمز نے کہا۔

''یہ میرا کام ہے تمہارا نہیں اور میں تم پر کوئی دباؤ بھی نہیں ڈال رہا۔ میرے پاس فنشنگ کا کافی کام ہے۔ میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ اگر واقعی تم کچھ کرانا چاہتے ہو تو بھڑ کو مارنے کی بجائے بھڑ کی ماں کو مارو تا کہ وہ مزید بچے نہ دے سکے''...... پاسٹر نے کہا۔

''اس عورت کا کیا نام ہے جسے تم سیکرٹ سروس کی رکن بتا رہے ہو''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اس عورت کا نام جولیا ہے۔ وہ سوئس نژاد ہے''...... پاسٹر نے کہا تو کرنل جیمز ایک بار پھر اچھل پڑا کیونکہ نوما کے قتل کی جو رپورٹ ملی تھی اس میں ٹائیگر کے ساتھ جو عورت تھی وہ سوئس نژاد

تھی۔

''یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی ملک کی سیکرٹ سروس میں کسی غیر ملکی عورت یا مرد کو رکھا جائے''...... کرنل جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا ایسا ملک ہے جہاں ہر ناممکن کو ممکن بنایا جا سکتا ہے''۔ پاسٹر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے علم ہوا کہ اس عورت کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔ اسے واقعی یقین نہ آ رہا تھا کہ سوئس نژاد عورت پاکیشیا کی سیکرٹ سروس میں کام کر سکتی ہے۔

''ہمارا کام ہی ایسا ہے کہ ہمیں اپنا نیٹ ورک بنانا پڑتا ہے۔ بہرحال یہ تصدیق شدہ بات ہے''...... پاسٹر نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ چلو کم از کم اس سوئس نژاد عورت کا خاتمہ ہی کر دو۔ اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہوئی تو اس کی ہلاکت کے بعد باقی سب بھی کسی نہ کسی صورت سامنے آ جائیں گے۔ کتنا معاوضہ لو گے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اگر تم ایک ٹارگٹ دیتے ہو تو اس کا معاوضہ تیس لاکھ ڈالرز ہو گا اور اگر تم ایک سے زیادہ ٹارگٹ دیتے ہو تو پھر فی ٹارگٹ بیس لاکھ ڈالرز''...... پاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹارگٹ تو ٹائیگر ہے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''اگر اس کا معاوضہ پچاس لاکھ ڈالرز تم ادا کر سکتے تو ہم اس کا

بھی خاتمہ کر دیں گے پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... پاسٹر نے کہا۔

''دونوں کے لئے کتنا وقت لو گے''...... کرنل جیمز نے کہا۔

''صرف ایک ہفتہ''...... پاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اپنا بینک اور اکاؤنٹ نمبر بتا دو تاکہ معاوضہ آج ہی تمہارے اکاؤنٹ میں منتقل کرا دیا جائے''...... کرنل جیمز نے کہا تو دوسری طرف سے بینک اور اکاؤنٹ کے بارے میں تفصیل بتا دی گئی۔

''اوکے۔ گڈ بائی''...... کرنل جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے
کی عمران سیریز کے ان قارئین کے لئے جو
نیا ناول فوری حاصل کرنا چاہتے ہیں ایک نئی سکیم
''گولڈن پیکیج''
تفصیلات کے لئے ابھی کال کیجئے
0333-6106573 & 0336-3644440
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ٹائیگر ٹیکسی کی عقبی نشست پر بیٹھا اس ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جہاں اس کی رہائش تھی کیونکہ اس کی کار وہیں موجود تھی۔ وہ ٹیکسی پر ائیر پورٹ گیا تھا۔ اس کے ذہن میں بار بار چیف ایکسٹو کا جواب گونج رہا تھا۔ چیف نے جس طرح دو ٹوک انداز میں اسے جواب دیا تھا اس سے اسے واقعی دکھ پہنچا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ عمران صاحب بھی چیف سے سخت سست سن کر بھی بھیگی بلی بنے رہتے ہیں تو اس کی چیف کے سامنے کیا حیثیت ہے لیکن دل سے وہ چاہتا یہی تھا کہ عمران کی عدم موجودگی میں وہ مشن پر جائے اور سیکرٹ سروس پر ثابت کر دے کہ وہ واقعی عمران کا شاگرد ہے لیکن ظاہر ہے چیف کو تو وہ نہ منوا سکتا تھا۔ یہی باتیں سوچتا ہوا وہ اپنے ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ ہسپتال جا کر عمران صاحب سے ملاقات کرے اور ان سے ٹیم کے ساتھ جانے کی اجازت لے لے۔ اس کے

خیال کے مطابق عمران کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے چیف خاموش ہو جائیں گے۔ پھر اپنے کمرے میں پہنچنے پر ہوٹل کی روم سروس کو بلیک کافی کا آرڈر دے کر خود وہ واش روم میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ویٹر نے بلیک کافی کی پیالی لا کر میز پر رکھ دی اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر باہر آیا تو وہ لباس بھی تبدیل کر چکا تھا۔

اس نے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ کر کافی پی اور پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا ارادہ سپیشل ہسپتال جانے کا تھا تاکہ عمران کو کافرستان میں ہونے والی کارروائی سے بھی آگاہ کر سکے اور اس سے سیکرٹ سروس کے ساتھ مشن پر جانے کی اجازت بھی لے۔ عمران اب اس قابل ہو گیا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ بات کر سکتا تھا۔ اس کی کار مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی تھوڑی دیر بعد سپیشل ہسپتال پہنچ گئی۔ ٹائیگر نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ ہسپتال کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی لمحے اس نے جوزف کو مین گیٹ سے باہر آتے دیکھا۔ اسے معلوم تھا کہ جب سے عمران یہاں ہے جوزف اور جوانا دونوں مستقل طور پر یہیں رہتے ہیں تاکہ عمران کی چوبیس گھنٹے سیکورٹی کی جائے لیکن جوزف کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ ٹائیگر چونک کر اس کی طرف بڑھا۔

”کیا ہوا جوزف۔ کہاں جا رہے ہو۔ عمران صاحب کا کیا حال

ہے''...... ٹائیگر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''باس تو ٹھیک ہے لیکن باس کے ساتھی خاص طور پر مس جولیا کی حالت بے حد خراب ہے۔ میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں۔ پھر واپس آؤں گا''...... جوزف نے آہستہ سے کہا اور پھر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔

''ساتھی مس جولیا کی حالت خراب ہے۔ اس کا کیا مطلب''۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن جوزف کو شاید جلدی تھی اس لئے وہ نہ صرف اپنی کار میں بیٹھ چکا تھا بلکہ اس نے کار اسٹارٹ بھی کر لی تھی۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا گیٹ سے اندر داخل ہوا تو اسے سامنے صدیقی اور اس کے ساتھی کھڑے نظر آئے تو اس کے دل میں ایک بار پھر وسوسے پیدا ہونے لگے۔

''کیا ہوا صدیقی صاحب۔ کیا ہوا ہے''......ٹائیگر نے اسے سلام کرتے ہوئے کہا۔

''ٹیم پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس میں صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، صالحہ اور مس جولیا سب زخمی ہوئے ہیں لیکن مس جولیا کی حالت نازک ہے''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ حملہ کب ہوا۔ میں تو صفدر صاحب کے فلیٹ سے نکل کر واپس اپنے ہوٹل گیا اور وہاں سے سیدھا یہاں آ رہا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے معلوم نہیں۔ تم صفدر سے معلوم کرو۔ صفدر سب سے کم

زخمی ہے اور اس نے دونوں حملہ آوروں سے مقابلہ کرنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن وہ فرار ہو گئے۔ اس کے بعد اس نے ایمبولینس کو کال کی ورنہ سب بے ہوش ہو جاتے تو کسی کو علم تک نہ ہوتا''...... صدیقی نے جواب دیا۔

''آپ کو کس نے اطلاع دی ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''صفدر نے یہاں ہسپتال پہنچ کر مجھے سیل فون پر اطلاع دی تو میں نے باقی ساتھیوں کو کال کر لیا''...... صدیقی نے آہستہ سے جواب دیا۔

''صفدر صاحب کہاں ہیں''...... ٹائیگر نے بے چینی سے پوچھا۔

''آؤ میں تمہیں اس کے کمرے تک چھوڑ آؤں''...... صدیقی نے کہا اور پھر وہ ٹائیگر کو لے کر مختلف برآمدوں سے گزر کر سب سے آخر میں موجود ایک وارڈ میں داخل ہوا اور پھر دونوں ایک کمرے میں داخل ہوئے تو صفدر بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک بازو پر پٹی تھی۔ ٹائیگر نے اسے سلام کیا۔

''تم باتیں کرو۔ میں آپریشن روم کی طرف جا رہا ہوں۔ جولیا کا پانچواں آپریشن کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر کرے گا''۔ صدیقی نے کہا۔

''عمران صاحب کو تو نہیں بتایا جولیا کے بارے میں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ ڈاکٹر نے سب کو منع کیا ہے۔ عمران صاحب کی

حالت بھی یہ خبر سن کر بگڑ سکتی ہے''...... صدیقی نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ صفدر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی۔

''صفدر صاحب۔ کیا ہوا ہے۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں تاکہ میں ان حملہ آوروں اور ان کے سرپرستوں کا کھوج نکال سکوں''۔ ٹائیگر نے قریب ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے صفدر سے کہا۔

''تم واپس گئے ہو تو تھوڑی دیر بعد کسی آفتاب نامی آدمی کا فون آیا۔ اس نے کہا کہ مجھے ٹائیگر نے یہ فون نمبر دیا تھا۔ میں نے کہا کہ ٹائیگر جا چکا ہے۔ تمہارے جانے کے بعد ہم نے اٹھ کر دروازہ اندر سے لاک نہ کیا تھا۔ ابھی ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ یکلخت بیرونی دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مشین پسٹلز سے مسلح دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر گیلری میں ہی رک کر ان دونوں نے مشین پسٹلز سے گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ ان کا انداز دیکھ کر مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ ان کا اصل ٹارگٹ مس جولیا تھی۔ بہرحال پہلے راؤنڈ میں ہم سب زخمی ہو گئے لیکن پھر میں نے اور کیپٹن شکیل ہم دونوں نے زخمی ہونے کے باوجود اچھل کر ان کو ٹکریں ماریں اور وہ دونوں ٹکریں کھا کر دیوار سے ٹکرائے لیکن ہم زخمی ہو چکے تھے اس لئے دوبارہ ان پر فوری حملہ نہ کر سکے۔ البتہ مشین پسٹلز ان دونوں کے ہاتھوں سے گر گئے تھے اور وہ یکلخت پلٹ کر بجلی کی سی تیزی سے فلیٹ سے باہر بھاگ

گئے۔ اس کے بعد میں نے ایمبولینس کو فون کیا اور پھر چیف کو۔ اس کے بعد ہم ہسپتال پہنچ گئے۔ جولیا کو چار پانچ گولیاں ماری گئی تھیں۔ اس کا خون تیزی سے نکل رہا تھا اور وہ شدید زخمی تھی۔ باقی ساتھی جولیا کی نسبت کم زخمی تھے''...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا حلیہ تھا ان دونوں کا''...... ٹائیگر نے پوچھا تو صفدر نے حلیہ بتا دیا اور ٹائیگر حلیہ سنتے ہی چونک پڑا۔

''ایک آدمی کے چہرے پر زخم کا نشان تھا۔ ایسا نشان جیسے بچھو کی دم ہوتی ہے۔ یہی بتایا ہے نا آپ نے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں۔ کیا تم اسے جانتے ہو''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا نام روبر ہے اور اس کا تعلق ریڈ سٹار کلب کے پیشہ ور قاتلوں کے گروپ سے ہے''...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا''...... صفدر نے اس کے اچانک اٹھنے پر چونک کر کہا۔

''یہ پیشہ ور قاتل ہیں لیکن بکنگ کسی اور نے کرائی ہے۔ میں اس تک پہنچنا چاہتا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار بجلی کی سی تیزی سے ریڈ سٹار کلب کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کلب کا مالک پاسٹر ہے جو یورپی نژاد ہے اور اس نے پیشہ ور قاتلوں کا گروپ بنایا ہوا ہے اور روبر اس کا خاص پیشہ ور قاتل تھا۔

اس کی مخصوص نشانی وہ زخم کا نشان تھا جو بچھو کی دم جیسا تھا۔ اس کا قدوقامت بھی وہی تھا جو صفدر نے بتایا تھا۔ واردات سے پہلے ٹائیگر کے بارے میں فون کر کے پوچھا گیا تھا لیکن نہ وہ کسی آفتاب کو جانتا تھا اور نہ ہی اس نے کسی کو جولیا کا فون نمبر دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی بڑا کام ہوا ہے جو وہ معلوم کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ سٹار کلب پہنچ گیا۔ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا اور پاسٹر سے بھی اس کے خاصے تعلقات تھے۔ اسے یقین تھا کہ پاسٹر سے وہ ویسے ہی اصل حقیقت معلوم کر لے گا کہ اس نے کس سے معاوضہ لے کر جولیا کے فلیٹ پر حملہ کرایا ہے لیکن کاؤنٹر پر پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ پاسٹر دو روز پہلے یورپی ملک کارش گیا ہے اور اس کی واپسی دو روز بعد ہو گی تو وہ مڑا اور پھر اسسٹنٹ مینجر کلارک کے آفس میں پہنچ گیا۔ کلارک بھی اس کا دوست تھا۔

"اوہ۔ تم اور اچانک۔ کوئی خاص بات"...... کلارک نے رسمی فقرے بولتے ہوئے کہا۔

"پاسٹر سے ملنے آیا تھا لیکن وہ کارش گیا ہوا ہے اس لئے تمہاری طرف آ گیا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ ہاں ہاں واقعی۔ مگر کیوں ملنا چاہتے تھے تم چیف پاسٹر سے"...... کلارک نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر اس کی یہ حالت دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا تمہیں"...... ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے۔ مجھے کیا ہو سکتا ہے۔ تم مجھ پر کیوں غرا رہے ہو۔ چیف کا غصہ مجھ پر کیوں نکال رہے ہو"...... کلارک نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایزی رہو۔ میں تمہیں پریشان کرنے کے لئے نہیں آیا۔ میں تو بس ویسے ہی تم سے ملنے آیا تھا۔ تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلارک کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے بے اختیار ایک لمبا سانس لیا۔

"اب بولو اصل بات کیا ہے۔ تم مجھے جانتے ہو۔ میں جو کہتا ہوں وہی کرتا ہوں اس لئے تمہارا نام کسی صورت سامنے نہیں آئے گا اس لئے اصل بات بتا دو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم اب جان نہیں چھوڑو گے اس لئے بتانا ہی پڑے گا۔ سنو۔ منہ سے بھاپ بھی نہ نکالنا ورنہ میں تو کیا میرا پورا خاندان ختم کر دیا جائے گا۔ چیف پاسٹر نے تمہارے اور سوئس نژاد عورت جولیا کے قتل کی بکنگ کی اور وہ پہلے تمہیں نہ چھیڑنا چاہتے تھے لیکن تمہاری نگرانی کی جانے لگی لیکن اس سوئس نژاد جولیا کو تمہارے ساتھ دیکھا گیا اور تم جس طرح اس کا ادب کرتے تھے اس سے چیف سمجھ گئے کہ اس سوئس نژاد جولیا کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ تم جولیا کے ساتھ ایک رہائشی فلیٹ پر گئے اور پھر تم واپس نہ آئے تو وہاں فون کر کے تمہارے بارے میں معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ تم جا چکے

ہو۔ چنانچہ یہی سمجھا گیا کہ تم کسی وجہ سے فرنٹ کی بجائے عقب سے نکل گئے ہو۔ بہرحال جولیا وہیں فلیٹ میں تھی۔ تم اکیلے نکل گئے تھے اس لئے وہاں حملہ کیا گیا اور حملہ آور حملہ کر کے واپس آ گئے۔ چونکہ تم اس معاملے میں ملوث تھے اس لئے چیف دانستہ ملک سے باہر چلے گئے تاکہ تم اسے اس معاملے میں ملوث نہ سمجھو۔ تم میرے پاس آئے تو میں اس لئے گھبرا گیا کہ کہیں تم سمجھو کہ میں اس معاملے میں ملوث ہوں''...... کلارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہارے چیف نے روبر کو بھیج کر حماقت کی ہے۔ روبر اپنے مخصوص زخم کے نشان کی وجہ سے سینکڑوں میں پہچانا جاتا ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا تم تو وہاں نہیں تھے اور جو وہاں تھے وہ سب مارے گئے''...... کلارک نے کہا۔

''اللہ کا فضل ہو گیا ہے سب بچ گئے ہیں۔ زخمی ضرور ہوئے ہیں لیکن زندہ ہیں البتہ جولیا کی حالت نازک ہے لیکن مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ وہ اپنی رحمت کرے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف کو غلط رپورٹ دی گئی ہے''...... کلارک نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میرے آفس سے روبر نے کال کر چیف کو تفصیلی رپورٹ دی ہے''...... کلارک نے کہا۔

''روبر کہاں ہو گا اس وقت''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گا''...... کلارک نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ میرا وعدہ قائم ہے لیکن اگر تم نے انکار کیا تو پھر یہاں سے تمہاری ہی لاش باہر جائے گی''...... ٹائیگر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''وہ کارروائی کے بعد ہمیشہ الزبتھ کے ساتھ اس کے فلیٹ میں وقت گزارتا ہے''...... کلارک نے منہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ میں صرف کنفرم کرنا چاہتا تھا۔ پاسٹر کی کب واپسی ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''دو روز بعد''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب سن لو۔ تم نے یہاں سے روبر یا پاسٹر کو فون کر کے میرے بارے میں بتایا تو پھر وعدہ ختم۔ اس کے بعد کیا ہو گا اس کا تمہیں اچھی طرح علم ہے دوسری صورت میں تمہارا نام کبھی سامنے نہیں آئے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ تم تو بس گپ شپ کے لئے میرے پاس آئے تھے''...... کلارک نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر اوکے کہہ کر مڑا اور آفس کے دروازے سے باہر آ

گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کا رخ اپنی کار کی طرف تھا۔ اس نے دانستہ کلارک سے پارٹی کے بارے میں نہ پوچھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس معاملے میں پاسٹر اپنے سائے کو بھی کچھ نہیں بتاتا البتہ اس نے روبر کو فوری سزا دینے کا ارادہ ختم کر دیا کیونکہ روبر کی موت کی اطلاع پاسٹر تک پہنچ گئی تو وہ سمجھ جائے گا کہ ٹائیگر نے ایسا کیا ہو گا اس لئے ٹائیگر نے اپنی کار کا رخ دوبارہ سپیشل ہسپتال کی طرف موڑ دیا لیکن جیسے ہی وہ اگلے موڑ پر پہنچ کر مڑا، شٹک کی آواز کے ساتھ ہی کار کی دائیں سائیڈ والی کھڑکی کا شیشہ کرچیوں کی صورت میں نیچے گر گیا جبکہ ٹائیگر ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے اور گولی کھڑکی کے شیشے پر لگی ہے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کو سڑک کے بائیں طرف ٹرن دیا تو شٹک شٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس کی کار میں لگیں۔ تیزی سے آتی ہوئی ٹریفک بھی ٹائیگر کی کار کے اچانک غلط ہاتھ پر مڑنے سے درہم برہم ہو گئی اور کئی کاریں آپس میں اور کئی ٹائیگر کی کار سے ٹکراتے ٹکراتے بچیں لیکن ٹائیگر کار نکال لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ واپس جانے کی بجائے سامنے کے رخ پر جانے والی ایک سڑک پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ کافی دور جانے کے بعد اس نے کار ایک ہوٹل کی پارکنگ میں روکی۔

''کیا ہوا صاحب۔ کار پر فائرنگ ہوئی ہے''...... پارکنگ بوائے نے اسے پارکنگ کارڈ دیتے ہوئے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو پارکنگ بوائے تیزی سے مڑا اور دوسری آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر نے اچھی طرح جائزہ لیا۔ ایک شیشہ ٹوٹا تھا باقی گولیاں کھڑکی کے آخری حصے سے تھوڑا سا نیچے لگی تھیں۔ ان کے سوراخ نظر آ رہے تھے۔ ٹائیگر گولیوں کے سوراخ دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس پر دور مار آٹو رائفل سے فائرنگ کی گئی ہے۔ اس میں سے مشین پسٹل کی طرح مسلسل اور بغیر کسی وقفے کے گولیاں نکلتی ہیں اور کافی فاصلے سے بھی ٹارگٹ کا نشانہ لیا جا سکتا ہے لیکن اس کے ذہن میں باوجود کوشش کے کوئی ایسا آدمی نہ آ رہا تھا جو آٹو رائفل سے نشانہ لینے کا ماہر ہو کیونکہ انڈر ورلڈ میں ابھی اس رائفل کا استعمال بہت کم تھا اور ٹائیگر اس ہوٹل میں اس لئے آیا تھا کہ ہوٹل کے مینجر راسن کی انڈر ورلڈ میں بڑی گہری جڑیں تھیں اور وہ چاہے تو اس حملے کے بارے میں تمام تفصیل معلوم ہو سکتی تھی۔ وہ اس کا دوست بھی تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راسن کے آفس میں داخل ہوا تو بھاری جسم کا مالک راسن اٹھ کھڑا ہوا۔

''آج اچانک کیسے ٹپک پڑے''...... رسمی فقرات کے بعد راسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''قبر سے نکل کر آیا ہوں''...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو راسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ قبر میں جانے کے بعد کوئی باہر

آ سکتا ہے کیا''...... راسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔

''مطلب ہے کہ دشمنوں نے مجھے قبر میں اتارنے کا پورا بندوبست کر رکھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے میں قبر میں جانے کی بجائے بچ کر تمہارے پاس پہنچ گیا ہوں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ آنے والے نے ایک پیالی ٹائیگر کے سامنے رکھی اور دوسری راسن کے سامنے رکھ کر وہ واپس چلا گیا۔

''ڈرامائی باتیں مت کرو۔ کھل کر بتاؤ کیا ہوا ہے''...... راسن نے کافی کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے کار پر ہونے والے حملے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''پھر تو مبارک ہو تمہیں۔ نئی زندگی ملی ہے''...... راسن نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن میں نے معلوم کرنا ہے کہ یہ نشانے باز کون تھا۔ اسے کس نے بھیجا ہے اور یہ تم نے ابھی معلوم کر کے بتانا ہے''۔ ٹائیگر نے میز پر آہستہ سے مکا مارتے ہوئے کہا۔

''تم انتقام لینا چاہتے ہو حالانکہ تمہارے استاد عمران صاحب تو انتقام لینے کے قائل ہی نہیں ہیں''...... راسن نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

''میں انتقام نہیں لے رہا۔ اپنے خلاف ہونے والی سازش کا

پتہ لگانا چاہتا ہوں ورنہ تو مجھے کسی بھی وقت کسی لمحے کسی موڑ پر دوبارہ نشانہ بنایا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں''۔ راسن نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو تمہارے پاس آیا ہوں''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو راسن نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی دبایا تو دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر سنائی دینے لگی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ جیکب بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

''راسن بول رہا ہوں سکس سٹار ہوٹل سے''...... راسن نے کہا۔

''اوہ تم۔ بڑے عرصے بعد میری یاد آئی ہے تمہیں۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... جیکب نے شکوہ بھرے لیکن بے تکلفانہ انداز میں کہا۔

''اور تم مجھے فون کر کر کے اور میرے ہوٹل کے چکر کاٹ کاٹ کر ہلکان ہو چکے ہو''...... راسن نے جواب دیا تو دوسری طرف سے جیکب بے اختیار ہنس پڑا۔

''مصروفیت میں بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا''...... جیکب

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال مجھے معلوم کرنا ہے کہ تمہارا دوست باٹلے اس وقت کہاں ہوگا''...... راسن نے کہا۔

''کیوں۔ کیا کسی کو فنش کرانا ہے''...... جیکب نے چونک کر کہا۔

''ارے نہیں۔ اس کام کے لئے تو میرے پاس بھی کئی آدمی موجود ہیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آج کل باٹلے آٹومیٹک رائفل استعمال کر رہا ہے اور اس جدید ترین رائفل سے نشانہ لگانے میں اسے بے حد مہارت حاصل ہے۔ میں اس آٹو رائفل کے بارے میں اس سے تفصیلی بات چیت کرنا چاہتا ہوں''...... راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ زیادہ تر بلیک اینڈ ریڈ کلب میں وقت گزارتا ہے۔ اگر وہ وہاں ہوگا تو بھی مل جائے گا اور اگر نہیں ہوگا تو وہاں سے تمہیں مزید معلومات مل جائیں گی''...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے پاس اس کلب کا نمبر نہیں ہے۔ تم معلومات کر کے مجھے کال کرو۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا''...... راسن نے کہا۔

''او کے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راسن نے رسیور رکھ دیا۔

''تمہیں یقین ہے کہ یہ کام باٹلے نے ہی کیا ہوگا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ آج کل یہ آٹو رائفل وہی استعمال کر رہا ہے اور اس نے اس سے نشانہ لگانے کی کافی مشق کی ہے کیونکہ آٹو رائفل سے دوڑتی ہوئی چیز کا درست نشانہ لینا کافی مہارت کا کام ہے۔ جب تمہاری کار پر فائرنگ ہوئی تو وہ اس وقت تیزی سے چل رہی تھی اس لئے کار کی رفتار، گولی کی رفتار اور فاصلے کو مدنظر رکھ کر اس انداز میں درست نشانہ لگانا کسی ماہر کا کام ہی ہوسکتا ہے''...... راسن نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ ہی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راسن نے رسیور اٹھا لیا۔ لاؤڈر کا بٹن پہلے ہی پریسڈ تھا۔

''یس۔ راسن بول رہا ہوں''...... راسن نے کہا۔

''جیکب بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا معلوم ہوا ہے۔ کہاں ہے وہ''...... راسن نے کہا۔

''وہ روپوش ہے۔ اس نے آج کسی کو فنش کرنے کے لئے فائرنگ کی لیکن اس کا ٹارگٹ بچ گیا ہے اور تمہیں معلوم ہوگا کہ باٹلے کی یہ نفسیات ہے کہ جب تک وہ ٹارگٹ کو ہٹ نہیں کر لے گا تب تک کسی کے سامنے نہیں آئے گا۔ روپوش رہے گا''۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ایسے اوقات میں وہ کہاں روپوش رہتا ہے''...... راسن نے کہا۔

''نہیں۔ معلوم ہوتا تو کم از کم تم سے نہ چھپاتا۔ ویسے وہ تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے۔ اس لئے ایک دو روز میں وہ اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کر کے سامنے آ جائے گا''...... جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ۔ گڈ بائی''...... راسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب بولو۔ مزید میں کیا کر سکتا ہوں''...... راسن نے کہا۔

''ایک فون کرنے کی اجازت دے دو''...... ٹائیگر نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون سیٹ اٹھا کر ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔ ٹائیگر نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ اسمتھ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ ہونے کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں اسمتھ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آپ۔ فرمایئے''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''تمہارے دوست باٹلے کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ روپوش ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کہاں روپوش ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آپ کو اس سے کیا کام پڑ گیا ہے۔ آپ مجھے بتائیں''۔ اسمتھ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کام پڑا ہے تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔ تمہیں تمہارا حصہ پہنچ جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ اگر روپوش ہے تو پھر وہ لازماً گرین مارکیٹ سے ملحقہ رہائشی پلازہ ''ایڈن'' میں ہو گا۔ وہاں اس نے ایک فلیٹ خریدا ہوا ہے اور یہ فلیٹ اس نے اپنی دوست روزمیری کو دیا ہوا ہے۔ وہ روپوش ہو کر وہیں رہتا ہے کیونکہ اس بارے میں صرف چند افراد کو علم ہے''اسمتھ نے کہا۔

''کیا نمبر ہے اس کے فلیٹ کا''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''چار سو دس نمبر ہے۔ یہ مجھے اس لئے یاد ہے کہ میں اکثر اس سے مذاق کرتا رہتا ہوں کہ اس کے فلیٹ کا نمبر چار سو بیس ہونا چاہئے۔ چار سو دس کیوں ہے''...... اسمتھ نے کہا۔

''اوکے۔ شکریہ''...... ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اوکے راسن۔ اب مجھے اجازت دو۔ شکریہ''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم اب وہیں جاؤ گے''...... راسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ دوسری بار ناکام نہ رہے۔ اس لئے دوسری باری آنی ہی نہیں چاہئے''۔ ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی

دیر بعد اس کی کار ایڈن رہائشی پلازہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ اس پارٹی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا جس نے باٹلے کو اس کا ٹارگٹ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلازہ کی پارکنگ میں داخل ہوا اور اس نے کار ایک سائیڈ پر پارک کی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور اس طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ سکے۔ لفٹیں پلازہ کی پارکنگ سے اوپر جاتی اور نیچے آتی تھیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر پہنچ گیا۔ فلیٹ نمبر دس کا دروازہ بند تھا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سپیشل کوریئر سروس۔ آپ کا لیٹر ہے''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے نام لیٹر۔ کس کا لیٹر۔ مجھے کس نے بھیجنا ہے لیٹر''۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''آپ دیکھ لیں۔ پھر اگر آپ وصول کرتی ہیں تو ٹھیک ورنہ اسے واپس کر دیا جائے گا''...... ٹائیگر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا تاکہ روزمیری پر تاثر یہی ہو کہ بولنے والا کسی کوریئر سروس کا ہی آدمی ہے۔

''اوکے''...... اس بار دوسری طرف سے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا گیا اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند ہو گیا

تو ٹائیگر ایک قدم آگے بڑھ کر دروازے کے قریب ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ روزمیری کے ساتھ باٹلے بھی موجود ہو گا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانی عمر کی عورت دروازے پر نظر آئی تو ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک دھاکے سے اندر کی طرف گرا دیا اور روزمیری کے منہ سے چیخ نکلی ہی تھی کہ ٹائیگر اسے پھلانگتا ہوا اندرونی کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ گیا۔

''کیا ہوا۔ کیا ہوا''...... اسی کمرے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے باہر آیا ہی تھا کہ ٹائیگر کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا اور دوسرے لمحے وہ آدمی بھی چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھاکے سے نیچے فرش پر گرا اور اس نے ایک جھٹکا کھا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر نے اس بار جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بحال ہونا شروع ہو گیا۔ اس کی گردن میں آ جانے والے بل کی وجہ سے اس کا سانس رک گیا تھا۔ اس لئے اگر مزید چند منٹ ٹائیگر مخصوص انداز میں اس کی گردن کا بل نہ نکالتا تو وہ یقینی موت کا شکار ہو جاتا۔ اب وہ بچ تو گیا تھا لیکن بے ہوش پڑا تھا۔ ٹائیگر مڑ کر فرش پر بے ہوش پڑی روزمیری کی طرف بڑھا۔ روزمیری کو اس نے صرف گردن پر دباؤ ڈال کر پیچھے کی طرف دھکا

دیا تھا۔ فرش سے اس کے سر کے ٹکراؤ اور شہ رگ پر زور آ جانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور اس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ جلد ہوش میں نہ آئے گی“...... ٹائیگر نے عقبی کھڑکی سے پردہ اتارا۔ اسے رسی کی طرح اکٹھا کر کے اس نے اسے رسی کی طرح بنا کر روزمیری کے دونوں ہاتھ باندھ کر ایک بل اس کی گردن کے گرد دے کر مخصوص انداز میں باندھ دیا۔ اب ہوش میں آ کر وہ جیسے ہی اٹھنے کی کوشش کرتی، اس کی گردن پر شدید دباؤ پڑتا اور وہ کسی صورت اٹھ نہ سکتی تھی۔ اس کے بعد ٹائیگر نے روزمیری کو اٹھایا اور اندرونی کمرے کی ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے کھڑکی کا دوسرا پردہ اتارا اور اس کی رسی بنا کر اس نے باٹلے کو اٹھا کر کرسی پر ڈالا اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیئے کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکے۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ پیشہ ور قاتل فیلڈ میں کام کرنے والے لوگ نہیں ہوتے۔ اس لئے باٹلے اسے کسی صورت کھول نہ سکے گا۔ پھر واپس جا کر اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تاکہ کوئی مداخلت نہ ہو سکے اور پھر واپس آ کر اس نے باٹلے کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب باٹلے کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد باٹلے نے آنکھیں کھولیں اور پھر

جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ بندھا ہوا تھا اس لئے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

”تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب“......اس نے سامنے بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو دیکھ کر جھٹکا کھاتے ہوئے کہا۔

”تم نے مجھ پر آٹو رائفل سے حملہ کیا۔ میری کار مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ میں اس کا معاوضہ لینے کے لئے آیا ہوں“...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میں نے تو کوئی حملہ نہیں کیا۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے“...... باٹلے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو باٹلے۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ میں تمہارے لئے اجنبی نہیں ہوں۔ تم اور میں دونوں ہی انڈر ورلڈ میں کام کرتے ہیں اور اس کا یہ نتیجہ ہے میں یہاں موجود ہوں ورنہ تم اپنی طرف سے روپوش ہو چکے ہو اور کوئی نہیں جانتا کہ تم کہاں ہو۔ میں نے تم سے اپنے پر حملہ کرنے کا کوئی شکوہ نہیں کیا ہے اور نہ یہ کروں گا کیونکہ تمہارا پیشہ یہی ہے۔ تم نے یقیناً بھاری معاوضے پر یہ کام پکڑا ہو گا۔ مجھے تم صرف یہ بتا دو کہ تمہیں اس کام کے لئے ہائر کس نے کیا ہے۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ کر واپس چلا جاؤں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے“...... ٹائیگر نے کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے یا میرے خلاف کسی نے تمہیں بھڑکایا ہے۔ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی مجھے کسی نے ہائر کیا ہے''...... باٹلے نے کہا۔

''میں صرف دس تک گنوں گا۔ دس تک پہنچنے سے پہلے تم نے بتا دیا تو میرا وعدہ قائم۔ دس کی گنتی پوری ہو گئی اور تم اپنی بات پر اڑے رہے تو پھر وعدہ ختم۔ اس کے بعد تمہارے ساتھ جو ہوگا وہ تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو۔ بتانا تو تمہیں پڑے گا۔ چاہے شعوری طور پر بتاؤ یا لاشعوری طور پر۔ میں گنتی شروع کرتا ہوں۔ ایک، دو، تین''...... ٹائیگر نے گنتی شروع کر دی اور جب وہ چھ پر پہنچا تو باٹلے بے اختیار چیخ پڑا۔

''رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ''...... باٹلے نے چیختے ہوئے کہا۔

''بتاؤ۔ ورنہ گنتی جاری رہے گی۔ بولو''...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے پاسٹر نے ہائر کیا تھا۔ پاسٹر ریڈ سٹار کلب والا''...... باٹلے نے قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اب تمہیں کنفرم بھی کرانا ہو گا۔ میں فون پر اس کا نمبر ملا کر تمہیں دیتا ہوں۔ تم اس سے بات کرو۔ اس طرح کہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے جو بتایا ہے درست بتایا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کراؤ بات''...... باٹلے نے کہا تو ٹائیگر نے اٹھ کر ایک سائیڈ

پر پڑے ہوئے کارڈلیس فون کو اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے انڈر ورلڈ میں کام کرنے والے چیدہ چیدہ افراد کے نمبر یاد تھے۔ اس لئے اس نے انکوائری سے معلوم کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر فون کرسی پر بیٹھے ہوئے باٹلے کے کان سے لگا دیا۔

''ریڈ سٹار کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''باٹلے بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ''...... باٹلے نے کہا۔

''ہولڈ کرو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ پاسٹر بول رہا ہوں''...... پاسٹر کی آواز خاصی بھاری تھی تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ پاسٹر کارش نہیں گیا ہوا بلکہ آفس میں ہی موجود ہے اور اس سے جھوٹ بولا گیا تھا۔

''چیف۔ میں باٹلے بول رہا ہوں''...... باٹلے نے کہا۔

''کیا ہوا۔ تم نے ٹارگٹ مکمل کر لیا ہے یا نہیں''...... پاسٹر نے چونک کر کہا۔

''ایک حملہ کیا ہے لیکن اس کی کار فائر پروف تھی اس لئے وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن میں اس کے پیچھے ہوں۔ ایک دو

روز میں وہ فنش ہو جائے گا''.....باٹلے نے کہا۔

''پھر فون کیوں کیا ہے۔ اپنی ناکامی کے بارے میں بتانے کے لئے''..... پاسٹر کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

''نہیں چیف۔ اس لئے فون کیا ہے کہ آپ کو رپورٹ دے سکوں''..... باٹلے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس نے تمہیں پہچان تو نہیں لیا۔ وہ بے حد تیز طرار آدمی ہے''..... پاسٹر نے کہا۔

''نہیں چیف۔ اسی لئے میں نے آٹو رائفل استعمال کی ہے تاکہ فاصلے سے اسے کور کیا جا سکے''..... باٹلے نے کہا۔

''جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کا خاتمہ کرو۔ سنا تم نے۔ میں تمہیں زیادہ وقت نہیں دے سکتا ورنہ مجھے تمہاری جگہ کسی اور کو دینی ہو گی اور تمہیں قبر میں اتار دیا جائے گا۔ ٹارگٹ کو فنش کرو۔ پھر فون کرنا''..... پاسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے فون باٹلے کے کان سے ہٹا کر اسے آف کیا اور پھر واپس آ کر اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

''اب بولو۔ اگر تم نے مجھے فنش نہ کیا تو تمہارا چیف تمہیں فنش کر دے گا یا پھر تمہیں ہر صورت میں مجھے فنش کرنا ہو گا۔ اس لئے اس تکون میں تمہارا کیا انجام کیا جائے''..... ٹائیگر نے کہا۔

''مجھے چھوڑ دو۔ میں ایکریمیا نکل جاؤں گا''..... باٹلے نے کہا تو ٹائیگر ہنس پڑا۔

''پاسٹر کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کا نیٹ ورک بھی بے حد وسیع ہے۔ وہ تمہیں ایئرپورٹ تک زندہ نہ پہنچنے دے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ تمہارا خاتمہ یہیں کر دیا جائے۔ باقی رہا پاسٹر تو اس سے میں خود نمٹ لوں گا''..... ٹائیگر نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

''تم نے وعدہ کیا تھا''..... باٹلے نے کہا۔

''ہاں۔ اب بھی میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں اور میں اپنے اوپر ہونے والے حملے کا انتقام نہیں لے رہا۔ ان ٹارگٹس کا انتقام لے رہا ہوں جو تمہارے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں''..... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے باٹلے کی کنپٹی سے مشین پسٹل کی نال لگا دی۔

''مت مارو مجھے۔ مت مارو۔ پلیز''..... باٹلے نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم سے بھی نجانے کتنے ٹارگٹس نے اسی طرح روتے ہوئے زندگی کی بھیک مانگی ہو گی لیکن تم نے کسی پر رحم نہیں کھایا تو اب تم پر کیوں رحم کھایا جائے''..... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے باٹلے کی کھوپڑی کئی حصوں میں بکھر گئی۔ اس کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور پھر وہ ختم ہو گیا۔ ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دوسری کرسی پر پڑی ہوئی روزمیری کے جسم سے بندھے ہوئے پردے کی رسی کو کھول دیا اور پھر مڑ کر وہ بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روزمیری کو اس نے اس لئے زندہ چھوڑ دیا تھا کہ اس سے اس کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ رہائشی پلازہ کی پارکنگ سے اس نے اپنی کار نکالی اور پھر چند منٹ بعد اس کی کار ریڈ سٹار کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ گو اسے ایک بار خیال آیا تھا کہ وہ سپیشل ہسپتال جا کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کرے لیکن پھر اس نے اس لئے ارادہ بدل دیا کہ باٹلے کی موت کی خبر کچھ دیر بعد جنگل کی آگ کی طرح انڈر ورلڈ میں پھیل جائے گی اور پاسٹر تک جیسے ہی یہ اطلاع پہنچے گی تو وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ ٹائیگر کی جوابی کارروائی ہے اور پھر وہ کوئی بھی قدم اٹھا سکتا ہے لیکن وہ خود لازماً غائب ہو جائے گا تاکہ اس پر ہاتھ نہ ڈالا جا سکے۔ اس لئے ٹائیگر نے فوری کارروائی کا فیصلہ کیا۔ ریڈ سٹار کلب کے عقبی حصے میں ایک دروازہ تھا جس سے پاسٹر کے آفس تک راستہ جاتا تھا اور ٹائیگر نے یہی عقبی راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ کلب کے اندر سے پاسٹر کے آفس تک پہنچنے میں خاصی رکاوٹیں پیش آ سکتی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ اس عقبی راستے پر بھی مسلح افراد موجود ہوتے ہیں لیکن انہیں آسانی سے ڈاج دیا جا سکتا ہے اور چونکہ ٹائیگر اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے یہاں اسے سب پہچانتے تھے۔

ٹائیگر نے کار عقبی گلی میں اس انداز میں پارک کی کہ وہ آسانی سے اسے نکال کر لے جائے۔ کار لاک کر کے وہ عقبی دروازے کی

طرف بڑھ گیا۔ یہ بظاہر عام سا لوہے کا دروازہ تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ اس کے آفس تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔ بند دروازے پر پہنچ کر ٹائیگر نے مخصوص انداز میں دستک دی تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی دروازے میں موجود ایک چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان آدمی نے باہر جھانکا۔

''میرا نام ٹائیگر ہے۔ دروازہ کھولو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یس سر''...... اندر سے کہا گیا۔ شاید وہ اسے پہچان گیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا تو ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

''یہ تمہارا ہے۔ رکھ لو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تھینک یو سر''...... اس آدمی نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور ویسے ہی ہوا جیسے اس کا خیال تھا۔ پاسٹر کے آفس تک پہنچنے تک کسی نے اسے نہ روکا تھا۔ پاسٹر کے آفس کا دروازہ بند تھا۔ ٹائیگر کو معلوم تھا کہ اسے اندر سے بند نہیں کیا جاتا۔ اس لئے اس نے دروازے کو دھکیلا اور دروازہ کھلتے ہی وہ اندر داخل ہو گیا۔ سامنے بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر ادھیڑ عمر پاسٹر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو اس طرح بغیر اطلاع اچانک اندر آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ ابھر آئی اور وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ہیلو پاسٹر۔ کیسے ہو''...... ٹائیگر نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا

تو پاسٹر کے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم نے آنے کی کوئی اطلاع ہی نہیں دی"...... پاسٹر نے کہا۔

"بس ادھر سے گزر رہا تھا کہ میں نے سوچا کہ باٹلے کو ہائر کرنے والے سے خود مل لوں۔ تم نے خوامخواہ باٹلے کو ہائر کیا۔ مجھے براہ راست فون کر دیتے۔ میں اپنے آپ کو گولی مار لیتا"...... ٹائیگر نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھنے کی بجائے سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد نرم تھا۔

"یہ غلط ہے۔ میں ایسا کیوں کروں گا۔ باٹلے نے میرا نام لیا ہے تو وہ جھوٹ بول رہا ہے"...... پاسٹر نے کہا۔

"دراز کھولنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم ابھی مذاکرات کر رہے ہیں۔ مذاکرات سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں لیکن اگر تم نے دراز کھول کر اسلحہ نکالنے کی کوشش کی تو اس سے پہلے پسٹل کی گولیاں تمہارے جسم میں داخل ہو چکی ہوں گی"...... ٹائیگر نے کہا۔ اس کا لہجہ ویسے ہی نرم تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا ہوا ہے تمہیں"...... پاسٹر نے قدرے زچ ہو جانے کے انداز میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہاری میز کی سائیڈ پر بٹنوں کا ایک سیٹ موجود ہے اور تم بٹن پریس کر کے سامنے یا سائیڈ کی کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی کو بے ہوش کر سکتے ہو۔ کسی بٹن کو پریس کرنے سے

سامنے والا آدمی ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں سامنے نہیں بیٹھا۔ سائیڈ پر بیٹھا ہوں۔ اب تم یہ بتا دو کہ تمہیں کس نے میرے قتل کے لئے ہائر کیا ہے"...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن تم یقین ہی نہیں کر رہے۔ کیوں"...... پاسٹر نے کہا۔

"باٹلے ہلاک ہو چکا ہے لیکن ہلاک ہونے سے پہلے اس نے تمہیں فون کیا اور پھر مجھے کنفرم کیا کہ واقعی تم نے اسے میرے خلاف ہائر کیا ہے۔ تمہاری اور باٹلے کی اس گفتگو کی ٹیپ میری جیب میں موجود ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم اصل پارٹی کا بتا دو گے تو میں اس کی طرف مڑ جاؤں گا اور تم زندہ رہ جاؤ گے ورنہ بتانا تو تمہیں بہرحال پڑے گا لیکن تمہاری زندگی اور تمہارے اس کلب کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی۔ اب تم خود فیصلہ کرو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ تم کسے دھمکیاں دے رہے ہو۔ میرا نام پاسٹر ہے اور تمہاری انڈر ورلڈ میں پاسٹر کا نام دہشت کا نشان ہے۔ خاموشی سے اٹھ کر چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ وہ کچھ بھی ہو سکتا ہے جس کا شاید تمہیں تصور تک نہ ہو"...... پاسٹر کا لہجہ یکلخت انتہائی سخت ہو گیا۔

"او کے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا

لیکن ابھی وہ پوری طرح کھڑا بھی نہ ہوا تھا کہ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ٹائیگر چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر جا گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے جسم میں اتر گئی ہو اور جیسے اس کے جسم میں آگ دوڑ رہی ہو لیکن یہ سب ایک لمحے کے لئے ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، اور منفرد جدوجہد سے بھرپور ناول

خاص نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

لارڈز

دوسرا حصہ

☆ عمران کے بغیر سیکرٹ سروس کی جدوجہد۔ لیکن ہر قدم پر انہیں عمران سے مدد لینا پڑی۔ کیوں ——؟

☆ عمران کی زندگی بچانے کے لئے جوزف نے حقیقتاً اپنی زندگی داؤ پر لگا دی۔ مگر ——؟

☆ ٹائیگر اور جوانا نے لارڈز کے ہیڈ کوارٹر کے خاتمے کے لئے انتہائی تیز رفتار جدوجہد کی۔ ایسی جدوجہد جسے صحیح معنوں میں جدوجہد کہا جا سکتا ہے۔

☆ لارڈز کے چیئرمین نے عمران کے خاتمے کے لئے اپنی پوری پارٹی کو ریڈ کال دے دی کہ یا تو عمران کا خاتمہ کر دیا جائے یا پھر خود مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور پھر عمران پر پے در پے خوفناک قاتلانہ حملوں کا آغاز ہو گیا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ——؟

☆ کیا عمران کے بغیر سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکی۔ یا۔؟

انتہائی دلچسپ، منفرد اور یادگار خصوصی ناول

شائع ہوگیا ھے

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ایک یادگار کہانی

سپیشل نمبر

مکمل ناول

ڈیول پرل

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ڈیول پرل = ایک ایسا موتی جس کے تحت لاکھوں شیطانی طاقتیں کام کرتی تھیں۔

ڈیول پرل = ایک ایسا موتی جسے شیطان نے اپنے تاج میں لگایا ہوا تھا۔

ڈیول پرل = ایک ایسا موتی جس کا مالک نائب شیطان بن جاتا تھا اور جس کے تحت پوری دُنیا کی شیطانی طاقتیں آجاتی تھیں۔

ڈیول پرل = ایک ایسا موتی جسے قدیم ترین دور میں ایک جلیل القدر بزرگ نے اس لئے چھپادیا تھا کہ اس کے تحت شیطانی طاقتیں لوگوں کو گمراہ نہ کرسکیں۔

ڈیول پرل = جسے ٹریس کرنے کے لئے علمی مسئلہ بنا کر عمران تک پہنچادیا گیا اور جس موتی کو شیطان بھی آج تک ٹریس نہ کرسکا تھا۔ عمران نے اسے ٹریس کرلیا۔ مگر کیسے ——؟

ڈیول پرل = جسے حاصل کرکے ہمیشہ کے لئے ضائع کرنے کا عمران نے فیصلہ کرلیا۔ اور پھر ——؟

ڈیول پرل = جسے حاصل کرنے کے لئے شیطان کے کئی بڑے نائب اور طاقتیں میدان میں اتر آئیں۔ اور پھر ——؟

ڈیول پرل = جسے حاصل کرنے اور ضائع کرنے میں قدم قدم پر شیطان اور اس کی شیطانی طاقتوں سے ٹکراؤ کا خدشہ تھا۔ لیکن عمران کا راستہ صاف ہو چلا گیا۔ کیوں ——؟

کیا عمران اس شیطانی موتی کو حاصل کرنے اور اسے ضائع کرنے میں کامیاب بھی ہوسکا۔ یا ——؟

انتہائی دلچسپ، یادگار، اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ایک ایسی کہانی جو اس سے پہلے صفحہ قرطاس پر کبھی ظاہر نہیں ہوئی

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

روزی راسکل مشن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسا مشن ۔۔۔

جس میں عمران دلچسپی نہ لے رہا تھا۔ کیوں ۔۔۔؟

ایک ایسا مشن ۔۔۔

جس میں روزی راسکل نے کھل کر دلچسپی لی اور اس نے کارکردگی میں سیکرٹ ایجنٹوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ کیوں اور کیسے ۔۔۔؟

ایک ایسا مشن ۔۔۔

جس کا رُوحِ رواں کافرستان کی نئی ایجنسی کا چیف کرنل جگدیش تھا جو انتہائی تربیت یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ ڈھیٹ بھی تھا۔ مگر ۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب ٹائیگر روزی راسکل کو ٹریس کرتا ہوا کافرستان پہنچ گیا۔ کیوں ۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب روزی راسکل اور کرنل جگدیش کے درمیان ہولناک جسمانی فائٹ ہوئی۔ ایسی جسمانی فائٹ جس کا ہر لمحہ موت کا لمحہ تھا۔ نتیجہ کیا نکلا ۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب ٹائیگر روزی راسکل کی جان بچانے کے لئے اپنی جان پر بھی کھیل گیا۔ کیوں اور کیسے ۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب ٹائیگر نے لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر لیا لیکن جب یہ فارمولا عمران کو پیش کیا گیا تو ٹائیگر شرمندگی کی وجہ سے پتھرا سا گیا۔ کیوں۔ کیا فارمولا نقلی تھا۔ یا ۔۔۔؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب روزی راسکل نے اصل فارمولا عمران کے حوالے کر دیا۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن ۔

وہ لمحہ ۔۔۔ جب عمران جبراً ٹائیگر کی شادی روزی راسکل سے کرنے پر تُل گیا۔ کیوں اور نتیجہ کیا نکلا ۔۔۔؟

روزی راسکل اور ٹائیگر کی خوفناک جسمانی فائٹس سے بھرپور ایکشن فل ناول

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

عمران سیریز میں تیز ایکشن کے متوالوں کے لئے ایک یادگار ناول

مکمل ناول

ہارڈ سیکشن

مصنف
ظہیر احمد

ہارڈ سیکشن ۔۔ ایک ایسا سیکشن ۔جس کے بارے میں سوائے ایک شخص کے کوئی نہیں جانتا تھا۔وہ شخص کون تھا ۔۔۔۔ ؟

ہارڈ سیکشن ۔۔ جو کافرستان یا اسرائیل میں ہوسکتا تھا۔مگر اس کے بارے میں عمران کچھ نہیں جانتا تھا۔

ہارڈ سیکشن ۔۔ جسے تباہ کرنے کے لئے عمران اپنی ٹیم لے کر کافرستان پہنچ گیا۔

ہارڈ سیکشن ۔۔ جہاں پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے ایک انتہائی طاقتور بلاسٹر گن بنائی جارہی تھی لیکن عمران یہ نہیں جانتا تھا کہ بلاسٹر گن کافرستان میں بنائی جارہی ہے یا اسرائیل میں۔

عمران ۔۔ جس نے اپنے طور پر ٹیم کے ساتھ کافرستان میں رسکی مشن پورا کرنے کی کوشش کی تھی ۔کیا اس کی کوشش درست تھی یا وہ واقعی کافرستان آ کر رسک لے رہا تھا۔

شاگل ۔۔ جسے چیف سیکرٹری کے سامنے بے حد ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

پاور گرل ۔۔ کافرستانی ملٹری انٹیلی جنس کی لیڈی چیف ۔جو شاگل سے انتہائی نفرت کرتی تھی ۔کیوں ۔۔۔۔ ؟

وہ لمحہ ۔۔ جب شاگل نے پاور گرل سے بدلہ لینے کے لئے ایک کلب میں اس کے لئے موت کا جال پھیلا دیا۔

وہ لمحہ ۔۔ جب پاور گرل نے شاگل کے موت کے جال کو کاٹ دیا اور اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی ۔۔ جو ہارڈ سیکشن کی تلاش کے لئے کافرستان پہنچ تو گئے لیکن انہیں قدم قدم پر شاگل کی فورس کا سامنا کرنا پڑا اور آخر کار شاگل کی فورس نے عمران کے ساتھ آنے والے اس کے تمام ساتھیوں کو یقینی طور پر ہلاک کرنے کا دعویٰ کر دیا۔کیا واقعی عمران کے ساتھی شاگل کے ہاتھوں ہلاک ہوگئے تھے ۔یا ۔۔۔۔ ؟

وہ لمحہ ۔۔ جب جولیا اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑیوں میں موجود ایک عمارت کو تباہ کرنے پہنچ گئی ۔مگر ۔۔۔۔ ؟

وہ لمحہ ۔۔ جب جولیا اور اس کے ساتھیوں کو علم ہوا کہ انہوں نے انتہائی جدوجہد کے باوجود ایک نقلی عمارت تباہ کی ہے تو ان پر کیا بیتی ۔۔۔۔ ؟

پاور گرل ۔۔ جو موت بن کر اچانک جولیا اور صالحہ کے سامنے آ گئی۔

کیا ۔۔ عمران اصلی ہارڈ سیکشن تک پہنچ سکا جہاں پاکیشیا کی تباہی کے لئے بلاسٹر گن بنائی جارہی تھی ۔۔۔۔ ؟ کیا عمران کا یہ مشن واقعی رسکی مشن تھا ۔یا ۔۔۔۔ ؟

ایک انتہائی تیز رفتار اور نان سٹاپ ایکشن سے مزین اس سال کا بہترین ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سیکرٹ سنٹر

سیکرٹ سنٹر ❀ تابات کی دشوار گزار پہاڑیوں میں واقع ایک ایسا سنٹر جس کی حفاظت بدھ بھکشو کرتے تھے۔ کیوں ——؟

سیکرٹ سنٹر ❀ جس کے تحت بدھ بھکشوؤں کے روحانی رہنما دلائی لامہ کو ٹارگٹ بنا لیا گیا۔ مگر کیوں ——؟

سیکرٹ سنٹر ❀ ایک ایسا سنٹر جو روسیاہ' شوگران اور پاکیشیا تینوں کے خلاف تھا لیکن صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے لئے آگے بڑھی۔ کیوں ——؟

سیکرٹ سنٹر ❀ جہاں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کوئی ایجنسی یا ایجنٹ باقی نہ رہا لیکن اس کے باوجود عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ سیکرٹ سنٹر ٹریس نہ کر سکتے تھے۔ کیوں ——؟

سیکرٹ سنٹر ❀ ایک ایسا سنٹر جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کی مدد سے ٹریس کر لیا جبکہ یہ سنٹر ایکریمیا کا ہی تھا۔ یہ سب کیسے ہوا؟

وہ لمحہ ❀ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناکام واپس لوٹ آیا۔ لیکن پھر اچانک یہ مشن مکمل کر دیا گیا۔ کیسے؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن۔

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573